صرف
ایک ہی

توثیق

مشن تحریک کی بات کرتے ہُوئے، مَیں نے اکثر کہا ہے کہ کرِٹس سارجنٹ ہم سب میں بہتر ہے۔ وہ حقیقی سطح کی ذہانت، یک سُودھیان، مستند حلیمی اور پُر جوش جذبہ رکھتا ہے۔ ساری دنیا میں بادشاہی کی تحریکیں اسی پُر جوش مجموعہ کا نتیجہ ہیں۔ یہ کتاب سادہ اور بنیادی معلوم ہو سکتی ہے لیکن یہ آپ کو بیوقوف نہ بنانے پائے۔ اُس نے اِس چھوٹی سی کتاب میں جو کچھ ڈالا ہے دراصل وہ بڑھوتی کرنے والے شاگرد بنانے کی کلید ہے۔ یہ کتاب دنیا کو بدلنے والی رُوح کی کھڑکی ہے، لہٰذا توجہ دیجئے۔

نیل کول

عالمی نامیاتی کلیسیائی تحریکوں کا بنیادی شخص اور کتابوں کا مصنف جن میں شامل ہیں

آرگینک چرچ (Organic Church) پرِمل فائر (Primal Fire)،

اور رائزنگ ٹائیڈز (Rising Tides)

کرٹس سارجنٹ نے دنیا کے مشنوں پر اُس سے کہیں زیادہ اثر ڈالا ہے جتنا آج مَیں جانتا ہُوں۔ کیوں؟ صرف ایک ہی مکمل طور پر فروخت شدہ اور یسوع کی بادشاہی کے ساتھ پوری طرح مجسم شخص کے دل اور سوچ کو ظاہر کرتی ہے۔ مَیں نے اپنے آپ کو بار بار متاثر، مجرم اور گہرے چیلنج کا شکار پایا ہے۔ اگر آپ کی آرزُو دُنیا میں خُدا کی بادشاہی کی توسیع کو دیکھنا ہے، مَیں پُر زور سفارش کرتا ہُوں کہ نہ صرف اِس کتاب کو پڑھیں بلکہ اِن اصولوں کو اجازت دیں کہ آپ کی زندگی کو تبدیل کریں۔

فلیسٹی ڈیل (Felicity Dale)

مصنف An Army of Ordinary People اور Small Is Big کا معاون مصنف۔

کرٹس سارجنٹ نے عملی تصورات اور آلات کو جمع کرنے کا شاندار کام کیا ہے جو آپ کو چنوتی دے گا کہ اپنے ایمان کو عملی جامہ پہنائیں۔ یہ خُداوند کے ساتھ آپ کے خاموش وقت کو انقلابی بنا دے گا۔

پال ایشلے مین (Paul Eshleman)

پریزیڈنٹ، فنشنگ دی ٹاسک (Finshing the Task) اور سابق پریزیڈنٹ جیزز فلم پراجیکٹ

مَیں کرٹس سارجنٹ کو ذاتی طور پر برسوں سے ایک عظیم حکمت والے اور عقل مند آدمی کے طور پر جانتا ہُوں۔ تو بھی کرٹس کی نہ بجھنے والی خواہش ہے کہ وہ خُود اور دوسرے لوگ سب سے بڑھ کر مسیح کے طالب ہوں اور اُس کی اطاعت کریں جو اِس کتاب کی نبض کو چلاتی ہے۔ کرٹس کی کوشش ہے کہ قارئین کو ہر قیمت پر مسیح میں مکمل ہونے پر مجبور کِیا جائے۔ کرٹس عجلت اور توجہ کی یکسانیت کے ساتھ لکھتا ہے، گویا ہماری زندگیوں اور ابدیت پر اُن کے اثرات خُدا کے نمونے کے متعلق ہماری سمجھ کے ساتھ متوازن ہیں۔ وہ کرتے ہیں۔ مَیں آپ کو چنوتی دوں گا کہ اِس کتاب کے مواد کو اِس کے مطابق دیکھیں۔

جون ہیریما (John Heerema)

بانی و صدر، بِگ لائف

بائبل کی سچائی کتنی سونے کی کان ہے۔ یہ خُدا کے ساتھ اپنی قربت، خُدا کے لوگوں کے ساتھ اتحا اور خُدا کی بادشاہی کے لئے آپ کے اثر کو بڑھانے کے لئے شاندار بصیرت سے بھری ہُوئی ہے۔

ڈین ہٹزوسین (Dan Hitzhusen)

ڈائریکٹر اسکار انیشیٹیو (Director ,Issachar Initiative)

اور سابقہ انٹرنیشنل وائس پریزیڈنٹ ای ۳ پارٹنرز (e3 Partners)

صرف ایک ہی کسی طرح خُدا کے لئے "ہونے" اور "کرنے" کے درمیان کامل تعلق تلاش کرتا ہے۔ میرے خیال میں اِس کی وجہ یہ ہے کہ اِس کتاب کا مصنف اِسی چوراہے میں رہتا ہے۔ صرف ایک ہی حقیقتاً یہ واضح کرنے پر توجہ نہیں دیتی کہ حکمت عملی کے لحاظ سے شاگرد ساز تحریک کیسے لائی جائے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر ہم میں سے زیادہ لوگ اِس کتاب کی ہدایات پر عمل کر سکیں تو تحریکیں دیوانہ وار بڑھ جائیں گی۔ اِس کی وجہ ہے کہ یہ کتاب فارمولا جات اور فوری حل کی حکمت عملی پر توجہ دینے کی بجائے اِس پر دھیان دیتی ہے کہ شاگرد کیسے بنایا جائے۔ آپ کو زیادہ بائبل پر مبنی نقطہ نظر نہیں ملے گا۔ اور آپ کو کبھی کوئی مصنف نہیں ملے گا جو اتنا حلیم، مسیح کے پیچھے چلنے والا لوگوں کو جہنم سے بچانے کے لئے پُرعزم۔ یہاں نچلی لائن ہے: اگر آپ یسوع جیسے بننا چاہتے ہیں تو بائبل کا مُطالعہ کریں اور اِس کتاب پر عمل کریں۔

ڈاؤگ لوقس (Dough Lucas)

بانی اور صدر، ٹیم ایکپنشن (Team Expansion)

پڑھنا اور اِطلاق کرنا صرف ایک ہی آپ کی زندگی میں اور زندگی کے ذریعے باپ کی محبت کو جاننے اور تُخم کاری کی مہم کو تقویت دے گا آپ جہاں بھی اور جب بھی جاتے ہیں۔ کرٹس اور مَیں رو رو کر فصل کاٹ رہے ہیں جیسے خُدا نے ہماری زندگیوں کو خوشی سے بھرے مقصد اور بڑھوتی کرنے کے قابل شاگرد بنانے کے کام کے لئے ایک ساتھ باندھا ہے۔ جب آپ جریدہ، کیلنڈر پڑھیں گے، سُنیں گے، اطلاق کریں گے، دوسروں کے ساتھ بیان کریں گے اور "صرف ایک ہی" کے ہر باب کے ذریعے دعا کریں گے تو رُوح القدس آپ کو اپنی طرف متوجہ کرے گا تاکہ آپ خُدا میں، اُس کے ذریعے، اور اُس کے واسطے بھرپور زندگی گزاریں۔ جیسے داؤد نے ۱- تواریخ ۲۸:۲۰ میں اپنے بیٹے سلیمان سے کہا مَیں آپ سے کہتا ہُوں۔ "ہِمّت باندھ اور حوصلہ سے کام کر" اور آپ ایسا ہی کریں!

کولن ملر

گلوبل الائنس فار سیچوریشن چرچ پلانٹنگ (Global Alliance for Saturation Church)

میں دُعائیہ راہنما

کرٹس سارجنٹ نے یہ دوبارہ کِیا ہے! خُدا میں خُدا کے ذریعے اور خُدا کے واسطے مکمل طور سے زندگی گزارنے پر اُس کا اختیار مسیح کے کسی بھی پیروکار کو حوصلہ دے گا جو خُدا کی ابدی بادشاہی کو ذہن میں رکھ کر زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ کرٹس سنجیدہ ادراک دینے کا عظیم کام کرتا ہے جو کہ کتاب مقدس میں گہرے طور پر لنگر انداز عملی تجربے اور ذاتی مطالعہ سے اخذ کی گئی ہیں۔ یہ کتاب ناقابل یقین حد تک جامع ہے لیکن یہ انسان کی زندگی پر لاگو کرنے اور دوسروں کو تربیت دینے کے لئے آسان

بھی ہے۔ کرٹس میری زندگی میں اور دنیا میں بے شمار دیگر لوگوں کی زندگیوں میں یسوع کے قریب چلنے کے لئے تحریک کا ایک عظیم ذریعہ رہا ہے۔ جب آپ یہ کتاب پڑھتے ہیں، تو مجھے امید ہے کہ آپ کی زندگی میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ سُننے، اطلاق کرنے اور دوسروں کو بتانے کے لئے تیار رہیں کہ خُدا کیا کرنے اور کیا بننے کے لئے بُلا رہا ہے۔

جیرڈ نیلمس (Jerad Nelms)

نائب صدر، دی ٹیمتھی انیشیٹیو (The Timothy Initiative)

"صرف ایک ہی" میں ایمانداروں کو مقام، پرورش، تعلیم یا ثقافت سے قطع نظر حوصلہ افزائی اور عملی راہنمائی کے ساتھ بااختیار کیا جاتا ہے کہ اپنے پورے وجود کے ساتھ یسوع کے پیچھے کیسے چلنا ہے۔ مجھے کرٹس سارجنٹ کے ساتھ ارشادِ اعظم کے کام میں شریک محنت کرنے کا اعزاز حاصل ہُوا ہے اور مَیں گواہی دے سکتا ہُوں کہ یہاں تحریر کردہ الفاظ مسیح کے لئے اُس کی محبت اور اُس کے مشن کی خوشی سے تابعداری کا پھل ہیں۔ ہمیں اِس پُرجوش بھائی سے بہت کچھ حاصل کرنا ہے۔ اِن صفحات کے اندر جو اسباق، دُعائیں اور عملی اوزار ہیں ہر ایسے شخص کے لئے پڑھنا لازمی ہیں جو مکمل طور پر ہمارے خُدائے ثالوث کے تابع زندگی گزارنے کا خواہش مند ہے جو خُدا ہمیشہ سے ہمیشہ تک سارے جلال اور عزت اور قدرت کے لائق ہے۔ اور شکر ہے کہ، کرٹس نے یہ نیا روحانی ٹُول بکس مسیح کے عالمی بدن کو بغیر کسی قیمت کے دستیاب کِیا ہے۔ یہ ایمان کا سچا کام اور محبت کی محنت ہے۔

کرٹ نیلسن (Kurt Nelson)

صدر، ایسٹ ویسٹ منسٹریز (East West Ministries)

کرٹس کی عاجزی اور خُداوند یسوع کے ساتھ اُس کی طویل اور قریبی چہل قدمی سے بصیرت کی گہرائی یہاں "صرف ایک ہی" میں پائی جاتی ہے ایک ہاتھ میں بائبل لے کر اِس کو آہستہ آہستہ پڑھیں کیونکہ مواد کی کثافت اُس سے زیادہ ہے جو آپ پہلے سوچ سکتے ہیں۔ یہاں آپ کو یسوع کے ساتھ جینے کی مکمل راہنمائی ملتی ہے۔ ایک بھی لفظ ضائع نہیں ہے۔

سٹیو پالاٹو (Steve Parlato)

جنوب مشرقی ایشیا میں تحریک کا بانی

کرٹس ایک شاگرد کے لئے پاسبان کے دل، دنیا بھر میں بائبلی لحاظ سے صحت مند کلیسیاؤں کی تشکیل اور افزائش دیکھنے کی ضرورت کے لئے حکمت عملی بنانے والے کا ذہن اور کتابِ مقدس کو "صحیح طور پر تقسیم کرنے" کے لئے ایک ماہر علم الہٰیات کی ذہانت کو ظاہر کرتا ہے۔ مجموعہ میں یہ تازہ ترین کوشش مسیح کے پُرجوش پیروکار کے لئے ایک راستہ فراہم کرتی ہے تاکہ معلوم کرے کہ نجات دہندہ ہم سب سے کیا چاہتا ہے: ایک گہرا رشتہ، جسے جب دوسروں میں تلاش کِیا جاتا ہے تو محلے، شہر، ملک یا علاقہ کو حقیقی معنوں میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اِس کو صرف پڑھنا نہیں! اِس کا تجربہ کرنا ہے، اِس میں سے گزرنا ہے اور دیکھنا ہے کہ یہ خُدا کو عزت دینے میں آپ کی راہنمائی کرتی ہے جیسے وہ چاہتا ہے۔ خُدا صرف یہ نہیں چاہتا کہ آپ اُس کو جانیں، چاہتا ہے کہ آپ اُس کو دُنیا کے سامنے پیش بھی کریں۔

ڈیوڈ پوپ

سابقہ ڈائریکٹر اسکار انیشیٹیو (Issachar Initiative)

اور گلوبل چرچ پلانٹنگ نیٹ ورک (Global Church Planting)

شاگردیت کا مطلب بائبل کے مطالعہ، گہری دُعائیہ زندگی، ایماندار عبادت اور گواہی سے منظم ہونے کا نام نہیں۔ یہ تو عملی ہتھیار ہیں، لیکن شاگردیت خُدا کی آگاہی کے لئے فرمانبرداری میں چلنا سیکھنے کا نام ہے یعنی مسیح جیسا بننا صرف خود انکاری اور تابعداری سے آتا ہے۔ یہ کتاب قارئین کو یہ سچائیاں دریافت کرنے اور اُن کو طرزِ زندگی میں عملی جامہ پہننے کے سیکھنے کے سفر پر لے جاتی ہے۔ یہ متعدد لوگوں کی شاگردیت کی جماعت کے لئے اور دوسروں کی سرپرستی کرنے والے شخص کے لئے بھی ایک عظیم راہنما ہے جنہوں نے باہمی احتساب کے ساتھ بڑھنے کا عہد کیا ہے۔

جیری رینکن (Jery Rankin)

سابقہ صدر، انٹرنیشنل مشن بورڈ، ساؤتھ بیپٹسٹ کنونشن

ہم بدلتے ہُوئے اور ہنگامہ خیز دور میں رہ رہے ہیں۔ کرٹس کی کتاب ایک نبوتی کلام اور اِن اوقات کے دوران کلیسیا کے لئے ایک لنگر ہے۔ یہ گہری روحانی اور عبادتی ہے تو بھی بہت زیادہ عملی ہے، یہ عالمی تناظر اور بین الاقوامی تجربے کے حامل شخص کی تحریر ہے۔ معیاری بننے کے لئے اِس کو پڑھنا لازمی ہے۔

فرینک سکیٹنر

جوناتھن پراجیکٹ۔ انٹرنیشنل کوارڈینیٹر، مصنف دی ویل ماڈل (The Wheel Model)

کرٹس سارجنٹ دہائیوں سے خُداوند یسوع مسیح کا مخلص اور پھل دار پیروکار ہے۔ یہ بلاشُبہ اِس کرہ ارض پر نہایت کامیاب شاگرد بنانے والوں میں سے ایک ہے، یہ ذاتی طور پر ایک عمل کا حامل ہے یا شاگرد بنانے کی متعدد تحریکوں کے لئے جزوی طور پر ذمہ دار ہے جو پوری دنیا میں پھیلی ہُوئی ہیں اور اُس کے نتیجہ میں لاکھوں حقیقی شاگرد پیدا ہُوئے ہیں۔ اپنی اِس پہلی کتاب میں وہ اپنی روحانی پھل داری کے بھیدوں کو کھولتا ہے۔ وہ سب عقیدت، فرمانبرداری اور مسیح میں قائم رہنے کے گرد گھومتے ہیں۔ ایماندار کہیں بھی، کسی وقت بھی اُس کے اصولوں کی تقلید کرسکتے ہیں۔ مَیں اِس کتاب کی کافی سفارش نہیں کر سکتا۔ اِسے سوچ سمجھ کر پڑھیں، چنوتی قبول کریں اور خدا کے جلال کی معموری کا لطف اُٹھائیں۔

ڈیوڈ سروینٹ (David Servant)

صدر ہیونز فیملی (Heaven's Family)

کرٹس اِس کتاب کے پیغام کو زندہ کرتا ہے۔ خُدا اور کھوئے ہُوؤں کے لئے اُس کے جذبہ کا بہاؤ اُس کے آس پاس لوگوں کو متاثر کرتا ہے۔ اُس کی تربیت اور سرپرستی شاگردوں کو مزید ایماندار اور پھل دار ہونے میں مدد کرتی ہے۔ خُدا خدمت کے سادہ اور موثر طریقوں کو برکت دیتا ہے جو وہ مختلف سیاق وسباق میں شاگرد ساز تحریکیں پیدا کرتا ہے۔ یہ کتاب خدا کی مشق (Theopraxy) کے انفرادی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے اور اِس میں ترقی کے ثابت شُدہ ہتھیاروں کو بھی شامل کرتی ہے۔ میری دُعا ہے کہ بہت سے لوگ خوشی سے اِس اہم پیغام پر توجہ دیں۔

اینڈی سمتھ

انٹرنیشنل کوارڈینیٹر برائے ایونجلائزیشن (Evangelization)، اوایم ایف انٹرنیشنل

تجربہ کار راہنما جانتے ہیں کہ وہ خالی جگہ پر قیادت نہیں کرسکتے۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ خُدا کی سلامتی کا نمائندہ ہونے کے لئے ہر روز خالی ہونے کی ضرورت ہے اِس طرح مسلسل تازہ دم ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کرٹس سارجنٹ کی صرف ایک کسی

کے دل اور زندگی کو تابل میں رکھنے اور خدمت کے لئے خدا پر بھروسا کرنے میں مدد کرکے اِس کا ازالہ کرتی ہے۔ صرف ایک بار پڑھنے سے زیادہ یہ کتاب میری زندگی کے ڈیش بورڈ پر ایک نیا ہتھیار ہے۔

نیٹ وینڈر سٹیلٹ (Nate Vander Stelt)
ایکزیکٹیو نائب صدر، گلوبل الائنس برائے چرچ ملٹی پلیکیشن
(Global Alliance for Church Multipication)

میرے علم کے مُطابق کرٹس سارجنٹ مستند طور پر صرف ایک ہی کے طور پر زندگی گزار تا ہے۔ میری زندگی کی سمت یکسر بدل گئی- اُس کے نظریہ سے نہیں بلکہ اُس کی زندگی سے۔ یہ کتاب ایک طاقتور ذریعہ ہے یہ دیکھنے اور تجربہ کرنے میں مدد کے لئے کہ ہمارے جلالی خدا اور بادشاہ میں، اُس کے وسیلے اور اُس کے لئے جینے کا کیا مطلب ہے۔ اگر آپ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ کتاب کیسی دِکھتی ہے تو اِس کا مُطالعہ کریں اور اِس کا اطلاق کریں۔

ٹوم وِکٹر
صدر، دی گریٹ کمیشن کولیشن (The Great Coalition)

آج کی اِس خود غرض اور انا پرست ثقافت میں ہمیں اِس پیغام کی اشد ضرورت ہے۔ میرے قریبی دوست کرٹس سارجنٹ کی تحریر کردہ "صرف ایک ہی" شاندار طریقے سے خُدا پر مرکوز سوچ اور خُدا پر مرکوز زندگی گزارنے کے راستے کے مقصد اور طاقت کی وضاحت کرتی ہے۔ اِس کتاب کو آہستہ آہستہ اور دُعا کے ساتھ پڑھیں اور اپنے روزنامچہ میں اپنے جوابات تحریر کرتے جائیں۔ پھر کسی دوست کے لئے ایک نقل تحریر کریں اُسے پڑھیں اور مِل کر اُس پر تبادلہ خیال کریں۔ یہ کتاب بدل دینے والی ہے۔

رِک وارن
مصنفبا مقصد زندگی اور سیڈل بیک چرچ کا بانی پاسبان۔

یہ کتاب خواب دیکھنے اور عمل کرنے والوں کے لئے ہے۔ یہ صحیفائی طور پر مضبوط ہے لیکن یہ صرف علم حاصل کرنے والی کتاب نہیں ہے۔ یہ کتاب بتاتی ہے کہ نہایت عملی طریقوں سے کام کرنے والے کیسے بننا ہے، صرف کلام سُننے والے نہیں۔ یہ کتاب ایک لاجواب ہتھیار ہے جو خُدا اور ایک دوسرے کے ساتھ قربت اور روحانیت کی بڑھوتی کے اصولوں کو دوسروں تک پہنچاتی ہے۔ کرٹس نظریاتی نہیں ہے بلکہ اپنے لکھے ہُوئے پر عمل کرنے والا ہے۔ اُس نے جو کچھ بیان کیا ہے اُس کو پڑھنے اور اطلاق کرنے والا ہر شخص برکت پائے گا اور خُدا کے جلال کے لئے ایماندار اور پھل دار دونوں بننے کے لئے لیس ہو گا۔

لی وُوڈ
بانی و صدر، ون باڈی گلوبل (The One Body Global)

صرف ایک ہی

خُدا میں، اُس کے وسیلے اور اُس کے لئے جینا

کرٹس سارجنٹ

WILLIAM CAREY PUBLISHING

صرف ایک ہی: خُدا میں، اُس کے وسیلے اور اُس کے لئے جینا
جُملہ حقوق بحق محفوظ ہیں 2019 کرٹس سارجنٹ۔

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر اِس کتاب کا کوئی بھی حصہ دوبارہ پیش نہیں کِیا جاسکتا، بازیافت کے نظام میں محفوظ نہیں کِیا جاسکتا یا الیکٹرونک، مکینیکل، فوٹوگرافی، ریکارڈنگ یا کسی بھی صورت میں ترجمہ نہیں کِیا جاسکتا، ماسوائے رسالوں یا اخبار میں جائزوں کے سلسلے میں استعمال ہونے والے مختصر اقتباسات کے۔ اجازت کے لئے، ای میل کریں permissions@wclbooks.com

جب تک دوسری طرح قلم بند نہ کِیا جائے کتاب مقدس کے تمام اقتباسات ریوائزڈ اُردو بائبل سے لئے گئے ہیں۔ جملہ حقوق بحق ۔پاکستان بائبل سوسائٹی محفوظ ہیں۔

اجازت سے استعمال کِیا گیا

اصل میں ولیم کیری پبلشنگ کی جانب سے شائع کِیا گیا
missionbooks.org

شائع کنندہ

MetaCamp
Highway 49 South 8487
Dadeville, Alabama
metacamp.org

کرسچن لِنگوا کی جانب سے ترجمہ کِیا گیا۔

ISBNs: 9791-6-9889932-8-(epub)

دُنیا بھر میں تقسیم کِیا گیا

لائبریری آف کانگریس کنٹرول نمبر:

(English) 2019945985

فہرستِ مشمولات

خانے میں نشان لگائیں ۱ آپ نے کب پڑھا اور عمل کِیا باب؛
۲ آپ نے مواد کا اطلاق اپنی زندگی پر کب کِیا؛
۳ کب آپ نے کسی کو سکھایا مواد؛
۴ اُس شخص نے کب عمل شروع کِیا جو اُس نے سیکھا؛
۵ کب اُس نے شخص نے کسی اور کو سکھایا جو آپ نے اُس کو سکھایا تھا۔

مَیں نے یہ کتاب کیوں لکھی xi
اظہارِ تشکر xiv
اِس کتاب کو پڑھنے کا طریقہ xvii
دینداری کا تعارف xx

حصّہ اوّل: خُدا کی مشق (Theopraxy) کے انفرادی پہلو

	۱	۲	۳	۴	۵	
۱۔ زندگی کا ہمہ گیر راستہ	☐	☐	☐	☐	☐	۳
۲۔ ہمارے پاس جینے کے لئے صرف ایک زندگی ہے	☐	☐	☐	☐	☐	۹
۳۔ خُدا کو جاننا ہمارا بنیادی حصول ہے	☐	☐	☐	☐	☐	۱۵
۴۔ خُدا کی بادشاہی ہماری راہنمائی کرتی ہے	☐	☐	☐	☐	☐	۲۳
۵۔ خوف اور غرور ہمارے دشمن ہیں	☐	☐	☐	☐	☐	۳۳
۶۔ دُکھ سہنا ہمارا رستہ ہے	☐	☐	☐	☐	☐	۴۱

حصّہ دوئم: خُدا کی مشق (Theopraxy) دینداری کے اجتماعی پہلو

	۱	۲	۳	۴	۵	
۷۔ نیا عہد	☐	☐	☐	☐	☐	۵۳
۸۔ نیا حکم	☐	☐	☐	☐	☐	۶۱
۹۔ مِل کر کر خُدا کی آواز سُنیں	☐	☐	☐	☐	☐	۷۱
۱۰۔ یگانگت کے لئے مقدس تثلیث ہماری مثال ہے	☐	☐	☐	☐	☐	۷۹
۱۱۔ رابطے کے لئے خُدا ہمارا نمونہ ہے	☐	☐	☐	☐	☐	۹۳

حصّہ سوئم: خُدا کی مشق (Theopraxy) عملی تصورات اور دینداری میں ترقی کے آلات

	۱	۲	۳	۴	۵	
۱۲۔ مسیح منجی بھی ہے اور خُداوند بھی	☐	☐	☐	☐	☐	۱۰۳
۱۳۔ مسیح کے پاس ہماری خاص وفاداری ہے	☐	☐	☐	☐	☐	۱۱۴
۱۴۔ ۳/۳: ایماندار زندگی کے لئے ایک نمونہ	☐	☐	☐	☐	☐	۱۲۵
۱۵۔ جوابدہ زندگی گزارنا	☐	☐	☐	☐	☐	۱۳۹
۱۶۔ دُعا میں ترقی کرنا	☐	☐	☐	☐	☐	۱۴۵

۱۷۔ شاگردوں کو تربیت دیں تاکہ آگے شاگرد بنائیں □ □ □ □ □ ۱۵۳
اضافی وسائل ۱۶۱
مصنف کے بارے میں ۱۶۳
ضمیمہ ا: بادشاہی کی دعائیں ۱۶۵

مَیں نے یہ کتاب کیوں لکھی

اور خُداوند ساری دُنیا کا بادشاہ ہو گا۔
اُس روز ایک ہی خُداوند ہو گا
اور اُس کا نام واحد ہو گا
زکریاہ ۹:۱۴

مَیں نے یہ کتاب لکھی ہے تاکہ جو مَیں نے دہائیوں کے ابتدائی مشن کے کام سے یسوع کے ساتھ چلنے بارے میں زمین کی کچھ تاریک جگہوں سے سیکھا ہے وہ آپ کو بتا سکوں۔ اگرچہ مقامات غیر ملکی تھے، اصول عالمگیر ہیں۔ اُن کا اطلاق ہر اُس شخص پر ہوتا ہے جو یسوع کے پیچھے چلنا چاہتا ہے۔

زندگی کے پہلے اٹھائیس سالوں کے دوران، مَیں نے جس بھی چیز کو ہاتھ ڈالا اُس میں سبقت حاصل کی۔ مَیں ایک بہترین طالب علم اور کھلاڑی تھا۔ نتیجہ کے طور پر، مَیں انتہائی خود اعتماد تھا۔ اور میرے سمیت ہر کوئی مجھے ایک "اچھے مسیحی" کے طور دیکھتا تھا جو خُدا کے کلام کو ماننے اور اُس کی بادشاہی کو وسعت دینے کے لئے کام کر رہا تھا۔

مَیں نے ایک قدیم، الگ تھلگ، پابندی والے ماحول میں دور دراز لوگوں کی جماعت تک پہنچنے پر توجہ دینا شروع کر دی۔ ایک بڑے جزیرے کی آبادی تقریباً سات ملین تھی لیکن ایک سو سے بھی کم معروف اِیماندار تھے۔ اُس تناظر میں مَیں نے دریافت کِیا کہ میری قابلیت اور کام کافی نہیں تھا۔ مجھے حقیقتاً پہلی بار احساس ہُوا کہ یسوع بالکل سنجیدہ تھا جب اُس نے فرمایا، "مُجھ سے جُدا ہو کر تُم کُچھ نہیں کر سکتے" (یوحنا ۵:۱۵)

مجھے احساس ہُوا کہ میرا نقطہ نظر بالکل اُلٹ تھا۔ میرا خیال تھا کہ مَیں چوٹی پر تھا جب حقیقت میں مَیں نے چڑھنا شروع ہی نہیں کِیا تھا۔ میری تمام کوششیں اور کامیابیاں اگر خُدا سے جُدا ہیں تو سب بے معنی ہیں۔ میری اپنی کوششیں کبھی بھی خُدا کے مقاصد کو پورا نہ کر پائیں گی۔ خُدا کی مرضی کی زندگی گزارنے کا واحد راستہ تھا کہ اُس کی مرضی اُس کے طریقے، اُس کے وقت اور اُس کی قدرت کے ساتھ جیا جائے۔

اِس طرح کی زندگی گزارنے کے لئے زیادہ سُننے اور اپنے طور پر بہت کم آگے بڑھنا ہوتا۔ اِس کا مطلب اُس کا بڑھنا اور میرا کم ہونا ہوگا۔ ستم ظریفی یہ کہ، مَیں نے یوحنا ۳:۳۰ کو اپنی زندگی کی آیت سمجھ لِیا: " ضرُور ہے کہ وہ بڑھے اور مَیں گھٹُوں۔" اِس موقع پر، مَیں نے تھوڑا سمجھنا شروع کِیا کہ اُس آیت کا کیا مطلب تھا۔

آنے والے پانچ سالوں کے دوران مَیں نے اِس کتاب میں موجود آلات اور اصول تیار کئے (یا دوسروں سے جمع کئے)۔ مَیں نے خوشی، تکمیل اور یسوع کے ساتھ قربت کا تجربہ کرنا شروع کِیا اور مَیں نے اور میری بیوی نے یُویُوپی جی (UUPG) میں محنت کی تو نئے انداز میں پھل دیکھنا شروع کئے۔ پانچ سالوں کے آخر تک مَیں نے وہ پھل دیکھا جس کا خواب مَیں نے زندگی بھر کی خواہش کے مقصد کے طور پر دیکھا تھا۔ جلد ہی لوگوں کی اُس بڑی جماعت کے پاس ہر گاؤں میں ایک کلیسیا تھی۔ اُن ہزاروں لوگوں کی کلیسیاؤں نے بہت سے لوگوں کی دیگر جماعتوں میں مشن فورس کے طور پر کام شروع کر دِیا۔ شاگردوں نے بہت سی روحانی نسلوں میں مذید کئی شاگرد بنائے۔ مجھے احساس ہُوا کہ میری خواہشات بہت کمزور تھِیں میری خواہشات بہت چھوٹی تھِیں۔ میرے لئے خُدا کے منصوبے اُس سے بہت بڑے اور بہتر تھے جو مَیں تصور کرنے کی جرات کرتا۔

مَیں نے اپنا سارا وقت اور ساری توانائی دوسروں کو اُس کا تجربہ کرنے میں لیس کرنے پر خرچ کرنا شروع کر دی جس کا ذائقہ مَیں نے لینا شروع کِیا تھا۔ میرے شاگرد میرے جیسے تھے، طویل مدتی مشنری جن کی توجہ کرہ ارض پر تاریک مقامات پر تھی۔ بہت سے لوگوں نے اسی طرح کے نتائج دیکھے اور اسی طرح کی چیزوں کا تجربہ کِیا۔ سات سال تک ایک ماہ کے سخت پرگرام کے ذریعے تربیت اور سرپرستی کرنے کے بعد مَیں نے محسوس کِیا کہ خُداوند مجھے امریکہ میں منتقل ہونے کے لئے بلا رہا ہے۔

مَیں امریکہ واپس آنا نہیں چاہتا تھا۔ چونکہ میرے والدین مشنری تھے اور مَیں بیرون ملک پلا بڑھا تھا، یہ اُس ملک کے لئے ناپسندیدہ بلاوا تھا جس کے ساتھ میرا تعلق نہیں تھا۔ مَیں اُسے تکلیف کے طور پر دیکھتا تھا، کیونکہ اب مجھے روحانی طور پر تاریک ترین مقامات تک پہنچنے کے لئے طویل سفر کرنا تھا، وہ جگہیں جہاں مجھے ہائی سکول کے طالبِ علم کے طور پر بلایا گیا تھا۔ مَیں نے اپنی تمام تر توجہ اِس بات پر مرکوز رکھی کہ خُدا کی بادشاہی کے لئے اُن تاریک جگہوں پر کیا اثر ڈالنا ہوگا۔

پھِر گیارہ سال امریکہ سے کام کرتے ہُوئے دُنیا کے دُور دراز لوگوں کی جماعتوں اور جگہوں پر توجہ مرکوز رکھنے کے بعد خُدا نے مجھے واضح طور پر دکھایا کہ وہ چاہتا ہے کہ مَیں اپنی آدھی کوشش امریکہ کے لوگوں پر مرکوز کرنا شروع کر دُوں۔ وہ چاہتا تھا کہ جو کچھ مَیں سرحدی مشنوں میں سُنا تا رہا تھا وہی اِس ملک کے لوگوں کو سُناؤں۔ اُس نے مجھے دکھایا کہ بہت سے امریکن مسیحی ایسے ہی اندھے تھے جیسے مَیں کئی سالوں سے تھا، وہ نہیں جانتے تھے کہ اُن کے لئے کثرت کی زندگی دستیاب ہے۔ وہ خُدا سے پیار کرتے ہیں اور اُس کی خدمت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اُس طریقے سے جس کو وہ بہتر جانتے ہیں۔ وہ وہی کچھ کر رہے ہیں جو اُن کو سکھایا گیا ہے اور جو اُن سے امید کی جاتی تھی۔ یہ نشستوں پر بیٹھے اور منبر پر کھڑے دونوں لوگوں کے لئے سچ ہے۔ لیکن اگر ہم خُدا کی مکمل طور پر پیروی کرنا سیکھ لیں تو اُس کے پاس ہمارے واسطے بہت کچھ ہے۔

اپنے ایمان کو زندہ رکھنے کا گہرا طریقہ دیکھنے کی واحد وجہ یہ تھی کہ خُدا نے مجھے ایک مایوس کُن صورت حال میں ڈالا، (میری بیوی ڈیبی کے علاوہ) کسی بھی بیرونی مدد کے نظام سے ہر ایک خلفشار سے منقطع کر دِیا۔ وہاں مجھے اپنی کمزوری کا سامنا تھا اور مَیں صرف اُسی پر بھروسا کرنے پر مجبور تھا۔ اِس کے بغیر، شاید مَیں نے اپنے ایمان کو زندہ رکھنے کا کوئی طریقہ نہیں دیکھا ہو گا۔

شمالی امریکہ کے ایمانداروں کو یہ موقع کبھی نہیں ملا۔ اُن کے پاس کافی مددگار نظام اور ناگزیر خلفشار ہیں۔ اُن لوگوں کی شکل میں رکاوٹیں بھی ہیں جو اِس سمت میں تحریکوں کی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ وہ غیر مانُوس روحانی تاثرات کے تعارف سے خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ اور اِس طرح اُس شخص کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں جو مانُوس نمونوں پر سوال اُٹھاتا ہے۔

اب مَیں سات سال سے آدھا وقت امریکہ پر توجہ دے رہا ہُوں۔ خُدا یہاں بھی سرحدی مشن کے علاقوں کی طرح کام کر رہا ہے۔ ہر ثقافت کی اپنی خوبیاں اور خامیاں ہوتی ہیں۔ ہر جگہ پر انجیل کی راہ میں رکاوٹیں ہوتی ہیں۔

میرا ایمان ہے کہ امریکہ میں اصلی شاگردیت کا سب سے بڑا دُشمن اِس کا غالب نمونہ ہے کہ یسوع کے پیچھے چلنے کا کیا مطلب ہے۔ میری دُعا ہے کہ خُدا اِس کتاب کو یہ نظریہ بدلنے کے لئے استعمال کرے۔ میرا اِیمان ہے کہ خُداوند اپنے تمام فرزندوں کے لئے ایک بنیادی زندگی چاہتا ہے۔ بنیاد پرست مسیحیت کے بارے میں بات کرنا سیاسی طور پر انتہائی غلط ہے۔ "جو کوئی یہ کہتا ہے کہ مَیں اُس میں قائِم ہُوں تو چاہئے کہ یہ بھی اُسی طرح چلے جِس طرح وہ چلتا تھا" (یوحنا ۲:۶)۔

وقتاً فوقتاً، مجھے دوسروں کی لکھی ہُوئی کتابوں کی توثیق کرنے کو کہا جاتا رہا۔ میری پالیسی رہی ہے کہ صرف عمل میں کامیاب مصنفین کی تحریر کردہ کتابوں کی توثیق کی جائے نہ کی حقیقت سے عاری مفکروں کی۔ والدین کے متعلق لکھی ہُوئی اُس شخص کی کتاب کون پڑھنا چاہے گا جس نے کبھی بچے پیدا ہی نہیں کئے؟

اب، مَیں نے پہلی بار اپنی کتاب لکھی ہے۔ میں نے کبھی ایک بھی لکھنے کی خواہش نہیں کی۔ مَیں نے لکھی کیونکہ میرا ایمان ہے کہ خُدا نے مجھ سے یہ لکھنے کو کہا۔ مجھے شک ہے کہ یہ اُتنی ہی میرے فائدے میں ہوگی جتنی کسی اور کے۔ لیکن جب مَیں اپنی توثیق کے معیار پر غور کرتا ہُوں تو مجھے کچھ عجیب سا محسوس ہوتا ہے۔ مَیں نے اِس کتاب میں جس بھی چیز پر بات کی ہے مجھے اُس کا کامیاب عامل ہونے کا دعویٰ نہیں — نہ مسلسل ہونے کا۔ مَیں نے اپنی روزمرہ زندگی میں زیادہ تر اُسی طرز زندگی کا اطلاق کیا ہے جس کی مَیں یہاں سفارش کرتا ہُوں، لیکن فطرت میں کچھ پہلوؤں کی ابھی اور بھی خواہش ہے۔ لیکن پولُس کامل نہیں جب اُس نے ۱۔ کرنتھیوں ۱ میں ایمانداروں سے کہا "تُم میری مانِند بنو جیسا مَیں مسیح کی مانِند بنتا ہُوں"۔ میرا اِیمان ہے خُدا چاہتا ہے کہ مَیں لوگوں کی مدد کروں اُن اصولوں کو ریکارڈ کر کے جنھوں نے میری راہنمائی ہے۔

کئی سالوں سے میری میز پر تھیوڈور رُوسویلٹ (Theodore Roosevelt) سے یہ اقتباس موجود تھا:

> تنقید کرنے والا شمار نہیں کرتا نہ آدمی نشاندہی کرتا ہے کہ مضبوط آدمی کیسے ٹھوکر کھاتا ہے، یا جہاں پر کام کرنے والا اُن سے بہتر کام کر سکتا تھا۔ سہرا اُس آدمی کے سر ہے جو درحقیقت میدان میں ہے، جس کا چہرہ خاک، پسینے اور خون آلودہ ہے؛ جو بہادری سے کوشش کرتا ہے؛ جو غلطی کرتا ہے؛ جو بار بار کم پڑتا ہے کیونکہ کوئی بھی کوشش غلطی اور خامیوں سے خالی نہیں ہوتی لیکن اصل میں جو کام کرنے کی کوشش کرتا ہے، جو بڑے جوش وخروش کو، بڑی عقیدتوں کو جانتا ہے۔ جو اپنے آپ کو ایک اہل مقصد میں خرچ کرتا ہے۔ جو آخر میں اعلیٰ کامیابی کی فتح کو جانتا ہے۔ جو کم از کم بہت ہمت کرے بری طرح ناکام ہو جاتا ہے۔ تاکہ اُس کی جگہ اُن ٹھنڈی اور بزدل روحوں کے ساتھ کبھی نہ ہو جو نہ جیت کو جانتی ہیں نہ ہار کو۔

اِس لحاظ سے مَیں ایک عمل کرنے والا ہُوں۔ مَیں کوشش کرتا ہُوں۔ مَیں نے سالوں میں خُدا کے ساتھ اپنے چلنے میں ترقی دیکھی ہے۔ اِس سے مجھے بڑی امید اور توقع ملتی ہے۔ میری دُعا ہے کہ آگے جو کچھ ہے اُس کو پڑھنے میں آپ میرے بیان کردہ خلاؤں اور آپ کی ترقی کی موجودی حالت کے درمیان چیلنجوں سے مایوس نہ ہوں بلکہ خُدا کو جاننے اور اُس سے پیار کرنے اور ہر روز جذبہ کے ساتھ اُس کی خدمت کرنے کے حیرت انگیز موقع کے شاندار تعاقب میں کھنچے چلے آئیں جو ہمارے سامنے ہے۔

اگرچہ یہ کتاب خواہش کی ہے لیکن یہ محض تشریحی نہیں ہے۔ یہ ایک نسخہ ہے۔ میرا پختہ یقین ہے کہ مَیں نے اِس کتاب میں جو باتیں بیان کی ہیں وہ مسیح کے ہر پیروکار کی طرف سے مسیح کی خوشی کے لئے تعاقب اور عمل کا ذریعہ ہیں۔

اظہار تشکر

بلاشُبہ ہر شخص جس کا مَیں نے یہاں ذکر کِیا ہے وہ خُداوند کا تحفہ اور مخلوق ہے۔ بالآخر ساری شکر گزاری اور عزت اُسی کے لئے ہے۔ وہ ہر اچھی چیز کا سرچشمہ ہے۔

میری بیوی ڈیبی مجھ پر بہت بڑا زمینی اثر اور میری دوست ہے۔ وہ بہت طرح سے میری تکمیل اور مختلف ظاہری اور باطنی، دیکھے اور اندیکھے دونوں طریقوں سے، حمایت اور حوصلہ افزائی ہے۔

میرے والدین کی زندگیوں کے نمونے نے ظاہر کِیا کہ وہ خُداوند کے لئے اپنی زندگیوں کو استعمال کرنے میں سنجیدہ تھے۔ وہ ایک عظیم بنیاد تھی۔

میرے بچے اور اُن کے بچے (موجودہ اور مستقبل والے) میری زندگی میں ایک اور بڑا اثر ہیں۔ مَیں نے خُدا کا فرزند ہونے کے بارے میں جو کچھ سیکھا اُس کا زیادہ تر حصہ میرے باپ اور دادا ہونے کے ذاتی تجربے سے تشکیل پایا ہے۔

میرے مدیروں، بروس بارن (Bruce Barron) اور مارک اسپین وال (Mark Aspinwall) نے اِس کتاب کا ڈھانچہ تیار کرنے اور اِس کے پیغام کو موثر طور پر پیش کرنے میں میری بڑی عملی معاونت کی جو مَیں اکیلا نہیں کر سکتا تھا۔ بروس نے پہلا قدم اُٹھایا اور اُس کی مہربان لیکن مضبوط راہنمائی کی اشد ضرورت تھی۔ جب مَیں نے کوشش کی کہ دوسروں کی رائے کیسے ترجیح دی جائے اور حصّہ اطلاقات کو مزید قابل استعمال کیسے بنایا جائے تو مارک نے انمول معاونت بھی فراہم کی۔ یہ بھی انتہائی مددگار تھا کہ وہ کتاب میں دیئے گئے طریقوں پر عمل کرنے کا ماہر ہے۔ اُس نے اُسے مزید پڑھنے کے قابل بھی بنایا۔

مَیں ولیم کیری پبلشنگ کے لوگوں کی طرف سے فراہم کردہ بادشاہی دِل اور محبت بھری خدمت کی تعریف کرتا ہُوں جن میں ڈینیس وائن (Denise Wynn)، میلیسا ہِکس (Melissa Hicks)، اینڈریو سلوآن (Andrew Sloan)، کیٹی میک جیفری (Ketie MCGaffey) اور مائیک رائیسٹر (Mike Riester) شامل ہیں۔

مَیں بادشاہی کی پیش رفت میں سینکڑوں شراکت داروں کا بھی مشکور ہُوں جن کی مَیں نے تربیت کی، راہنمائی کی اور اُن کے ساتھ کام کِیا۔ وہ مرد اور عورتیں جنہوں نے زمین کے ہر علاقہ میں شاگرد بنانے اور کلیسیائیں قائم کرنے میں اپنی زندگیاں خرچ کیں وہ میرے دوست اور حوصلہ افزائی کرنے والے رہے اور

مجھے مسلسل محبت اور نیک کاموں کی طرف راغب کرتے رہے۔ اجتماعی طور پر وہ تقریباً ایک ہزار تحریکیں چلانے میں استعمال ہُوئے جس کے نتیجہ میں لاکھوں گھریلو کلیسیائیں قائم ہُوئیں اور پچھلے تِین سالوں میں اسی ملین سے زیادہ لوگوں نے بپتسمہ لِیا۔ اُن کو جاننا اور اُن کے ساتھ کام کرنا ایک عزت اور اعزاز کی بات ہے۔

مَیں اُس پوری جماعت کی نمائندگی کے لئے ایک نام لُوں گا، مرحوم سٹیو سمتھ کیونکہ وہ اُن کی شناخت ہے۔ ہم تقریباً ہم عمر تھے۔ میری اُس سے تب واقفیت ہُوئی تھی جب مَیں ۱۹۹۰ کی دہائی میں ایشیا میں سٹریٹیجی کوارڈینیٹر کی تربیت (Strategy Coordinator) میں اُس کو تربیت دے رہا تھا۔ پھِر مَیں نے کچھ عرصہ اُس کی راہنمائی کی لیکن وہ جلد ہی ایک معاون کارندہ اور ایک کامیاب عامل، تربیت دینے والا، رہبر اور مصنف بن گیا۔ (اُس کی آخری کتاب روحانی سیر Spirit Walk)، ۲۰۱۸ میں لکھی گئی، اِس کتاب سے ملتے جلتے معاملات کا ذکر کرتی ہے)۔ ہمارے اہل خانہ اکٹھے چھٹیاں گزارتے تھے۔ ہم نے کئی سال ایک ہی ملک میں کام کِیا۔ ہم دُور سے ایک دوسرے سے خوش ہوتے تھے۔

حال ہی میں جب سٹیو نے بہت سی تحریکوں کو متحد ہونے میں مدد فراہم کرنے کے لئے ۲۴:۱۴ اتحاد کا آغاز کِیا جو ۱۹۹۰ کی دہائی میں مشترکہ جڑوں سے اُبھرا تھا تو جب اُس نے مجھ سے کہا کہ میرے ساتھ معاون کے طور پر خدمت کریں تو ہم نے دوبارہ زیادہ وقت اکٹھے گزارنا شروع کر دِیا۔ جُونہی اِس کا آغاز ہُوا تو پتا چلا کہ اُسے کینسر ہے اور اٹھارہ ماہ سے بھی کم عرصہ کے بعد وہ جہانِ فانی سے کوچ کر گیا وہ ہم میں سے بہتوں کو یاد آئے گا جن کو اُس کی زندگی نے گہرے طور پر چھُوا تھا وہ بادشاہی کا ہیرو تھا۔

آخر میں مَیں آپ لوگوں کا مشکور ہُوں جو یہ کتاب پڑھ رہے ہیں۔ میرے لئے اعزاز کی بات ہے کہ مجھے اِن صفحات کے ذریعے آپ سے بات کرنے کا موقع ملا۔ جس حد تک آپ اس کتاب میں شامل اسباق کا اطلاق کریں اور دوسروں تک پہنچائیں گے، میرے لئے برکت ہو گی اور اُس کے لئے مَیں آپ کا مشکور ہُوں۔

کرٹس سارجنٹ

مارچ ۱۳، ۲۰۱۹

اِس کتاب کو پڑھنے کا طریقہ

یہ کتاب مسیحی زندگی کو روزانہ عمل میں لانے کے متعلق ہے۔ اِس کا مقصد آپ کی زندگی کے روزمرہ نمونوں کو تبدیل کرنا ہے۔ اِس لئے، اگر آپ اِس کو پڑھتے اور اِس کے متعلق سوچتے ہیں لیکن اپنی زندگی کے نمونوں کو بدلنے کا خصوصی منصوبہ نہیں بناتے تو آپ کو مطلوبہ فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔

میری تجویز ہے کہ آپ ہر ایک باب کو پڑھنے کے بعد تھوڑا وقت ٹھہریں اور مخصوص عملی اقدام کی منصوبہ بندی کے لئے اُس پر غور وخوض کریں۔ آپ کے غور وخوض کرنے کے وقت کو مندرجہ ذیل پہلوؤں پر مشتمل ہونا چاہئے:

ا۔ ہر باب کے بعد دیئے گئے سوالات کو پڑھیں اور اپنے روزنامچہ میں اپنے جوابات درج کریں (چاہے نقل ہو یا الیکٹرونک)۔

۲۔ دُعا میں وقت گزاریں، خُداوند سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ باب میں سے سیکھیں، اِطلاق کریں اور بیان کریں۔ پھر خاموشی سے سُنیں۔

الف۔ وہ آپ سے کون سا خاص عمل کروانا چاہتا ہے؟ یہ اتنا آسان ہو سکتا ہے کہ آپ بائبل کی ایک متعلقہ آیت حفظ کر لیں یا اتنا بڑا ہو سکتا ہے کہ آپ افغانستان جائیں۔ عام باتوں سے پرہیز کریں۔ خُدا سے کہیں وہ آپ پر آپ کا اگلا مخصوص قدم ظاہر کرے۔ خُدا سے پوچھیں کہ وہ کب چاہتا ہے کہ آپ کو قدم اُٹھائیں۔ مقصد ہے ایک خواہش سے (یعنی، "مجھے خُدا سے زیادہ پیار کرنا چاہئے") منصوبے کی طرف بڑھنا چاہئے (یعنی، "آج رات مَیں اپنا الارم تیس منٹ پہلے لگاؤں گا، تا کہ مجھے صبح کو دُعا کرنے کا وقت ملے")۔

ب۔ خُدا سے کم از کم ایک شخص کا نام پوچھیں جس کے ساتھ وہ چاہتا ہے کہ آپ اُس باب کا خیال بانٹیں، وہ خیال کیا ہے اور آپ کو اُسے کب بانٹنا چاہئے۔

ج۔ اُن اقدام کو لکھ لیں اور اپنے روزنامچہ میں اور کیلنڈر پر تاریخیں درج کر لیں۔

د۔ خُداوند سے درخواست کریں کہ آپ کو اِن وعدوں پر عمل کرنے اور اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کرنے کے قابل بنائے جن کے ساتھ آپ بصیرت بانٹنا چاہتے ہیں۔

ہ۔ (اختیاری) اگر آپ دوسروں کے ساتھ مل کر کتاب پڑھ رہے ہیں، تو اُن کو بتائیں کہ آپ نے خُداوند سے کیا سیکھا ہے اور آپ نے کیا وعدے کئے ہیں۔ اُن وعدوں کے متعلق دُعا کرنے کے لئے کچھ وقت نکالیں۔ فیصلہ کریں کہ آپ اور آپ کے ساتھی کب آپ کی پیش رفت کا جائزہ لیں گے (یہ اکثر وہ وقت ہو سکتا ہے کہ آپ اگلے باب پر جانے کے لئے جمع ہوتے ہیں)۔

۳۔ نئے باب کا آغاز کرنے سے پہلے اپنا روزنامچہ کھولیں اور پچھلے باب میں سے اپنے وعدوں کا جائزہ لیں۔ اگر آپ سے اصل ہدف کی کوئی تاریخ کھو گئی ہے تو نئی تاریخیں مقرر کر لیں۔

ہر باب کی ابتدا اور اختتام پر آپ کو یہ اقدام کرنا یاد دلایا جائے گا۔

یاد رکھیں کہ فہرست کے صفحہ پر موجود مواد اور اطلاقات کا استعمال اپنی ترقی کو عمل میں لانے، اِطلاق کرنے، تعلیم دینے اور بڑھانے کے لئے ہونا چاہئے۔ اِس کتاب کا مقصد آپ کی زندگی اور آپ سے تعلق رکھنے والوں کی زندگیوں کو تبدیل کرنا ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ آپ کو یہ کتاب پڑھنے میں مشکل نہیں ہو گی۔ یہ پیچیدہ نہیں ہے۔ اِس کو عملی جامہ پہنانا ایک چنوتی ہو گا۔ اپنی پوری زندگی مسیح کو دینے کے اثرات پریشان کُن ہو سکتے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ چنوتی کو قبول کریں گے۔ آپ اپنی زندگی کے ساتھ جو کچھ کر سکتے ہیں اُس میں خُدا کی مشق (Theopraxy) کے چیلنج کو قبول کرنے سے زیادہ کوئی چیز بہتر یا اہم نہیں ہے۔ آپ کے پاس جو کچھ ہے، وہ پوری طرح خُدا کے لئے جینے میں دے دیں۔

دینداری کا تعارف

دینداری خُدا میں، اُس کے ساتھ اور اُس کے لئے گزاری جانے والی زندگی ہے۔
صرف خُدا پر مرکوز زندگی۔

ایک ہی بدن ہے اور ایک ہی رُوح۔ چُنانچہ تُمہیں جو بُلائے گئے تھے اپنے بُلائے جانے سے
اُمّید بھی ایک ہی ہے۔ ۵ ایک ہی خُداوند ہے۔ ایک ہی ایمان۔ ایک ہی بپتِسمہ۔ ۶ اور سب
کا خُدا اور باپ ایک ہی ہے۔ جو سب کے اُوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے۔

—افسیوں ۴:۴-۶

کیا آپ اپنے وعدوں اور ذمہ داریوں کو متوازن کرنے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں؟ کیا آپ زندگی کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اضافی کام کرنے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں؟ اگر آپ کو ایک ہی کام اچھی طرح کرنا پڑتا تو کیا ہو گا؟ کیا یہ سادگی مطلوب ہو گی؟

یسوع بظاہر ایسا سوچتا تھا، کیونکہ اُس نے ہمیں اِسی طرح رہنے کو کہا۔ اُس نے ہمیں دعوت دی کہ ہم اپنی توجہ دوسری تمام چیزوں سے ہٹائیں اور صرف اُس پر دھیان لگائیں — اُس کو جاننے پر اُس کے پیچھے چلنے پر۔ یہ کتاب اُس کے متعلق ہے۔

خُدا کی مشق (Theopraxy) (لغوی طور پر "خُدا کا عمل") ایک طرزِ زندگی ہے جو مسیح کو جاننے، اُس جیسے ہونے، خُدا کی بادشاہی کے طالب ہونے اور ہر چیز کو خُدا کی نظر سے دیکھنے کا نام ہے۔ اِس کے لئے، اُس کی مرضی، اُس کے طریقوں، اُس کے مقاصد، کردار، فطرت، خواہشات اور خیالات کے ساتھ ہم آہنگی اور تابعداری کرنے کا نام ہے۔ اِس کا مطلب ہے خُدا کا کام، خُدا کے طریقے سے، خُدا کی دی اہلیت کے ساتھ کرنا۔

دیندار زندگی آسان نہیں ہے۔ لیکن یہ سادہ ہے۔ اِس میں خُدا جو کہتا ہے اُس کی بجائے اُس کی آواز کو پہچاننے کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ آپ کو وہی کرنے کو کہے گا جس کی آپ کو قابلیت عطا کرے گا۔ ہمارا سب سے بڑا چیلنج یہ نہیں کہ ہم وہ نہیں کر سکتے جو خُدا کہتا ہے بلکہ یہ کہ ہم اپنی زندگی سے اُن چیزوں کو ختم کرنے میں ناکام رہتے ہیں جو وہ ہم سے نہیں کرنے کو کہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم بہت مصروف اور بے چین محسوس کرتے ہیں — ہم بہت سے کام کر رہے ہیں جو ہمیں نہیں کرنے چاہئیں۔ ایسا نہیں کہ وہ چیزیں بری ہیں۔ اکثر وہ اچھی ہوتی ہیں یا بری، غیر جانب دار ہوتی ہیں۔ لیکن یہ وہ نہیں ہوتیں جو اِس وقت خُدا ہم سے کرنے کو کہہ رہا ہے۔

خُدا کی مشق (Theopraxy) ایک عام لفظ نہیں ہے۔ دوسری جانب، بہت سے لوگ اِس اصطلاح سے واقف ہیں آرتھوپراکسی (orthopraxy) یا صحیح مشق۔ آرتھوپراکسی (Orthopraxy) راسخ العقیدہ یا صحیح عقیدہ سے متصادم ہوتی ہے۔ بات یہ ہے کہ خُدا کے بارے میں صحیح عقائد (راسخ العتقاد) بے کار ہوتے ہیں اگر اُن کو حقیقی زندگی کے عقائد (راسخ العقیدہ) کے ساتھ نہیں جوڑا جاتا ہے۔

خُدا کی مشق (Theopraxy) ایک قدم آگے جاتی ہے۔ یہ مشق کے پیچھے محرک اور مشق کو زندہ رکھنے کی صلاحیت کی بات کرتی ہے۔ مقصد ہے خُدا کی پیروی کرنا اور وہ ایسا کرنے کی طاقت کا سرچشمہ ہے۔

یسوع فرماتا ہے،

> جو مُجھے اَے خُداوند اَے خُداوند! کہتے ہیں اُن میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخِل نہ ہو گا مگر وُہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اُس دِن بُہتیرے مُجھ سے کہیں گے اَے خُداوند اَے خُداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبُوّت نہیں کی اور تیرے نام سے بدرُوحوں کو نہیں نِکالا اور تیرے نام سے بُہت سے مُعجِزے نہیں دِکھائے؟ اُس وقت مَیں اُن سے صاف کہہ دُوں گا کہ میری کبھی تُم سے واقفِیّت نہ تھی۔ اَے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔
>
> —متی ۷:۲۱-۲۳

اِس حوالے میں، جن لوگوں کو ہمیشہ کی سزا میں بھیجا جا رہا تھا لگتا ہے کہ وہ نیک کام کرنے والے تھے اور یسوع کے نام میں کر رہے تھے۔ تاہم اُنہوں نے باپ کی مرضی کو پورا نہیں کیا تھا۔ جو وہ اُن سے کرنے کو کہہ رہا تھا اُنہوں نے نہ اُس کی سُنی اور نہ اُس کا جواب دِیا۔ اِس کے برعکس، اُنہوں نے وہ کیا جو اُن کے خیال میں وہ کروانا چاہتا تھا۔ اُنہوں نے کان نہ دھرا کیونکہ وہ سنتے نہیں تھے۔ وہ اُس کی آواز کو پہچانتے نہیں تھے کیونکہ اُس کو جانتے نہیں تھے۔ قصہ مختصر، اگر وہ نیک کام بھی کر رہے تھے، وہ ایسے کام نہیں کر رہے تھے جو خُدا نے کہا تھا۔ اِس طرح، اُن کے پاس اُن کے اعمال کا غلط مقصد یا سبب تھا۔ واضح طور پر وہ روح القدس کی قدرت میں بھی نہیں بلکہ اپنی قوت سے کام کر رہے تھے۔ اِس طرح یہ حوالہ بتاتا ہے کہ راسخ الاعتقادی میں بھی خامی ہو سکتی ہے۔

خُدا کی مشق کرنا (Theopraxy) کوئی ناواقف مذہب نہیں ہوتی جو نیک کاموں کو خدا مانتی ہے۔ یہ ہم سے یہ نہیں کہتی کہ ہم نیک کام کریں اور اپنی نجات کمائیں۔ یہ اِس بات سے انکار نہیں کرتی کہ خُدا کی بادشاہی میں ہمارا داخلہ اُس فضل کی بُنیاد پر جس کے ہم مستحق نہیں تھے۔ اِس کے برعکس یہ تسلیم کرتی ہے کہ توبہ میں عقیدت سے رجوع کرنا یا خُدا کی پرستش اور صرف اُسی پر توکل کرنے کے علاوہ کسی اور چیز پر بھروسہ کرنا شامل ہے۔

جب ہم خُدا کے لئے وقف ہوتے اور اُسی پر بھروسہ کرتے ہیں تو ہماری محبت، شکر گزاری اور عقیدت، اُس کے پیچھے چلنے، اُس کی خدمت کرنے اور اُسے خوش کرنے کے عزم سے ظاہر ہوتی ہے۔ ہماری خواہش ہوتی ہے کہ ہم اُس کو زیادہ گہرے طور پر جانیں اور قریبی رفاقت رکھیں۔ یہ چیزیں صرف تب ہو سکتی ہیں جب روح القدس لیس

کرتا اور اختیار بخشتا ہے۔ یہ سفر خُدا کی مشق کرنا (Theopraxy) ہے۔

میرا دوست گیری لیڈر باخ اِس دُعا میں اِس جذبہ کا خُوب اظہار کرتا ہے
(تمام حوالہ جات این آر ایس وی سے لئے گئے ہیں):

تیرا روح جو میرے ذہن اور مرضی اور میر رُوح کے جذبات میں کام کر رہا ہے اُس کے وسیلے سے تُو مجھے اندر سے بدل رہا ہے تاکہ مجھ میں "مسیح کی عقل" ہو (ا-کرنتھیوں ۱۶:۲ "مسیح کے نام کی گواہی دُوں" مرقس ۹:۴۱) "مسیح کا روح مجھ میں بس جائے" رومیوں ۸:۹۲)، "مسیح کے خُون میں شریک ہو جاؤں (ا- کرنتھیوں ۱۶:۱۰)،"مسیح کے بدن میں شریک ہو جاؤں" ا-کرنتھیوں ۱۶:۱۰) مجھ سے مسیح کی "خوشبو آئے" (۲-کرنتھیوں ۱۵:۲)، "مسیح کی محبت سے "مجبور ہو جاؤں" (۲-کرنتھیوں ۱۴:۵)، "مسیح کی سچائی میں" ثابت قدم رہُوں ۲-کرنتھیوں ۱۰:۱۱)، ہر روز "مسیح کے فضل" میں رہُوں (گلتیوں ۶:۱)، "مسیح کی خوشخبری" سُناتا رہُوں (فلپیوں ۲۷:۱)، بطور "مسیح میں شریک" اپنے ہم خدمت بھائیوں کے ساتھ شریک رہوں (عبرانیوں ۱۴:۳)، "مسیح کا وفادار خادم" بننے کا طالب رہُوں (کلسیوں ۱۵:۳)، اور "مسیح کا کلام" میری رُوح میں بستا رہے (کلسیوں ۱۶:۳)، مجھے "مسیح کے ساتھ مصلوب ہونے" کی قوت بخشے (گلتیوں ۱۹:۲)، تاکہ مَیں اپنی "زندگی مسیح میں" جی سکوں ہر روز زیادہ سے زیادہ (ا-کرنتھیوں ۳۰:۱)۔ جسے تُو ہے ویسے ہی دُنیا میں مَیں بھی ہُوں (ا- یوحنا ۱۷:۴)۔ مَیں اِسی لئے بنا تھا اور اِسی لئے بلایا گیا ہُوں کہ "مسیح کا ہم شکل بنُوں" (رومیوں ۲۹:۸) ہر کام جو مَیں کرتا ہُوں۔ ہر چیز جس کا مجھے سامنا ہے، ہر چیز جس پر مَیں غالب ہُوں اور جو کچھ مَیں بنا ہُوں اِسی مقصد کے لئے ہے- تاکہ تُو ہر روز مجھے اپنے جیسا بنائے۔ میرے دِن کے ہر لمحے میں ہر انتخاب یا چیلنج میرے لئے ترقی کا ایک موقع ہے "تاکہ مسیح کے پورے قد کے اندازے تک پہنچ جاؤں "جیسا کہ مَیں" اُس کے ساتھ جو سر ہے یعنی مسیح کے ساتھ پیوستہ ہو کر" (افسیوں ۱۱:۴-۱۶)۔ مَیں یہ نہیں کر سکتا لیکن، "میرا بلانے والا سچا ہے وہ ایسا ہی کرے گا" (ا- تھسلنیکیوں ۲۴:۵)۔

یسوع کے نام میں مَیں دُعا کرتا ہُوں۔ آمین۔

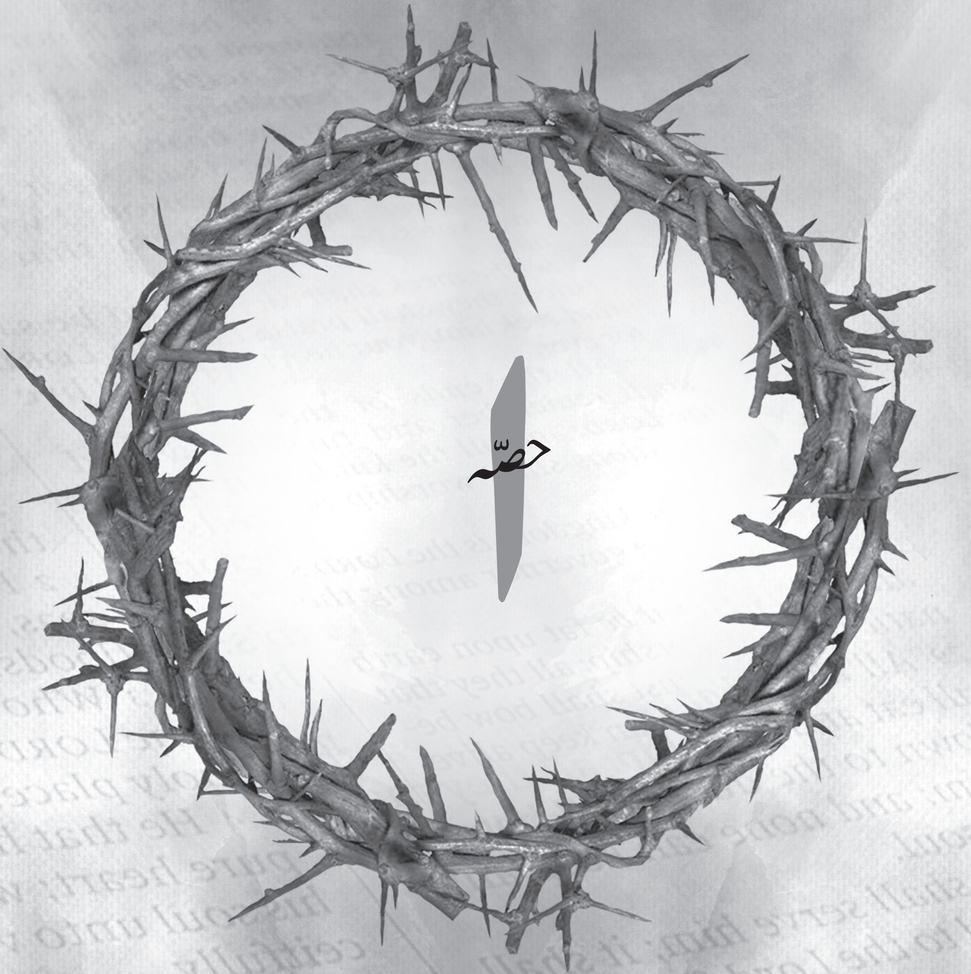

حصّہ ۱

خُدا کی مشق کرنے
(Theopraxy) کے
انفرادی پہلو

۱ زندگی کا ہمہ گیر راستہ

خُدا کی مشق کرنے کا حوالہ کا ایک ڈھانچہ ہے جو زندگی کے ہر حصے کی وضاحت کرتا ہے— دونوں ہی اِس بارے میں ہیں کہ ہم کیا کرتے ہیں اور کیوں کرتے ہیں۔

اور وہ اِس لِئے سب کے واسطے مُؤا کہ جو جِیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لِئے نہ جِئیں بلکہ اُس کے لِئے جو اُن کے واسطے مُؤا اور پِھر جی اُٹھا۔

—۲ کرنتھیوں ۵:۱۵

کیونکہ خُدا کا وہ فضل ظاہِر ہُؤا ہے جو سب آدمیوں کی نجات کا باعث ہے۔ اور ہمیں تربِیّت دیتا ہے تاکہ بے دینی اور دُنیَوی خواہشوں کا اِنکار کرکے اِس مَوجُودہ جہان میں پرہیزگاری اور راست بازی اور دِین داری کے ساتھ زِندگی گُذاریں۔ اور اُس مُبارک اُمّید یعنی اپنے بزُرگ خُدا اور مُنّجی یِسُوع مسیح کے جلال کے ظاہِر ہونے کے مُنتظِر رہیں۔ جِس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دے دِیا تاکہ فِدیہ ہو کر ہمیں ہر طرح کی بے دِینی سے چُھڑا لے اور پاک کرکے اپنی خاص مِلکِیّت کے لِئے ایک اَیسی اُمّت بنائے جو نیک کاموں میں سرگرم ہو۔

—طِطُس ۲:۱۱-۱۴

یسوع یہ بدلنے کے لیے مر گیا کہ ہم کیوں جیتے ہیں (۲- کرنتھیوں ۵:۱۵)۔ وہ اِس لئے مُوا تاکہ ہم اُس کے لئے جئیں نا کہ اپنے لئے۔ اور اُس کے فضل کا مطلب یہ ہے کہ ہم کیسے رہتے ہیں (ططس ۲:۱۱-۱۴)۔ ہمیں اُس کے لوگ بننا ہے، "نیکی کے مشتاق۔" یہ خُدا کی مشق کرنے کی زندگی ہے۔ بائبل اِسے کئی طریقوں سے بیان کرتی ہے۔

- روح سے معمور ہونا (اعمال ۲:۴؛ ۴:۸، ۳۱؛ ۹:۱۷؛ ۱۳:۹، ۵۲)
- نور میں چلنا (یوحنا ۸:۱۲؛ ۱۱:۹؛ ۱۲:۳۵؛ افیسوں ۵:۸؛ ا-یوحنا ۱:۵-۷)
- نئی زندگی میں چلنا (رومیوں ۶:۴)۔
- روح میں چلنا (رومیوں ۸:۴؛ گلتیوں ۵:۱۶، ۲۵)
- محبت میں چلنا (رومیوں ۱۴:۱۵؛ افسیوں ۵:۲)؛
- اِیمان میں چلنا (۲کرنتھیوں ۵:۷)
- سچائی میں چلنا (۳یوحنا ۱:۱، ۳-۴)؛
- مسیح میں قائم رہنا (یوحنا ۱۵:۴-۷، ۹-۱۰؛ ا-یوحنا ۲:۲۷-۲۸؛ ۳:۶، ۲۴؛ ۴:۱۳)۔
- روح القدس میں قائم رہنا (یوحنا ۱۴:۱۷)؛
- نُور میں قائم رہنا (ایوحنا ۲:۱۰)؛
- باپ اور بیٹے میں قائم رہنا (ایوحنا ۲:۲۴)؛
- ایسے چلنا جیسے یسوع چلتا تھا (ایوحنا ۲:۶)؛
- خُداوند کے لائق چال چلن (کلسیوں ۱:۱۰)؛ اور
- بلاوے کے مطابق چلنا (افسیوں ۴:۱)۔

یہ بیانات ظاہر کرتے ہیں کہ ایمانداروں کو اپنی زندگی کے ہر پہلو کے ساتھ "سب میں" ہونا چاہئے۔ خُدا کا ہونا ایک مکمل تجربہ ہے جو زندگی کے ہر پہلو کو قابو میں رکھتا ہے۔

مذہبی زندگی نجات کمانے کی کوشش نہیں ہوتی۔ یہ پیار کرنے والے اور اہل خُدا کے حیرت انگیز فضل اور عظیم رحمت کا شکر گزار جواب ہوتا ہے۔ اور جب ہم پہچان جاتے ہیں کہ ہم کس چیز کے حق دار ہیں اور خُدا ہمیں کیا دیتا ہے تو کوئی اور جواب ناقابل فہم ہو گا۔ جب خُداوند کے آزاد کئے ہُوئے لوگ بظاہر اپنی مرضی سے بیوقوف زندگی گزارتے نظر آتے ہیں تواُن کی نجات کی صداقت پر سوال اُٹھانے کی وجہ ہے۔

جیسے ڈالاس وائلرڈ نے کہا (http://www.dwillard.org/articles/individual/live-life-to-the-full) فضل کوشش کا مخالف نہیں ہے۔ یہ کمائی کے خلاف ہے۔ کوشش ایک عمل ہوتا ہے۔ کمانا ایک رویہ ہوتا ہے۔ نیا عہدنامہ خُدا کے فرزندوں سے توقع کرتا کہ وہ اپنے ایمان کو زندہ رکھنے کے لئے اقدام کریں۔

عبرانیوں ۶ باب اِس نقطہ کو ظاہر کرتا ہے۔ مصنف ایمان کے ابتدائی پہلوؤں کی بات کرتا ہے، مثلاً توبہ اور ہمیشہ کی زندگی (۶:۱-۳)، لیکن وہ اپنے قارئین کو پختگی پر زور دینے کی ترغیب دیتا ہے، جس میں دیکھا جائے گا کہ وہ اپنی زندگی کیسے گزارتے ہیں (۴-۶)۔ پھر آیات ۱۰ -۱۲ میں، وہ کہتا ہے "اِس لِئے کہ خُدا بے اِنصاف نہیں جو تُمہارے کام اور اُس مُحبّت کو بُھول جائے جو تُم نے اُس کے نام کے واسطے اِس طرح ظاہِر کی کہ مُقدّسوں کی خِدمت کی اور کر رہے ہو۔ اور ہم اِس بات کے آرزُومند ہیں کہ تُم میں سے ہر شخص پُوری اُمّید کے واسطے آخِر تک اِسی طرح کوشِش ظاہِر کرتا رہے۔ تاکہ تُم سُست نہ ہو جاؤ بلکہ اُن کی مانِند بنو جو اِیمان اور تحمُّل کے باعِث وعدوں کے وارِث ہوتے ہیں۔"

خُدا ہمارے کاموں کی پرواہ کرتا ہے۔ دراصل، ہمیں اُن میں تندہی کا مظاہرہ کرنا ہے۔ ہمیں سُست نہیں ہونا چاہئے۔ خُدا کے کام کرنے میں ہماری محنت ہمارے اِیمان کو ظاہر کرتی ہے اور یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ ہم اُن لوگوں میں سے ہیں جو خُدا کے وعدوں کے وارث ہیں۔ عبرانیوں ۹:۱۴ ہمیں بتاتا ہے کہ "مسیح کا خُون ہمیں زندہ خُدا کی عبادت کرنے کے لئے پاک کرتا ہے"۔

یہاں ہم دو سنگین غلطیاں کر سکتے ہیں۔ پہلی یہ کہ ہم کسی طرح سے اپنی نجات کما سکتے ہیں۔ جی نہیں! نجات صرف "اِیمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے ملتی ہے۔۔۔ اعمال سے نہیں" (افسیوں ۲:۸-۹)۔ دوسری غلطی یہ سوچ ہے کہ چونکہ ہم نے فضل ہی سے نجات پائی، اعمال کی کوئی اہمیت نہیں۔ ہم نجات پا چکے ہیں اور اب اِس کو آسان لے سکتے ہیں۔

ہمارے زمانے میں یہ دوسری غلطی زیادہ پھیلی ہُوئی ہے۔ خُدا ہمیں بے عملی کی طرف نہیں عمل کی طرف بلاتا ہے — تاکہ بادشاہی کے کام میں اُس کے ساتھ شریک ہوں، اب اور ہمیشہ کے لئے۔ خُدا کی نظر میں ہماری نجات اور راست بازی کا انحصار مسیح کے کام پر ہے لیکن اب ہمیں وہ کام مکمل کرنے میں اُس کے ساتھ شریک ہونے کے لئے بلایا جاتا ہے جو اُس نے شروع کِیا ہے (کلسیوں ۱:۲۴)۔

یعقوب ۲:۱۴-۲۶ اِیمان بغیر اعمال کے "مُردہ" ہے۔ یعقوب یہ نہیں کہہ رہا کہ نیک اعمال نجات پیدا کرتے ہیں بلکہ یہ کہ کاموں سے نجات ظاہر ہوتی ہے۔ اعمال نجات دلانے والے اِیمان کی علامت ہیں نجات کا ذریعہ نہیں ہیں۔ اِیمان، اِیمان کو ظاہر کرنے والے اعمال کے بغیر ناممکن ہے — اپنی ذات سے تصادم ہے۔ جو ہم یقین رکھتے اور اہم جانتے اور خواہش کرتے ہیں وہی ہماری زندگیوں پر، باتوں پر اور

ہماری اعمال پر عملی اثر ڈالے گا۔ ہم اپنے وقت، توانائی اور وسائل کو جیسے استعمال کرتے ہیں وہی ہماری حقیقی اقدار اور ترجیحات کو ظاہر کرتا ہے۔ ہمارے فیصلے ہماری وفاداری کو ظاہر کرتے ہیں۔

یوحنا ۱۵:۱-۱۷ میں، یسوع ہم سے کہتا ہے کہ اُس سے جُدا ہو کر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمیں کام نہیں کرنا چاہئے۔ اِس کا مطلب ہے کہ ہمیں اُس سے جُدا ہو کر کام نہیں کرنا چاہئے۔ اِس حوالہ میں، یسوع پھل لانے کا ذکر بھی اُتنا ہی کرتا ہے جتنا قائم رہنے کا کرتا ہے۔ اگر ہم اُس میں قائم رہیں تو ہم بہت سا پھل لائیں اور اُس کو جلال دیں گے۔ وہ بار بار اُن اعمال کا ذکر کرتا ہے تو ہمیں کرنے ہیں: اپنی جانیں دینی ہیں، اُس کے حکموں کو ماننا ہے، اُس کے کام میں شریک ہونا ہے اور پھل لانا ہے۔ ہماری زندگی صرف اُس میں اور اُس کے ذریعے معنی پا سکتی ہے۔ ہم اُس کے ہیں اور وہ ہمیں کام پر لگانے کا منصوبہ رکھتا ہے۔

ہم اپنے بادشاہ اور بادشاہی کے واسطے جو کام کرتے ہیں اُن سے ہمیں شیخی مارنے کا حق حاصل نہیں ہوتا۔ یہ صرف اُس کی پیروی کا فطری نتیجہ ہوتا ہے۔ یسوع نے ا لوقا ۱۷:۷-۱۰ میں واضح طور پر یہ رویہ بتایا ہے:

> مگر تُم میں سے اَیسا کَون ہے جِس کا نَوکر ہل جوتتا یا گلّہ بانی کرتا ہو اور جب وہ کھیت سے آئے تو اُس سے کہے کہ جلد آ کر کھانا کھانے بَیٹھ؟ اور یہ نہ کہے کہ میرا کھانا تیّار کر اور جب تک مَیں کھاؤں پیُوں کمر باندھ کر میری خِدمت کر۔ اُس کے بعد تُو خُود کھا پی لینا؟ کیا وہ اِس لِئے اُس نَوکر کا اِحسان مانے گا کہ اُس نے اُن باتوں کی جِن کا حکم ہُؤا تعمِیل کی؟ اِسی طرح تُم بھی جب اُن سب باتوں کی جِن کا تُمہیں حکم ہُؤا تعمِیل کر چُکو تو کہو کہ ہم نِکمّے نَوکر ہیں۔ جو ہم پر کرنا فرض تھا وُہی کِیا۔"

افسیوں ۲:۸-۱۰ فضل کے وسیلے نجات پانے اور خُدا کے کام میں شریک ہونے کے لئے نجات پانے کے درمیان قریبی تعلق کو واضح کرتی ہے۔ ہمیں بیٹھنے کے لئے نجات نہیں ملی بلکہ نیک کام کرنے کے لئے ملی ہے جو اُس نے خاص طور پر ہم میں سے ہر کسی کے لئے تیار کئے ہیں:

> کیونکہ تُم کو اِیمان کے وسِیلہ سے فضل ہی سے نجات مِلی ہے اور یہ تُمہاری طرف سے نہیں۔ خُدا کی بخشِش ہے۔ اور نہ اَعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے۔ کیونکہ ہم اُسی کی کارِیگری ہیں اور مسِیح یِسُوعؔ میں اُن نیک اَعمال کے واسطے مخلُوق ہُوئے جِن کو خُدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لِئے تیّار کِیا تھا۔

اِسی طرح اکثر لوگ اِس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہمارے لئے خُدا کی محبت کا ہمارا رویہ یا چال چلن سے کوئی تعلق نہیں۔ اکثر اِس بات اظہار کیا جاتا ہے کہ خُدا ہم سے جتنی محبت رکھتا ہے اِس میں کمی بیشی نہیں کر سکتا۔ اگرچہ یہ اُس کی اگاپے کے لئے سچ ہے (خُدا کی محبت کے بنیادی اصطلاح) محبت رکھنا یہ اُس کی فیلوس محبت کے لئے سچ نہیں ہے (برادرانہ یا پرجوش محبت)۔

خُدا کی اگاپے محبت ہماری اہلیت سے آزاد ہے۔ خُدا تمام لوگوں سے اِسی طرح محبت کرتا ہے۔ یہ اِن حوالہ جات سے واضح ہے متی ۵:۴۴-۴۵ یوحنا ۳:۱۶؛ اور رومیوں ۵:۸۔ تاہم، خُدا کی فیلوس محبت کا انحصار ہمارے اُس کو جواب پر ہے۔ یہ یوحنا ۱۶:۲۷ سے واضح:

"اس لئے کہ باپ تو آپ ہی تُم کو عزِیز رکھتا ہے کیونکہ تُم نے مُجھ کو عزِیز رکھا ہے اور ایمان لائے ہو کہ مَیں باپ کی طرف سے نِکلا"۔

لفظ فیلوس استعمال ہُوا ہے ۳ یوحنا ۲۰:۲ یوحنا کے لئے یسوع کی محبت کو ظاہر کرنے کے لئے جب اُس کی بابت کہا گیا "شاگرد جس سے یسوع محبت رکھتا تھا۔" یہ امتیازی خصوصیت یوحنا کو الگ کر دیتی ہے۔ مَیں خُداوند کے ساتھ ایسا ہی رشتہ رکھنا چاہتا ہُوں۔ مَیں وہ شخص بننا چاہتا ہُوں جس کے ساتھ رہنا اُس کو پسند ہے۔ مَیں اُس کو خوش کرنے والا بننا چاہتا ہُوں۔ اِس لئے مَیں وہ کام کرنے میں سبقت لے جانا چاہتا ہُوں جو وہ کہتا ہے۔ مَیں اُس کی خواہشات کا جواب دینے والا بننا چاہتا ہُوں۔ مَیں اپنے لئے اُس کی مرضی پر توجہ دینا چاہتا ہُوں۔ مَیں تجربہ کرنا چاہتا ہُوں جس کے لئے پولُس نے کلسیوں ۱:۹ ب – ۱۲ الف میں دُعا کی تھی:

کہ تُم کمال رُوحانی حِکمت اور سمجھ کے ساتھ اُس کی مرضی کے عِلم سے معمُور ہو جاؤ۔ تا کہ تُمہارا چال چلن خُداوند کے لائق ہو اور اُس کو ہر طرح سے پسند آئے۔ اور تُم میں ہر طرح کے نیک کام کا پھل لگے اور خُدا کی پہچان میں بڑھتے جاؤ۔ اور اُس کے جلال کی قدرت کے موافق ہر طرح کی قوت سے قوی ہوتے جاؤ تا کہ خوشی کے ساتھ ہر صورت سے صبر و تحمل کر سکو اور باپ کا شُکر کرتے رہو۔

دُعا

اَے خُداوند! تُو مر گیا تاکہ مَیں تیرے لئے زندہ رہُوں۔ تیرا فضل اِس لئے بنا کہ مجھے تیرے ساتھ اور تیری بادشاہت کے لئے کام کرنے میں مدد ملے۔ میری مدد کر کہ مَیں یہ یاد رکھوں۔ میری مدد کر کہ مَیں اِس طرح جیوں۔ مَیں جانتا ہُوں کہ تیرے لئے گزاری جانے والی زندگی ہی بہتر ممکنہ زندگی ہوتی ہے۔ لیکن مَیں اکثر سُست یا گمراہ یا خود غرض ہو جاتا ہُوں۔ مجھے معاف کر دے۔ بادشاہی پر مرکوز میرے پہلے اقدام مجھ پر ظاہر فرما دے۔ مجھے یہ اقدام اُٹھانے کا حوصلہ عطا فرما دے۔ پھِر مجھ پر اگلے اور اُن سے اگلے اقدام ظاہر کر دے۔ اور مجھے اُن کے لئے بھی حوصلہ عطا کر دے۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھِر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے جریدے میں مندرجہ ذیل سوالات میں سے کوئی نوٹ کر لیں۔ تاریخ لکھ لیں جن میں آپ اُن وعدوں کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۱۔ کیا مَیں یسوع کے لئے زندہ ہُوں یا اپنے لئے؟ کیسے؟

۲۔ مَیں اپنے ابدی اجر کا انتظار غیر فعال طور پر کر رہا ہُوں یا خُدا کی بادشاہی کے لئے سرگرمی سے کام کر رہا ہُوں؟ کیسے؟

۳۔ مَیں جو کچھ کرتا ہُوں اپنا وقت جیسے گزارتا ہُوں اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خُدا کی بادشاہی میری زندگی میں ایک محرک قوت ہے۔ کیسے؟

۴۔ اِس باب کے جواب میں خُدا کون سے مخصوص اقدام چاہتا ہے کہ مَیں اُٹھاؤں؟ (اُن کو اپنے روزنامچہ میں لکھ لیں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دے لیں)۔

۵۔ مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اُسے بانٹوں کروں (کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے درخواست کریں کہ آپ کو اِن وعدوں پر عمل کرنے اور اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کرنے کے قابل بنائے جن کے ساتھ آپ بصیرت بانٹنا چاہتے ہیں۔

۲
ہمارے پاس جینے کے لئے صرف ایک زندگی ہے

وقت ہمارے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے اور یہ مسلسل دُور ہو رہا ہے۔
چنانچہ ضرور ہے کہ ہم اپنے وقت کو اچھی طرح گزاریں۔

لہٰذا ضرور ہے کہ ہم اپنے وقت کو اچھی طرح صرف کریں۔ ہم کو اپنے دِن گننا سکھا ایسا کہ ہم دانا دل حاصل کریں۔

—زبور ۱۲:۹۰

اِس زندگی میں ہمیں وقت ہی گزارنا ہے۔ خُدا کی مشق کرنے (Theopraxy) کا تقاضا ہے کہ ہم اِس کو خُدا کے لئے گزاریں۔

صرف ایک زندگی، "یہ جلد گزر جائے گی۔
صرف وہی باقی رہے گا جو مسیح کے لئے کِیا گیا۔

—اقتباس ازاں "صرف ایک زندگی (ONLY ONE LIFE)" (از سی۔ ٹی۔ سٹیڈC.T. Studd)

یہ بیت لحم کے چرچ آف نیٹیوٹی (Church of Nativity) میں مقدس جیروم کے مجسمے کی تصویر ہے۔ جیروم لاطینی ولگاتا کا مترجم تھا، جس نے ۱۵۰۰ سال سے زیادہ عرصے تک سرکاری کیتھولک کتاب مقدس کے طور پر کام کِیا اور اِس کو تاریخ میں پوری بائبل کا سب سے اہم ترجمہ سمجھا جاتا ہے۔

چرچ آف نیٹیوٹی سرنگوں اور غاروں کے سلسلے کے اُوپر تعمیر کِیا گیا تھا، جہاں جیروم مقیم تھا اور اُس نے تیس سال سے زیادہ عرصہ تک ترجمہ پر کام کیا۔ جیروم کے مجسمے کے بائیں ٹخنے کے ساتھ ایک انسانی کھوپڑی جُڑی دِکھائی دیتی ہے۔ روایت کے مطابق، جیروم ایک کھوپڑی کو اپنی ٹانگ کے ساتھ باندھ کر رکھتا تھا تاکہ اُسے یاد دلاتی رہے کہ زندگی مختصر ہے۔ اُس کی زندگی کی آیت تھی زبور ۱۲:۹۰ "ہم کو اپنے دِن گننے سکھا ایسا کہ ہم دانا دِل حاصل کریں۔" اُس کی توجہ نے اُسے خُدا کے بادشاہی کے لئے دُنیا پر وسیع تر اثر ڈالنے کے قابل بنا دِیا تھا۔

ہمارے زمانے میں اُس طرح کی توجہ کو برقرار رکھنا شاید پہلے سے کہیں زیادہ مشکل ہے۔ نئی دہلی سے بیجنگ تک، لاگوس سے ساؤ پولو تک، لندن سے نیویارک تک، بڑھتی ہُوئی آبادی اور لوگوں کی زندگیوں میں نئی تکنیک نے مصروفیت اور غربت کے نئے احساس کو جنم دِیا—وقت کی غربت کو۔ جیسا کہ مَیں کہتا رہتا ہُوں کے شاگرد بناؤ اور آگے اُن کو بھی شاگرد بنانے کی تربیت دو اور مجھے بار بار وقت کی کمی کے متعلق اعتراضات سننے کو ملتے ہیں۔

کیوں؟ آج بھی ہر دِن میں ۲۴ گھنٹے ہیں۔ لمبی زندگی کی توقعات اور بہت سا وقت بچانے والی تکنیک کو چاہئے کہ کم کی بجائے زیادہ وقت گزارنے کا احساس پیدا کرے۔ کیا بدلا ہے؟

یسوع نے ایک توجہ کا مرکز زندگی کا نمونہ تشکیل دِیا۔ وہ اُس نے بار بار کہا کہ وہ ہی کرتا ہے جو باپ سے سُنا ہے وہی کرتا ہے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے (یوحنا ۱۹:۵؛ ۲۸:۸؛ ۴۹:۱۲-۵۰؛ ۱۰:۱۴)۔ اِس طرح جینے میں اُس نے یسعیاہ ۱۱ باب میں بیان کردہ پیشن گوئی کو پورا کیا جو شاخ کے راستی سے حکمرانے کرنے کے متعلق تھی۔ "اور اُس کی شادمانی خُداوند کے خَوف میں ہو گی اور وہ نہ اپنی آنکھوں کے دیکھنے کے مُطابِق اِنصاف کرے گا اور نہ اپنے کانوں کے سُننے کے مُوافِق فَیصلہ کرے گا" (یسعیاہ ۳:۱۱) اُس نے ظاہری حالات کی بجائے خُدا کی مرضی پر مبنی زندگی گزاری۔ ہم یہ سوچنے کی آزمائش میں پڑ سکتے ہیں کہ اِس قسم کی زندگی ہمارے لئے ناقابل رسائی نہیں ہے لیکن یسوع نے یوحنا ۱۳:۱۶-۱۴ میں فرمایا کہ روح القدس اپنے پیروکاروں کو اِسی طرح کے وجود کا تجربہ کرنے کے قابل بنائے گا۔

آئیے مزید قریب سے دیکھتے ہیں۔ یسوع نے کہا "مَیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ جس طرح باپ نے مجھے سکھایا اُسی طرح یہ باتیں کہتا ہُوں" (یوحنا ۲۸:۸ ب)۔ "کیونکہ مَیں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا اُسی نے مجھ کو حکم دِیا ہے کہ کیا کہُوں اور کیا کروں" (یوحنا ۴۹:۱۲)۔ یسوع نے اشارہ دِیا کہ نہ صرف وہ وہی کہتا اور کرتا ہے جو باپ نے اُسے بتایا ہے بلکہ اُس کے علاوہ کچھ اور نہیں کہتا۔ یوحنا ۴:۱۷ میں، یسوع نے یہ حیران کُن بیان دِیا: "جو کام تُو نے مُجھے کرنے کو دِیا تھا اُس کو تمام کر کے

مَیں نے زمین پر تیرا جلال ظاہِر کِیا۔" یسوع جانتا تھا کہ باپ اُس سے کیا کروانا چاہتا ہے اور وہ اُس پر عمل کرتا تھا — اُس کے علاوہ کچھ نہیں کرتا تھا۔

دیندار زندگی میں، خُداوند ہمیں جو کرنے کی ہدایت دے رہا ہے اُس کے علاوہ کچھ اور کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ جو کچھ ہم کرتے یا کہتے ہیں یا کرنے یا کہنے میں ناکام ہوتے ہیں وہ یا تو خُدا کی ہدایت کے مطابق ہے یا ہمارے لئے اُس کے نمونے سے باہر ہے۔ افسیوں ۲:۱۰ میں پولُس اُن نیک کاموں کی بات کرتا ہے جو خُدا نے تیار کئے ہیں ہم سب اُن میں چلیں۔ چونکہ ہمارے پاس محدود وقت، توانائی اور وسائل ہیں، ہم ہر لمحہ جو خُدا کے ہمارے واسطے مقرر کئے کاموں سے باہر گزارتے ہیں وہ اُس کام کے وقت میں سے وقت چرا رہا ہے جو وہ ہم سے کروانا چاہتا ہے۔

ہم بہت مصروف محسوس کرتے ہیں کیونکہ ہمارے پاس کام کرنے کے لئے کافی وقت نہیں "دونوں / اور" یعنی دونوں وہ ہے جو خُداوند نے ہمارے لئے منصوبہ بنایا ہے اور "اور" وہ ہے جو ہم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہمیں لگتا ہے کہ ہم بہت مصروف ہیں، تو اِس سے اشارہ ملتا ہے کہ اپنے آپ کو خُدا کے ارادہ تک محدود کرنے کی بجائے ہم خُداوند کی راہنمائی سے باہر کچھ کام اپنی مرضی سے بھی کرنا چاہتے ہیں۔ نتیجہ کے طور پر ہمارے پاس دونوں کام کرنے کے لئے کافی وقت نہیں ہے۔ اِسی طرح، اگر ہم وہ کہتے ہیں جو ہم کہنا چاہتے ہیں بجائے اِس کے اپنے آپ کو اُس تک محدود رکھیں جو خُداوند کہہ رہا ہے تو ہم اپنے آس پاس شور میں اضافہ کر لیتے ہیں لیکن اُن مقاصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں جو خُدا ہم سے چاہتا ہے۔

کچھ لوگوں کے لئے یہ خارجی سرگرمیاں بری چیزیں، گُناہ کی چیزیں ہیں۔ بعض کے لئے غیر جانبدار ہیں لیکن خُدا راہنمائی سے باہر۔ سکرین ٹائم ایک عام مثال ہے: ٹیلی ویژن، ویب سائٹس، فیس بُک یا کمپیوٹر گیمز۔ پھر بھی بعض لوگوں کے لئے، خارجی سرگرمیاں اچھی اور بڑی پریشانیاں ہیں، جیسے کہ کسی نیک مقصد کے لئے رضاکارنہ خدمت سرانجاچ دینا یا ورزش کرنا۔ یہ ایک پریشانی بن جاتی ہے، تاہم، اگر یہ ایسا کام ہے جو خُدا نے کرنے کو نہیں کہا بلکہ آپ نے خود منتخب کِیا ہے کیونکہ آپ یہ کرنا چاہتے ہیں۔

تو بس اِس مطلب یہ ہے کہ وہ کام کرنے کے لئے کافی وقت نہیں ہے جو خُدا نے ہمارے لئے منصوبہ بنا رکھا اور اُس کے لئے بھی نہیں جو ہم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ہم اپنی خواہش کے ساتھ اضافی طور پر خُداوند کی خواہش کا کام کرتے ہیں تو یقیناً کافی وقت، توانائی اور وسائل نہیں ہوں گے۔ یہ ذمہ داری کا معاملہ ہے۔ ہمیں ہر روز ملنے والے چوبیس گھنٹے پوری طرح استعمال میں لانے کے لئے روح کے ساتھ زیادہ ہم آہنگ ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی سرگرمیوں میں خُداوند کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے مسلسل اُس کے ارادوں اور خواہشات پر اور دوسروں کے ساتھ اپنے حالات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پولُس نے لکھا،

مَیں نے اُس تَوفِیق کے مُوافِق جو خُدا نے مُجھے بخشی دانا معمار کی طرح نیو رکھّی اور دُوسرا اُس پر عِمارت اُٹھاتا ہے۔ پس ہر ایک خبر دار رہے کہ وہ کَیسی عِمارت اُٹھاتا ہے۔ کیونکہ سِوا اُس نیو کے جو پڑی ہُوئی ہے اور وہ یِسُوع مسیح ہے کوئی شخص دُوسری نہیں رکھ سکتا۔ اور اگر کوئی اُس نیو پر سونا یا چاندی یا بیش قِیمت پتّھروں یا لکڑی یا گھاس یا بُھوسے کا ردا رکھّے۔ تو اُس کا کام ظاہِر ہو جائے گا کیونکہ جو دِن آگ کے ساتھ ظاہِر ہو گا وہ اُس کام کو بتا دے گا اور وہ آگ خُود ہر ایک کا کام آزما لے گی کہ کَیسا ہے۔ جِس کا کام اُس پر بنا ہُؤا باقی رہے گا وہ اَجر پائے گا۔ اور جِس کا کام جَل جائے گا وہ نُقصان اُٹھائے گا لیکن خُود بچ جائے گا مگر جَلتے جَلتے۔

—۱ کرنتھیوں ۳:۱۰-۱۵

ہم اپنا وقت کیسے خرچ کرتے ہیں اُس کے نتائج ابدی ہوں گے۔ ہمارے روزمرہ کے قول و فعل کے نمونے کام کا ایک ایسا مجموعہ تشکیل دیتے ہیں جس کا خدا قیامت کے دن جائزہ لے گا۔ اِس کا ہماری نجات پر اثر نہیں ہو گا، جو محفوظ ہے لیکن یہ ہمارے اجر کے درجہ کا تعین کرے گا۔ اِس لئے روح القدس کے ساتھ ہم آہنگ ہونا اِس زندگی اور ابدی زندگی دونوں کے لئے اہم ہے۔

اگرچہ ہم خُداوند کے کام کے لئے نہ بلائے جانے کی شرائط میں "چھٹی" نہیں کر سکتے، خالق نے ہمیں آرام اور تفریح کی ضرورت کے لئے بنایا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ ہمیں کس چیز کی ضرورت ہے اور بہتر جانتا ہے۔ وہ متواتر ہمیں اُن سرگرمیوں کے لئے یا سرگرمیوں کے بحران کے لئے ہدایات دیتا رہے گا۔ اُس نے ہمیں بنایا ہے تاکہ ہم اُس سے اور اُس کی مخلوق سے لطف اندوز ہوں۔ پرانے عہد نامہ کی شریعت میں بھی، خُدا نے سبتوں اور مختلف عیدوں کے ذریعے آرام اور جشن کے اوقات کو یقینی بنایا۔ ہمارا باپ پیار کرنے والا ہے۔ وہ ہمیں زندگی سے لطف اندوز ہوتے دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

پھر کیا ہوتا ہے اگر ہم اعتماد نہ رکھیں کہ ہم اپنے وقت کے استعمال کے متعلق خُداوند کی آواز نہیں سُن رہے؟ تب ہم اپنا بہترین فیصلہ استعمال کرتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ ہم اُس کی آواز سُننے کی صلاحیت کے لحاظ سے کہاں ہیں۔ جب تک ہم اُس کی پیروی کے لئے اُس کی آواز سُننے کے طالب رہیں گے، وہ ہماری بے یقینی کے لئے ہمیں قصوروار نہیں ٹھہرائے گا۔ ہم جس طرح اپنے وقت کو خرچ کرتے ہیں اُس کو اُس کی فکر ہے اِس کے متعلق سادہ سی واقفیت بلوغت میں ترقی کرنے میں ہمارے لئے فائدہ مند ہوتی ہے۔

دُعا

اَے آسمانی باپ! مجھے تیری مدد کی ضرورت ہے۔ مَیں تیرا / تیری ہُوں میرا سارا وقت تیرا ہے۔ تو بھی اکثر میں اِس کو اپنی مرضی سے کام کرنے میں خرچ کرتا ہُوں ح نہ کہ تیری راہنمائی کے مطابق۔ نتیجہ میں، مجھے پریشانی اور دلدل محسوس ہوتی ہے۔ مَیں اُلجھن میں ہُوں۔ میرے وقت میں میرے پاس اُس سے زیادہ مطالبات ہیں جتنے مَیں پورے کرسکتا ہُوں۔ لیکن وہ سارے مطالبات تیری طرف سے نہیں ہیں۔ مجھے سکھا کہ تیری راہنمائی کو پہچاننے کے لئے تیری آواز سُن سکوں۔ مجھے سکھا کہ مَیں اُن سرگرمیوں کو انکار کروں جو تیری طرف سے نہیں ہیں اور اُن کو ہاں کہوں جو تیری طرف سے ہیں۔ مجھے سکھا کہ مَیں اپنے مُنہ بند رکھوں سوائے اُس کے کہ جب تُو مجھے کچھ بولنے کو کہے۔ مجھے یسوع کی طرح کہنے کے لائق بنا، "مَیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا بلکہ جس طرح باپ نے مجھے سکھایا اُسی طرح یہ باتیں کہتا ہُوں"۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں اور پھِر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ آپ کو کیا سکھانا چاہتا ہے۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا کوئی سابقہ وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہو تو، جائزہ لی گئی تکمیل کی تاریخوں کو ترتیب دے لیں۔

۱۔ کیا مَیں اپنے وقت کو اچھی طرح استعمال کرتا ہُوں؟

الف۔ کیا مَیں اپنا وقت گُنہگار سرگرمیوں یا خیالات کے ساتھ گزار رہا ہُوں۔

ب۔ کیا مَیں غیر جانبدار چیزوں کے ساتھ وقت ضائع کر رہا ہُوں؟

ج۔ کیا مَیں اُن اچھے کاموں میں وقت گزار رہا ہُوں جو خُدا نے کرنے کا نہیں کہا؟

د۔ کیا خُدا مجھے وہ کام کرنے کے لئے بلا رہا ہے جو مَیں نہیں کر رہا؟

۲۔ اِس سلسلے میں مجھے کون سے بڑے پہلوؤں کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے؟ کیا مَیں اُس سے زیادہ بول رہا ہوں جتنا بولنا چاہئے یا کافی نہیں بول رہا؟
کیا مَیں اُس سے زیادہ کر رہا ہُوں جتنا کرنا چاہئے یا کافی نہیں کر رہا؟

۳۔ اِس باب کے جواب میں خُدا کون سے مخصوص اقدام چاہتا ہے کہ مَیں اُٹھاؤں؟ (اُن کو اپنے روزنامچہ میں لکھ لیں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دے لیں)۔

۴۔ مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اُسے بانٹوں کروں (کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے درخواست کریں کہ آپ کو اِن وعدوں پر عمل کرنے اور اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کرنے کے قابل بنائے جن کے ساتھ آپ بصیرت بانٹنا چاہتے ہیں۔

۳ خُدا کو جاننا ہمارا بنیادی حصول ہے

میری زندگی کا بنیادی حصول خُدا کو جاننا ہے - اُسے مکمل طور پر اور قریب سے جاننا۔

جِتنی چِیزیں میرے نفع کی تِھیں اُن ہی کو مَیں نے مسیح کی خاطِر نقصان سمجھ لِیا ہے۔ لیکن جِتنی چِیزیں میرے نفع کی تِھیں اُن ہی کو مَیں نے مسیح کی خاطِر نُقصان سمجھ لِیا ہے۔ بلکہ مَیں اپنے خُداوند مسیح یِسُوعؔ کی پہچان کی بڑی خُوبی کے سبب سے سب چِیزوں کو نُقصان سمجھتا ہُوں۔ جِس کی خاطِر مَیں نے سب چِیزوں کا نُقصان اُٹھایا اور اُن کو کُوڑا سمجھتا ہُوں تا کہ مسیح کو حاصِل کرُوں۔ اور اُس میں پایا جاؤں۔ نہ اپنی اُس راست بازی کے ساتھ جو شریعت کی طرف سے ہے بلکہ اُس راست بازی کے ساتھ جو مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے ہے اور خُدا کی طرف سے ایمان پر مِلتی ہے۔ اور مَیں اُس کو اور اُس کے جی اُٹھنے کی قُدرت کو اور اُس کے ساتھ دُکھوں میں شریک ہونے کو معلُوم کرُوں اور اُس کی مَوت سے مُشابہت پَیدا کرُوں۔ تا کہ کِسی طرح مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے دَرجہ تک پہنچُوں۔

—فلپیوں ۳:۷-۱۱

فلپیوں ۳ میں، پولُس واضح کرتا ہے کہ اُس کی زندگی ایک چیز پر مرکوز ہے۔ اُس نے یسوع کو جاننے اور اس میں "پایا جانے" کے لئے جدوجہد کی، قربانیاں دِیں اور دُکھ اُٹھائے۔ سب سے پہلے پولُس اپنے بے عیب نسب نامے اور محنت سے حاصل کردہ مذہبی کارناموں کا ذکر کرتا ہے (۳:۴-۶)؛ پِھر وہ اُنہیں مسیح کو جاننے کی قیمت کے مقابلہ میں "کُوڑا" سمجھ کر مسترد کرتا ہے (لفظی طور پر اخراج)۔(۱:۳-۶) ہماری خوشی،

ہمارا فخر اور ہماری تعلیم، ہماری صلاحیتوں، کامیابیوں یا میراث سے نہیں ہونی چاہئے۔ مسیح کو جاننا اور اُس میں پایا جانا، ایک چیز ہے، واحد چیز جو مرنے یا جینے کے قابل ہے۔ مسیح راستبازی اور ہمیشہ کی زندگی کا سرچشمہ ہے۔ پولُس لکھتا ہے کہ اُن برکتوں کا راستہ اُس میں پائے جانے اور اُس کے ساتھ مکمل طور پر پہچانے جانے میں پایا جاتا ہے (۳:۷-۱۱)۔ پولُس تسلیم کرتا ہے کہ ابھی وہ اپنی منزل تک نہیں پہنچا؛ لیکن ایک چیز تھی جس نے اُس کی ہر سوچ اور ہر سانس پر قبضہ کر رکھا تھا۔

یسوع کی پیروی کرنے والے تمام لوگوں کو ایسا سوچنا چاہئے۔ پولُس اُن لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جو "کامل" یا "بالغ ہیں، "کہ ایسا مزاج" رکھیں۔ (۳:۱۵) "اَے بھائیو! تُم سب مِل کر میری مانِند بنو" (۳:۱۷) ۔ پولُس اُس مقصد کے لئے جانفشانی کرتا ہے اور ہم سب کو مسیح کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے کی دعوت دیتا ہے۔ خُدا ہمیں بیٹھ کر آرام کرنے کے لئے نجات نہیں دیتا بلکہ اُس کی طرف اور اُس کے ساتھ محنت کرنے کے لئے بچاتا ہے۔

وہ اپنے چال چلن سے مسیح کی صلِیب کے دُشمن ہیں۔ اُن کا انجام ہلاکت ہے۔ اُن کا خُدا پیٹ ہے۔ وہ اپنی شرم کی باتوں پر فخر کرتے ہیں اور دُنیا کی چیزوں کے خیال میں رہتے ہیں۔ وہ دنیا کے شہری ہیں خُدا کی بادشاہت کے نہیں۔ آخر کار، اُن کا انجام ہلاکت ہے اور ہم ایک مُنّجی یعنی خُداوند یِسُوعؔ مسیح کے وہاں سے آنے کے اِنتظار میں ہیں۔ تاثِیر کے مُوافِق جِس سے سب چِیزیں اپنے تابِع کر سکتا ہے ہماری پَست حالی کے بدن کی شکل بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صُورت پر بنائے گا۔ (۳:۱۸-۲۱)

پولُس درمیانی زمین پیش نہیں کرتا۔ ہم خُدا کے لئے رہیں گے یا کسی اور چیز کے لئے۔ تو بھی آج کلیسیاء میں، بہت سے لوگ غیر موجود درمیانی زمین کو آباد کرنے کی کوشش میں ہیں۔ یہ بڑی پریشان کُن بات ہے۔ لودیکیہ کی کلیسیا کی طرح ہمیں سرگرم ہونے اور توبہ کرنے کی ضرورت ہے (مکاشفہ ۳:۱۴-۱۹)۔ ہمیں یسوع کی آواز کو سُننے اور اُس کے ساتھ دوبارہ گہری رفاقت رکھنے کی ضرورت ہے (مکاشفہ ۳:۲۰)۔

زندگی کا بنیادی مقصد خُدا کو جاننا اور اُس علم کا جواب دینا ہے۔ اگر ہم اُسے قریب سے جان جاتے ہیں، اگر ہم سمجھتے ہیں کہ وہ کون ہے، اور اگر ہم خُود کو اُس کی مرضی، طریقوں، مقاصد، کردار، فطرت، خواہشات اور خیالات کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہیں تو پھر ہماری مرضی، ہمارے طریقے، ہمارا کردار، ہماری فطرت، ہماری خواہشات اور ہماری سوچیں اُس کی سوچوں جیسی ہو جائیں گی۔ ہم زیادہ سے زیادہ اُس جیسے ہو جائیں گے۔ جس حد تک ہم اُسے جانیں گے اُسی قدر اُس کے ہم شکل بنتے جائیں گے۔

اِس عمل کو ہم یہاں زمین پر ہمیشہ کی رفاقت اور عبادت کی تیاری کے جُزو کے طور پر شروع کرتے ہیں۔ جس درجہ تک ہم خُداوند کو جانتے ہیں اُسی درجہ تک وہ ہمیں اپنی شکل پر بنا سکتا ہے۔ یہ اُس وقت تک پوری طرح نہیں ہو گا جب تک ہم ابدیت میں داخل نہ ہوں اور اُس کی حضوری میں بیدار نہ ہوں۔ (۱-یوحنا ۳:۲-۳)، لیکن ہمیں اب اِس تبدیلی کا تجربہ شروع کر دینا چاہئے (رومیوں ۱۲:۳)۔

ہم جب زمین پر ہیں تو خُداوند کا منصوبہ ہمیں استعمال کرنے کا ہے تاکہ ہم اُس کی بابت دوسروں کو بتائیں۔ اُس کو جاننا (فلپیوں ۳:۸) اور دوسروں کو اُس سے واقف کرنا (اعمال ۲۰:۲۴) ایک شاگرد کی زندگی ہے۔ یہ دونوں باہم پیوست ہیں۔ جتنا ہم اُس کو جانتے ہیں اُسی قدر دوسروں کو اُس سے واقف کرائیں گے۔ جس قدر ہم واضح طور پر اُس کی آواز سُنیں گے اُسی قدر واضح طور پر اُس کی باتیں بتا سکیں گے۔

اپنے طور پر ہم خُداوند کو ممکنہ طور پر نہیں جان سکتے۔ ہم صرف اُس کی مہربانی سے اُس کی معلومات حاصل کر سکتے ہیں (متی ۱۱:۲۷)۔ لیکن وہ خود کو ظاہر کرنے کا مشتاق ہے۔ وہ مسلسل بات چیت کر رہا ہے۔ وہ بڑی اُونچی آواز میں بات کرتا ہے: فطرت کے ذریعے، تخلیق کے ذریعے، سلطنتوں کے عروج و زوال کے ذریعے، انسانی تاریخ کے انکشافات کے ذریعے۔ وہ خاموشی اور قربت کے ذریعے بھی بات چیت کرتا ہے: خاموش تاثرات، خیالات اور خوابوں کے ذریعے، کسی دوست کے چھوٹے اشاروں یا چہرے کے تاثرات کے ذریعے۔ وہ کلام مقدس، دُعا، ہم ایمان لوگوں کی باتوں اور خوابوں کے ذریعے، غم یا درد کے ذریعے کلام کرتا ہے۔

یسوع باپ کا آخری زمانے کا کلام اور مکمل ظہور ہے (کلسیوں ۱:۱۵-۲۰)۔ اُس کو یوحنا ۱:۱؛ اور یوحنا ۱:۱۴ میں کلام کہا گیا ہے۔ عبرانیوں کا مصنف ہمیں بتاتا ہے کہ خُداوند ہم سے طرح بہ طرح کلام کرتا ہے، جن میں سب سے عظیم طریقہ مسیح کی معرفت ہے (عبرانیوں ۱:۱-۴)۔

یقیناً ہم خُدا کو صرف جزوی طور پر ہی جان سکتے ہیں۔ وہ لامحدود ہے، ہم محدود ہیں۔ نتیجہ میں، ہم سب کے پاس ایک ذہنی خانہ ہوتا ہے جو خُدا کے بارے ہمارے تصور کو محدود کرتا ہے۔ چیلنج اُس خانہ کو بڑا کرنے کا ہے – اپنے لامحدود خُدا کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے۔

خانہ کا اُوپر کا حصہ خُدا کی بڑے بڑے کام کرنے کی صلاحیت کے بارے ہمارے نظریئے کو بیان کرتا ہے۔ اُسے اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ یہ یائر کے ساتھ ہُوا تھا (مرقس ۵:۲۲-۲۴، ۳۵-۴۳؛ لوقا ۸:۴۱-۴۲، ۴۹-۵۶) جب اُس کی بیٹی مر گئی تھی۔ یسوع نے اُس سے کہا ڈرمت اور اُسے زندہ کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ اُس دِن یائر کے خانہ کا اُوپر والا حصہ اُٹھ گیا تھا۔

خانہ کی اطراف خُدا کی فکر کی وسعت کے بارے میں ہمارے تصور کو بیان کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے خانہ کی اطراف کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ پطرس کے ساتھ یہ ہُوا تھا اعمال ۱۰ باب میں جب ایک رویا کے ذریعے اور پھِر کرنیلیس کے ساتھ ملاقات کے ذریعے اُس نے سیکھا کہ انجیل غیر قوموں کے لئے بھی ہے۔

خانے کا پیندہ ہماری سمجھ کو ظاہر کرتا ہے کہ خُدا چھوٹی چھوٹی چیزوں کی بھی فکر کرتا ہے۔ ہمیں اپنے خانے کے پیندے کو گہرا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا خُدا جانتا ہے کہ ایک شخص کے سر پر کتنے بال ہیں (متی ۱۰:۳۰)۔ ساری مخلوقات میں کوئی چیز خواہ کتنی بھی چھوٹی ہے خُدا کی فکر اور اختیار سے باہر نہیں ہے۔ کیا آپ کی زندگی میں کوئی ایسے علاقے ہیں جو آپ سمجھتے ہیں کہ خُدا کی فکر سے باہر ہیں؟

خُدا کو جاننے کے لئے، اُس کے کلام کا علم نہایت ضروری ہے لیکن کافی نہیں ہے۔ یہ بھی اہم ہے کہ ہم اُس کے کلام کو کیسے جواب دیتے ہیں۔ شیطان کلام مقدس کو کسی بھی انسان سے زیادہ جانتا ہے لیکن وہ شکر گزار تابعداری کے بجائے تکبر اور بغاوت کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ نتیجتاً وہ اپنے خالق سے بیگانہ رہتا ہے۔ ایمان رکھنا کافی نہیں۔ شیاطین بھی ایمان رکھتے اور تھرتھراتے ہیں (یعقوب ۲:۱۹)۔ علم غرور پیدا کرتا ہے لیکن محبت ترقی کا باعث ہے (۱-کرنتھیوں ۸:۱ این ایس آر وی)۔ اِس سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم جو کچھ سیکھتے ہیں اُس کا عاجزی کے ساتھ جواب دینے کی عادت اپنائیں۔

بائبل کے نقطہ نظر سے خُدا کی آواز کو سُننا اور اُس کی فرمانبرداری کرنا لازم وملزوم ہیں۔ دراصل، یونانی لفظ فعل "فرمانبرادری کرنا" فعل "سُننا" ہی کی ایک گہری شکل ہے۔ اِس لئے خُدا کی آواز سُننا اور فرمانبرداری کے ساتھ جواب دینا مسیح کے پیروکاروں کے لئے اختیاری نہیں، یہ لازمی ہیں۔ یسوع نے فرمایا کہ اُس کے پیروکار اُس کی آواز سُنیں گے اور اُس کے پیچھے چلیں گے (یوحنا ۱۰:۲۷)۔ اِس کے برعکس اُس نے یہودیوں کی ایک جماعت سے کہا کہ وہ خُدا کی آواز کو نہیں سنتے کیونکہ وہ خُدا کے نہیں (یوحنا ۸:۴۷) اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اب تُم نوکر نہیں بلکہ دوست ہو جن پر اُس نے بھروسا کِیا ہے (یوحنا ۱۵:۱۵)۔ پولُس کہتا ہے کہ اِس لِئے کہ جِتنے خُدا کے رُوح کی ہدایت سے چلتے ہیں وُہی خُدا کے بیٹے ہیں (رومیوں ۸:۱۴)۔ پطرس کا کہنا ہے کہ ایمانداروں کو روح کے پاک کرنے والے کام کے ذریعے چُنا جاتا ہے تاکہ یسوع مسیح کی فرمانبرداری کریں (۱پطرس ۱:۱-۲)۔ (۱یوحنا ۲:۳-۶) یوحنا کہتا ہے کہ مسیح کی فرمانبرداری اِس بات کا ثبوت ہے کہ ہم واقعی اُس کے ہیں۔

خُدا دونوں طریقوں سے بات کرتا ہے یعنی اپنے کلام (بائبل) کے ذریعے اور براہ راست روح القدس کی معرفت۔ کلام مقدس میں، خصوصاً خطوں میں، کئی بار کلام اور رُوح ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتے ہیں (مثلاً کلسیوں ۳:۱۶؛ افسیوں ۵:۱۸ب-۱۹ بمقابلہ) یہ متضاد نہیں بلکہ مترادف ہیں

(یوحنا ۳:۳۴؛ افسیوں ۱۷:۶)۔ تو بھی کلیسیاء کے بڑے حصے ایک یا دوسرے پر زور دیتے ہیں: یا تو خُدا کو اُس کے کلام کے ذریعے جاننا (یعنی بائبل کے ذریعے) یا براہ راست روح القدس کے ذریعے۔

بے شک، اپنے آپ کو خُدا کے کلام سے سیر کرنا بہت اہم ہے۔ کتاب مقدس کے بغیر ہم داخلی کیفیت کے سمندر میں بہہ جائیں۔ بائبل ایک حیرت انگیز تحفہ ہے جو ہمیں سکھاتی ہے کہ خُدا کون ہے اور کیسے کام کرتا ہے۔ اگر ہم بائبل کے ذریعے خُدا کو ترجیح دینے میں ناکام ہو جاتے ہیں تو ہم واقعی کم نظر ہیں۔

تاہم، چونکہ خُداوند ہم سب کے لئے مخصوص ارادے رکھتا ہے (افسیوں ۱۰:۲)، ہمیں اپنے لئے اُس کی خصوصی خواہشات کو جاننے کے لئے لمحہ بہ لمحہ روح القدس کی راہنمائی کی بھی ضرورت ہے۔ بائبل میں اصول اور مثالیں اِس قسم کی راہنمائی فراہم کرنے کے لئے نہیں بنائی گئیں۔ کلام مقدس روح کی آواز کو پہچاننے کی پہلی کسوٹی فراہم کرتا ہے لیکن یہ ہمارے ساتھ خُدا کی گفتگو کے اختتام کی بجائے آغاز کے طور پر کام کرتا ہے۔

مثال کے طور پر لوقا ۴:۲۳-۲۷ میں یسوع نے یہ کہتے ہُوئے صارپت کی بیوہ کے لئے ایلیاہ کی خدمت اور نعمان کوڑھی کے لئے الیشع کی خدمت کا حوالہ پیش کِیا، کہ اُن انبیاء کو خُدا کی طرف سے اُن خاص افراد کی طرف راہنمائی ملی تھی دوسروں کی طرف نہیں جو نظر اور پہنچ سے دُور تھے۔ یسوع نے فرمایا کہ یہی بات اُس کے اپنے بارے میں بھی سچ ہے۔ وہ کیسے جانتا تھا کہ کس کو شفا دینی ہے؟ وہ باپ سے سُنتا تھا۔

روح القدس مختلف لوگوں سے مختلف طریقوں سے بات کرتا ہے اور مختلف اوقات میں ایک ہی شخص سے مختلف طریقوں سے بات کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، کبھی کبھی مَیں ایک مضبوط احساس کے ساتھ جاگتا ہُوں کہ خُداوند مجھ سے اُس خواب کے ذریعے بات کر رہا ہے جو مَیں نے ابھی دیکھا ہے۔ چند مواقع پر مَیں نے خوابوں کی بنیاد پر فیصلے کئے جو بڑے پیمانے پر زندگی بدلنے والے تھے۔ تاہم، یہ اُس کا ایک چھوٹا سا حصہ ہوتا ہے جو مَیں خُداوند کی طرف سے سنتا ہُوں۔ زیادہ تر مَیں کلام مقدس کے ذریعے خُدا کی آواز سنتا ہُوں (اکثر میں خاص اطلاق کے بارے میں اپنے خیالات کے ذریعے کلام کرنے والی روح کے ساتھ) یا کلام مقدس کے نمونوں پر عمل کرتا ہُوں جو اُس کی بازگشت ہوتے ہیں جو مَیں خُدا کو اپنے آس پاس کرتے دیکھتا ہُوں۔ یا مجھے کسی گیت یا کسی مقدس کے الفاظ چھُو لیتے ہیں، یا دنیا میں کوئی بھی قابل مشاہدہ چیز مجھے چھُو لیتی ہے جس کو روح میرے لئے نمایاں کرتی ہے۔

کیونکہ روح القدس ہم میں بسا ہُوا ہے، اکثر اُس کی آواز کو ہمارے خیالات سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ شناخت سیکھنا بہت ضروری ہے کہ کن خیالات کے ذریعے وہ ہم سے بات کر رہا ہے۔ اُمید ہے، وقت کے ساتھ ساتھ

ہم اپنے خیالات کے بڑھتے ہُوئے حصے میں خُدا کو بولتے محسوس نہیں کریں گے جب تک کہ ہماری زندگی خُداوند کے ساتھ ایک نہ ختم ہونے والی گفتگو نہ بن جائے۔ ہم اِس میدان میں جتنی ترقی کریں گے اُتنا ہی اپنی زندگیوں کے لئے خُدا کے نمونے سے ہم آہنگ ہوتے جائیں گے۔ اگر خُدا کو ہمارے سر کے بالوں کی تعداد کی فکر ہے (متی ۱۰:۳۰؛ لوقا ۱۲:۷)، تو پھِر میرے روزمرہ چھوٹے چھوٹے فیصلوں کے بارے میں بھی وہ رائے رکھتا ہے۔

کلامِ مقدس کے ساتھ مطابقت کے علاوہ، ایک سب سے اہم امتحان جو مَیں اپنے خیالات کے ماخذ کی جانچ کے لئے استعمال کرتا ہُوں یہ ہے کہ وہ روح کے پھل کی خصوصیت ہے یا جسم کے پھل کی (گلتیوں ۵:۱۹-۲۳)۔ اگر اُن میں نفرت، خود غرضی، شہوت پرستی یا دوسرے جسم کے کام شامل ہیں تو مَیں یقین سے کہہ سکتا ہُوں کہ وہ خیالات خُدا کی طرف سے نہیں ہیں۔ اِسی طرح میرے خیالات کا لہجہ بھی مجھے بہت کچھ بتاتا ہے۔ مثال کے طور پر روح القدس الزام لگاتا ہے جب کہ دُشمن مذمت کرتا ہے۔

خُدا کی آواز کو سُننے کی صلاحیت میں ترقی کا بہترین طریقہ ہے کہ ہم جو کچھ اُسے کہتے ہُوئے سنتے ہیں اُس پر عمل کریں۔ وہ ہماری حدود اور ہماری کمزوریوں کو جانتا ہے۔ اگر ہم اُس کی آواز پر یقین نہیں رکھتے تو وہ ہم سے کوئی بڑی بات نہیں کہے گا۔ وہ تحمل کرتا ہے۔ تاہم، اگر وہ کرنے میں ناکام ہے جو وہ کہتا ہے تو ہم اُس کی آواز سُننے اور اُس کی پیروی کی اپنی صلاحیت میں مگن رہیں گے۔ دوسری جانب، جو کچھ اُس سے سُنتے ہیں اُس پر عمل کریں تو وہ آئندہ ہم سے زیادہ واضح طور پر کلام کرے گا اور ہمیں زیادہ باتیں بتانا شروع کرے گا۔ یہ خُداوند کے ساتھ قربت کا راستہ ہے۔ خُدا کی آواز کے بارے میں حساس ہونا ایک سفر ہے جسے ہم مکمل نہیں کریں گے جب تک اُس کے رُوبرُو نہ ہوں۔ تب تک ہم "راستے میں" یا "عمل میں" ہیں۔

ہمارے چاروں طرف، خُدا اپنی پہچان کرانے اور خُود کو جلال دینے کے لئے مسلسل عمل اور کام کر رہا ہے۔ اِس لئے ہم اُس کو جاننے اور مکمل طور پر سمجھنے کے مواقع سے مسلسل گھرے رہتے ہیں۔ ہم اپنے اردگرد اور دنیا میں خُدا کی سرگرمی کو کس حد تک سمجھتے ہیں؟ ہم اُس کے متعلق کیا سیکھ رہے ہیں؟ ہم جو سیکھتے ہیں وہ ہمارے کام، ہماری سوچ، ہماری باتوں اور جو کچھ ہم بن رہے ہیں اُس کیسے اثر ڈال رہا ہے؟

اگر ہم خُدا کو جاننا اور اُس کی فرمانبرداری کرنا چاہتے ہیں تو ہم اُس کے شاگرد، اُس کے پیروکار ہیں۔ لیکن جس کو ہم دیکھ نہیں سکتے یا آواز نہیں سُن سکتے ممکنہ طور پر اُس کی پیروی کیسے کر سکتے ہیں؟ خوشی کی بات ہے کہ خُدا ہمارے چاروں طرف کائنات سے لے کر سب سے چھوٹے ذرے تک ہر سطح پر مسلسل کام کر رہا ہے۔ وہ مسلسل کلام کر رہا ہے۔ ہمیں صرف سُننے والے کانوں کی ضرورت ہے۔

جس حد تک ہم اُس کے تاثرات کو سمجھ سکتے ہیں اُسی حد تک بامعنی جواب دے سکتے ہیں۔ ایسا کرنے میں ہماری وفاداری ایک شاگرد کی زندگی ہے۔ یہ عملی طور پر ایمان سے معمور زندگی ہے۔ یہ اُن چیزوں پر مبنی زندگی نہیں جن کو ہماری آنکھیں دیکھ سکتی ہیں بلکہ ان دیکھی ابدی حقیقتوں کو ظاہر کرنے والی ابدی چیزوں پر مبنی ہے۔

دُعا

اَے آسمانی باپ! تُونے اپنی روح کو ہمارے دلوں میں ڈالا ہے، جو تجھے "ابا" یعنی "اَے باپ" کہہ کر پکارتی ہے۔ تو بھی تیرے لئے ترستی ہُوئی روحوں کے ذریعے ہم اپنے آس پاس کی چیزوں سے دُور رہتے ہیں۔ مجھے یہ اقرار کرتے ہُوئے شرم آتی ہے کہ مَیں اپنا بہت سا وقت، توانائی اور کوشش تیرے علاوہ دوسری چیزوں میں صرف کرتا ہُوں۔ مجھے معاف کر دے۔ مجھے بدل دے۔ رحم کر کے مجھے بدل دے تاکہ جو کچھ میرے پاس ہے اُس کے ساتھ پوری طرح تیرا طالب ہو جاؤں۔ میری زندگی سے وہ تمام چیزیں نکال دے جو مجھے تجھ سے دُور رکھتی ہیں، اگرچہ مَیں اُن کے ساتھ مضبوطی سے جُڑا ہُوا ہُوں اور اُن سے گہرا پیار کرتا ہُوں۔ مجھے گہرے طور پر معلوم ہے کہ وہ سب صرف تیرے پاس ہے جس کی مجھے ضرورت ہے۔ مجھے سکھا کہ تیری آواز کو پہچانُوں اور فرمانبرداری کروں۔ اور جب مَیں فرمانبرداری کروں تو مجھے سکھا کہ تجھے جان سکُوں اور تیری آواز کو واضح طور پر سُن سکوں۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھِر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا ماضی کے کوئی وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہے تو، نظر ثانی شُدہ تکمیل کی تاریخوں کو دوبارہ سے مقرر کریں۔

۱. کیا میری زندگی میں یسوع کو جاننا سب سے اہم چیز ہے؟

۲. مَیں اپنی روزمرہ زندگی میں خُدا کی آواز کو کس قدر واضح طور پر سنتا اور پہچانتا ہُوں؟

۳. مَیں اُس کی آواز کو زیادہ وفاداری کے ساتھ کیسے سُن سکتا ہُوں؟

۴. اِس باب کے جواب میں خُدا مجھ سے کون سے خاص اعمال کروانا چاہتا ہے؟ (اُن کو اپنے روزنامچہ میں درج کریں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دے دیں)۔

۵. مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اُس کا اشتراک کروں؟ (کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اُن وعدوں پر عمل کرنے کے قابل بنائے اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کریں جن کے ساتھ آپ بصیرت کا اشتراک کرنا چاہتے ہیں۔

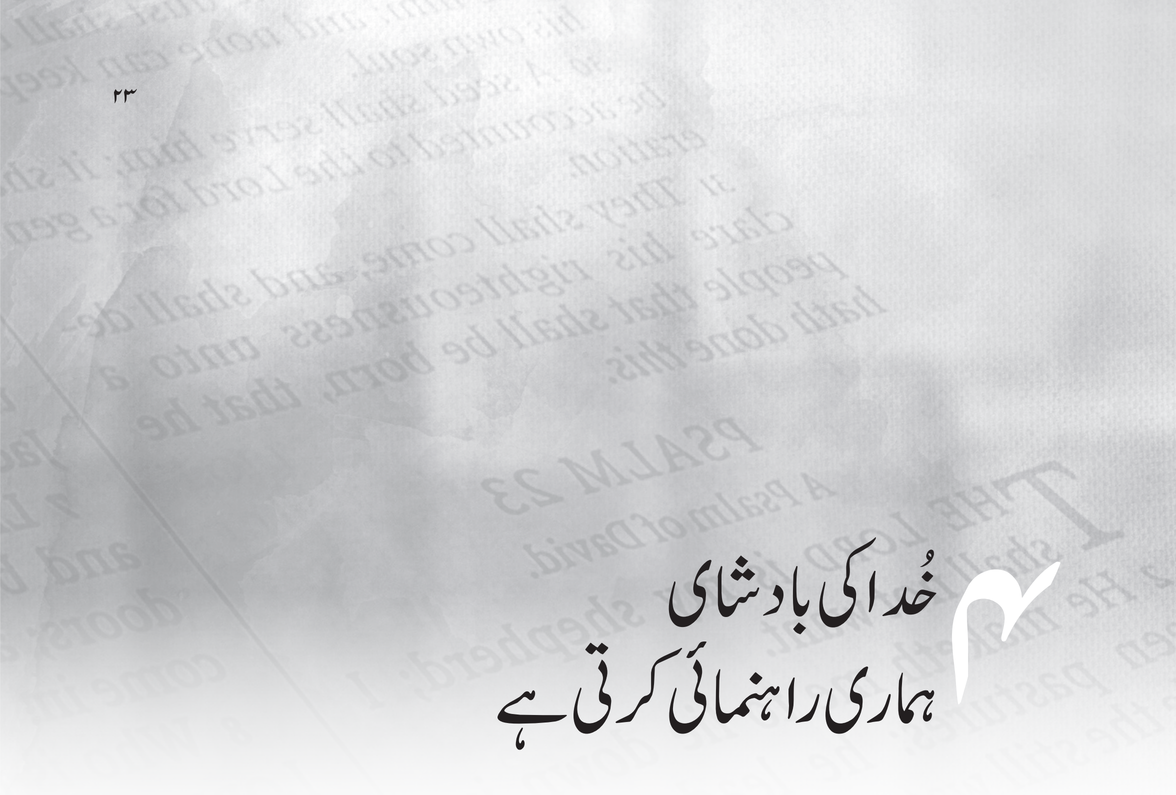

۴ خُدا کی بادشاہی ہماری راہنمائی کرتی ہے

خُدا کی بادشاہی اِس عارضی دنیا میں رہنے کے
لئے رہنمائی کرنے والی ہے۔

اِس لئے ہم ہمّت نہیں ہارتے بلکہ گو ہماری ظاہِری اِنسانیّت زائل ہوتی جاتی ہے پھر بھی ہماری باطِنی اِنسانیّت روز بروز نئی ہوتی جاتی ہے۔ کیونکہ ہماری دَم بَھر کی ہلکی سی مُصِیبت ہمارے لِئے از حد بھاری اور ابدی جلال پَیدا کرتی جاتی ہے۔ جِس حال میں کہ ہم دیکھی ہُوئی چِیزوں پر نہیں بلکہ اندیکھی چِیزوں پر نظر کرتے ہیں کیونکہ دیکھی ہُوئی چِیزیں چند روزہ ہیں مگر اندیکھی چِیزیں ابدی ہیں۔

۲-کرنتھیوں ۴:۱۶-۱۸

خُدا کی بادشاہی کئی طرح سے مختلف ہے۔ خُدا کی بادشاہی میں:

بڑے ہونے کا طریقہ ہے خدمت کرنا (متی ۲۰:۲۵-۲۸)۔

طاقتور ہونے کا طریقہ ہے کہ کمزور بنا جائے (۲-کرنتھیوں ۱۲:۹-۱۰)۔

امیر ہونے کا طریقہ ہے کہ سب کچھ دے دِیا جائے (مرقس ۱۰:۲۱)۔

عقل مند ہونے کا طریقہ ہے کہ بے وقوف بن جائیں (۱-کرنتھیوں ۱:۱۸-۲۵)۔

خوش ہونے کا طریقہ ہے کہ روئیں (لوقا ۶:۲۰-۲۶)۔

اول ہونے کا طریقہ ہے کہ آخر ہو جائیں (مرقس ۹:۳۵)۔
جیتنے کا طریقہ ہے کہ ہار جائیں (لوقا ۹:۲۵)۔
جینے کا طریقہ ہے مر جائے (متی ۱۰:۳۸-۳۹)۔

ہمیں بچانے کا خُدا کا منصوبہ مختلف ہے۔ ہر چیز کے لامحدود خالق نے اپنی پہچان کرانے کے لئے انسانی جسم لِیا اور ایک غریب گھرانے میں ایک بے سہارا بچے کے طور پر پیدا ہُوا۔ یسوع نے غیر معروف حال میں پرورش پائی، تِین سال مسافر اُستاد کی حیثیت سے گزارے اور پھر اُس پر وحشیانہ تشدد کر کے قتل کر دِیا گیا۔ لیکن اُس کی موت تاریخ کا محور بن گئی۔ یسوع نے مر کر موت پر فتح پائی، اپنی ابدی بادشاہت کی یقین دہانی کرائی اور ہمیں ہمیشہ کے لئے نجات دی۔ یہ ایک غیر متوقع کہانی ہے۔

دیندار زندگی گزارنے کے لئے ہمیں مختلف سوچ سیکھنا چاہیے۔ ہمیں اپنی زندگی کی بنیاد اَن دیکھی روحانی حقیقت پر رکھنا سیکھنا چاہیے۔ بارہ جاسوس گنتی ۱۳ باب میں ایک مثال ہیں۔ دس جاسوسوں نے اُن حقائق کی خبر دی جو اُنہوں نے دیکھے اور منطقی نتیجہ اخذ کِیا۔ "ہم اِس لائق نہیں ہیں کہ اُن لوگوں پر حملہ کریں کیونکہ وہ ہم سے زِیادہ زورآور ہیں" (گنتی ۱۳:۳۱)۔ لیکن دو جاسوس یشوع اور قالب نے مختلف نتیجہ پیش کِیا: "ہمارے ساتھ خُداوند ہے۔ سو اُن کا خَوف نہ کرو۔" (گنتی ۱۴:۹) اُنہوں نے بھی وہی حقائق — وہی دیوہیکل آدمی اور بڑی فصیلوں والے شہر دیکھے تھے۔ لیکن اُنہوں نے اُن حقائق کو اندیکھی روحانی حقیقت کی عینک سے دیکھا۔ "خُداوند ہمارے ساتھ ہے"۔ دس جاسوسوں کے چیزوں کو خُدا کی نظر سے دیکھنے میں ناکامی کے باعث اسرائیل کی پوری قوم چالیس سال بیابان میں بھٹکتی رہی جب تک وہ پوری نسل مر نہ گئی۔

۲ سلاطین ۶ باب میں جب آرام کے بادشاہ نے اپنی فوج الیشع کو مارنے کے لئے بھیجی تو الیشع کا خادم پریشان ہو گیا۔ الیشع نے دُعا کی اُس کے خادم کی آنکھیں کھل جائیں، اور اُس نے دیکھا کہ خُداوند کی آتشی رتھوں پر سوار فوج نے اُس کو گھیر کر اپنی پناہ میں لے رکھا تھا۔ کیونکہ الیشع اندیکھی فوج سے باخبر تھا، وہ پوری طرح وہ پوری طرح نظر آنے والے دشمن کے متعلق بے پرواہ تھا۔ یہ رویہ اُس کی جرات مندانہ دُعا کا سبب بنا اور وہ اندھے ہو گئے اور یہ اُن کو اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے۔ اِس کے بعد اُس نے بادشاہ کو ہدایت دی کہ دشمن کے جنگجوؤں کے ساتھ عزت سے پیش آیا جائے اور اُن کو سلامتی سے واپس بھیجا جائے۔ اِس رویہ کی وجہ سے ایک طویل مدت تک جنگ ٹلی رہی۔

متی ۱۴:۲۸-۳۳ میں، ہمیں ایک اور مثال ملتی ہے۔ وہاں پطرس، تھوڑا سا پانی پر چلتا ہے۔ وہ یسوع کو پانی پر چلتے دیکھتا ہے۔ یسوع کی دعوت پر پطرس کشتی سے باہر آیا اور یسوع کی جانب پانی پر چلنے لگا۔ لیکن ہوا کو دیکھ کر، وہ ڈر گیا اور ڈُوبنے لگا۔ یسوعؔ نے فوراً ہاتھ بڑھا کر اُسے پکڑ لِیا اور اُس سے کہا اَے "کم اِعتقاد تو

نے کیوں شک کِیا؟" اِس کے بارے میں سوچیں۔ یسُوع اُس کو شک پر ملامت کرتا ہے، وہ یسوع کی مدد کے ساتھ پانی پر چل سکتا تھا۔ یسوع چاہتا تھا کہ پطرس جان لے کہ اُس کی اَن دیکھی قدرت نظر آنے والی ہوا، لہروں اور کشش ثقل کی طاقت سے زیادہ بڑی ہے۔ اور یسوع چاہتا تھا کہ پطرس اُس علم پر اعتماد کے ساتھ عمل کرے۔ یہ ایک متبادل حقیقت پر مبنی عمل ہے۔ خُدا کی بادشاہی پر مبنی زندگی کے لئے زمینی حقائق کی بجائے آسمانی قابلیت کی ضرورت ہے۔

دیندار ہونے میں چیلنج یہ ہے کہ اپنی آنکھیں یسوع پر اور خُدا کی بادشاہی کے ابدی حقائق اور اُس کے مطابق جینے پر رکھی جائیں (عبرانیوں ۱۲:۱-۱۱؛۲-کرنتھیوں ۴:۷-۱۸؛ کلسیوں ۳:۱-۴)۔ یہ ایمان کی زندگی ہے (عبرانیوں ۱۱:۱-۳)۔ ہم کسی اور طریقے سے خُدا کو خوش نہیں کرسکتے (عبرانیوں ۱۱:۶)۔ ایسی زندگی گزارنا اِس بات کا ثبوت ہے کہ ہم خُدا پر ایمان رکھتے ہیں اور صرف اُسی پر بھروسا کرتے ہیں، اُسی کے طالب ہیں، اُس کی خدمت، اُسی سے محبت اور اُسی کی عبادت کر رہے ہیں۔

عبرانیوں ۱۱ باب میں "ایمان کا گھر" کے وسط میں مصنف وضاحت کرتا ہے کہ ایمان کے تمام عظیم ہیروز میں کیا مشترک ہے:

> یہ سب اِیمان کی حالت میں مَرے اور وعدہ کی ہُوئی چِیزیں نہ پائیں مگر دُور ہی سے اُنہیں دیکھ کر خُوش ہُوئے اور اِقرار کِیا کہ ہم زمِین پر پردیسی اور مُسافِر ہیں۔ جو اَیسی باتیں کہتے ہیں وہ ظاہِر کرتے ہیں کہ ہم اپنے وطن کی تلاش میں ہیں۔ اور جِس مُلک سے وہ نِکل آئے تھے اگر اُس کا خیال کرتے تو اُنہیں واپس جانے کا مَوقع تھا۔ مگر حقیقت میں وہ ایک بہتر یعنی آسمانی مُلک کے مُشتاق تھے۔ مگر حقِیقت میں وہ ایک بہتر یعنی آسمانی مُلک کے مُشتاق تھے۔ اِسی لِئے خُدا اُن سے یعنی اُن کا خُدا کہلانے سے شرمایا نہیں چُنانچہ اُس نے اُن کے لِئے ایک شہر تیّار کِیا۔ اِسی لِئے خُدا اُن سے یعنی اُن کا خُدا کہلانے سے شرمایا نہیں چُنانچہ اُس نے اُن کے لِئے ایک شہر تیّار کِیا۔ (عبرانیوں ۱۱:۱۳-۱۶)۔

کیونکہ اُن عظیم مقدسین کی نظر خُدا کے مستقبل کے اَن دیکھے وعدوں پر تھی، نا کہ اب کی دیکھی چیزوں پر، "خُدا اُن کا خُدا کہلانے سے شرماتا نہیں"۔

اِیمان کی یہ زندگی صرف یسوع پر مرکوز ہے، جیسے عبرانیوں ۱۲:۱-۱۱ وضاحت کرتا ہے۔ یہ ہم سے تقاضہ کرتا ہے کہ "ہر بوجھ اور گُناہ کو ایک طرف رکھ دیں جو ہمیں اُلجھا دیتا ہے۔" ہمیں ہر ایسی چیز کو دُور کرنا ہے

جو اچھی چیزوں سے بھی ہماری توجہ ہٹاتی ہے جیسے یسوع صرف وہی کرتا تھا جو اپنے باپ کو کرتے دیکھتا اور وہی کہتا تھا جو اپنے باپ کو کہتے سُنتا تھا۔

ہمیں خصوصی طور پر اُس دوڑ پر توجہ رکھنی ہے جو اُس نے ہمارے سامنے رکھی ہے۔ ایسا کرنے میں ہمیں ثابت قدمی سے یسوع پر بھروسا رکھنا ہے، یاد رکھتے ہُوئے کہ وہ کس طرح اپنے سامنے کی خوشی کا منتظر تھا اور اُس تکلیف اور شرمندگی کو حقیر جانا جو برداشت کرنے کو تھا۔

عبرانیوں کا مصنف ہمیں اُس جدوجہد کی یاد دلاتا ہے جس کا سامنا ہمیں گُناہ کے خلاف مزاحمت کرنے اور باپ کی طرف سے تنبیہ میں ثابت قدم رہنے میں ہو گا۔ لیکن وہ وعدہ کرتا ہے کہ خُدا کی تنبیہ جو باپ کی محبت سے آتی ہے اُس کے نتیجے میں ہماری پاکیزگی بڑھے گی اور جب خُداوند ہماری زندگیوں میں اپنا مقصد حاصل کرے گا تو چین کے ساتھ راست بازی کا پھل دے گی (عبرانیوں ۱۲:۱۱)۔ یہ فی الحقیقت پورے دل سے اُس کی تابعداری کی یقین دہانی کی حوصلہ افزائیاں ہیں۔

دوسرا کرنتھیوں ۴:۷-۱۲، ۱۶-۱۸ اُن ہی موضوعات کی بازگشت ہے۔ پولُس اُن مشکلات سے نہیں گھبراتا ہے جن کا تجربہ ہمیں اُس وقت کرنا ہوتا ہے جب ہم ایمان کی زندگی بسر کرتے ہیں:

> لیکن ہمارے پاس یہ خزانہ مٹی کے برتنوں میں ہے، چنانچہ سب سے عظیم قدرت خُدا کی ہو گی ہماری طرف سے نہیں؛ ہم ہر طرح سے مصیبت میں ہیں مگر کچلے نہیں گئے؛ پریشان ہیں لیکن مایوس نہیں ہیں؛ ستائے جاتے ہیں لیکن ترک نہیں کئے گئے؛ مارے کوٹے ہیں لیکن بتاہ نہیں ہُوئے؛ یسوع کی موت کو ہمیشہ جسم میں لے کر چلتے ہیں؛ تاکہ یسوع کی زندگی بھی ہمارے جسم میں ظاہر ہو۔ کیونکہ ہم جو زندہ ہیں مسلسل یسوع کی خاطر موت کے حوالے کئے جاتے ہیں، تاکہ ہمارے فانی جسم میں بھی یسوع کی زندگی ظاہر ہو۔ پس مَوت تو ہم میں اثر کرتی ہے اور زِندگی تُم میں۔۔۔۔ اِس لِئے ہم ہمّت نہیں ہارتے بلکہ گو ہماری ظاہِری اِنسانیّت زائل ہوتی جاتی ہے پِھر بھی ہماری باطنی اِنسانیّت روز بروز نئی ہوتی جاتی ہے۔ کیونکہ ہماری دَم بَھر کی ہلکی سی مُصیبت ہمارے لِئے از حد بھاری اور ابدی جلال پَیدا کرتی جاتی ہے، جِس حال میں کہ ہم دیکھی ہُوئی چِیزوں پر نہیں بلکہ اندیکھی چِیزوں پر نظر کرتے ہیں کیونکہ دیکھی ہُوئی چِیزیں چند روزہ ہیں مگر اندیکھی چِیزیں ابدی ہیں۔

پولُس ایمان کی زندگی جینے کے لئے رضامندی سے قربانیاں دیتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اندیکھی چیزیں اُن چیزوں سے جن کو وہ دیکھ، چھو اور چکھ سکتا ہے زیادہ مستقل، زیادہ محفوظ اور زیادہ ٹھوس ہیں۔ وہ جہاز غرق ہونے کو، سنگسار کئے جانے کو، کوڑے لگنے کو، قید کو اور جو بھوک برداشت کی اُس کو "ہلکی" اور وقتی

" سمجھتا ہے جلال کے اُس ابدی وزن " کے مقابلہ میں جو اُس کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ پولُس کے لئے اندیکھی چیزیں دیدنی چیزوں سے زیادہ حقیقی ہیں اور وہ اپنی زندگی اُس کے مطابق گزارتا ہے۔

ا-کرنتھیوں ۱۵:۵۰-۵۷ میں پولُس واضح کرتا ہے "ایک دَم میں ایک پل میں"۔ آیت ۵۸ میں وہ نتیجہ اخذ کرتا ہے "پس اَے میرے عزیز بھائیو! ثابِت قدم اور قائِم رہو اور خُداوند کے کام میں ہمیشہ افزایش کرتے رہو کیونکہ یہ جانتے ہو کہ تُمہاری محنت خُداوند میں بے فائِدہ نہیں ہے"۔ ہمارا موعودہ مستقبل اب بادشاہی زندگی گزارنے کا محرک ہے۔

ا-پہلا کرنتھیوں ۹:۲۴-۲۷ ہمیں یہ بھی کہتا ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو بادشاہت کے معاملات پر مرکوز رکھیں۔

> کیا تُم نہیں جانتے کہ دَوڑ میں دَوڑنے والے دَوڑتے تو سب ہی ہیں مگر اِنعام ایک ہی لے جاتا ہے؟ تُم بھی اَیسے ہی دَوڑو تاکہ جِیتو۔ اور ہر پہلوان سب طرح کا پرہیز کرتا ہے۔ وہ لوگ تو مُرجھانے والا سہرا پانے کے لِئے یہ کرتے ہیں مگر ہم اُس سہرے کے لِئے کرتے ہیں جو نہیں مُرجھاتا۔ پس مَیں بھی اِسی طرح دَوڑتا ہُوں یعنی بے ٹِھکانا نہیں۔ مَیں اِسی طرح مُکّوں سے لڑتا ہُوں یعنی اُس کی مانِند نہیں جو ہوا کو مارتا ہے۔ بلکہ مَیں اپنے بدن کو مارتا کُوٹتا اور اُسے قابُو میں رکھتا ہُوں اَیسا نہ ہو کہ اَوروں میں مُنادی کر کے آپ نامقبُول ٹھہرُوں۔

پولُس وضاحت کرتا ہے کہ سدھاری ہوئی توجہ اُن غلطیوں سے بچنے کی خواہش سے باز رہنا ہے جو بنی اسرائیل نے خروج کے دوران کی تھیں (ا-کرنتھیوں ۱۰:۱-۱۲)۔ اُن سب نے "موسیٰ میں بپتسمہ لیا"۔ اُن سب نے "ایک ہی روحانی پانی پِیا" اور ایک ہی "روحانی خوراک کھائی۔" "مگر اُن میں سے اکثر سے خُدا راضی نہ ہُوا۔ چنانچہ وہ بیابان میں ڈھیر ہوگئے۔" بنی اسرائیل میں، بحر قلزم عبور کرنے میں، من کھانے میں، چٹان سے نکلنے والا پانی پینے میں، اور موسیٰ کے معجزات میں شریک ہونے کی رُکنیت اُنہیں اُس کی نظر میں مقبول بنانے کے لئے کافی نہیں تھی۔ خُدا ناخوش تھا کیونکہ وہ بری چیزوں کی خواہش کرتے تھے، بُت پرستی کرتے تھے، اور خُدا کے خلاف بڑبڑاتے تھے (آیات، ۶، ۷، ۱۰)۔

ہمیں اُنہیں غلطیوں سے بچنے کی ضرورت ہے۔ "یہ باتیں اُن پر عِبرت کے لِئے واقع ہُوئیں اور ہم آخِری زمانہ والوں کی نصِیحت کے واسطے لکھی گئیں۔ پس جو کوئی اپنے آپ کو قائِم سمجھتا ہے وہ خبردار رہے کہ گِر نہ پڑے" (آیات ۱۱-۱۲)۔ ہم بھی ملک موعود سے محروم ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم خُدا پر اور اُس کی بادشاہی پر توجہ مرکوز

رکھنے میں ناکام ہو جائیں اور خود کو گمراہ ہونے دیں تو ہم بھی خُدا کی برکت سے محروم ہو سکتے ہیں جو اُس کے پاس ہمارے واسطے ہے۔

کلسیوں ۳:۱-۴ اِسی طرح ہماری توجہ کو آسمان کی بادشاہی کی طرف موڑتا ہے:

> پس جب تُم مسیح کے ساتھ جِلائے گئے تو عالَمِ بالا کی چیزوں کی تلاش میں رہو جہاں مسیح مَوجُود ہے اور خُدا کی دہنی طرف بَیٹھا ہے۔ عالَمِ بالا کی چیزوں کے خیال میں رہو نہ کہ زمِین پر کی چیزوں کے۔ کیونکہ تُم مَر گئے اور تُمہاری زندگی مسیح کے ساتھ خُدا میں پوشِیدہ ہے۔ جب مسیح جو ہماری زِندگی ہے ظاہِر کِیا جائے گا تو تُم بھی اُس کے ساتھ جلال میں ظاہِر کئے جاؤ گے۔

بار بار آنے والا موضوع غیر واضح ہے: یہاں زمین پر رہتے ہُوئے، خُدا کے ابدی جلال کی اُمید پر نظر رکھ کر اپنے لئے مر جانا۔ اِسی لئے پولُس نے لکھا کہ ایمان، اُمید اور محبت تینوں دائمی ہیں (۱-کرنتھیوں ۱۳:۱۳)۔ محبت خُدا کی بادشاہی کی حتمی خصوصیت ہے، لیکن ایمان اُس کی دی ہُوئی زندگی گزارنے کا ذریعہ ہے اور اُمید اُس زندگی میں قائم رہنے کی طاقت دیتی ہے۔

جب ہم دیندار زندگی بسر کرتے ہیں تو ہمارا مقصد صرف ایک ہے: خُدا کا مقصد۔ جیسے پولُس نے تیتھیس سے کہا، "مسیح یِسُوعؔ کے اچھّے سپاہی کی طرح میرے ساتھ دُکھ اُٹھا۔" "کوئی سپاہی جب لڑائی کو جاتا ہے اپنے آپ کو دُنیا کے مُعاملوں میں نہیں پھنساتا تاکہ اپنے بھرتی کرنے والے کو خُوش کرے" (۲-تیمتھیس ۲:۳-۴)۔ اِس پیغام کا تعلق بنیادی طور پر تیمتھیس کی توجہ مرکوز کرنے سے ہے۔ پولُس اِس بات کو یقینی بنا رہا ہے کہ تیمتھیس زمینی معاملات میں مشغول نہیں ہو گا اور نہ ابدی معاملات سے اپنی توجہ ہٹائے گا۔

اِس توجہ کو تراشنے کے عمل سے واضح کیا جا سکتا ہے۔ کچھ عرصے کے لئے مَیں نے بیری کے کاشتکار کے طور پر کام کِیا۔ میرے پاس آپ کے لئے کچھ مشورہ ہے: اگر آپ بیریز اُگانا چاہتے ہیں تو بلیک بیری سے شروع نہ کریں۔ اُن کی افزائش انتہائی محنت طلب ہوتی ہے۔ آپ کو ایک تار کے ساتھ لپیٹنا ہو گا اور ہر چھ فُٹ کے بعد اگلے کھمبے کے ساتھ ایک پودا لگانا پڑیگا۔ ہر سال پودا بہت سی "ٹہنیاں" نکالتا ہے۔ آپ کو دو ٹہنیوں کے سوا باقی تمام کاٹنی پڑتی ہیں اور پھِر اُن کو ترتیب کے ساتھ کھمبوں پر چڑھانا ہوتا ہے۔ جب بڑی ہوتی ہے تو تمام اضافی شاخوں چھانٹتے ہُوئے اُن دو کو کھمبے کے ساتھ باندھنا ہوتا ہے۔ پھِر آپ ایک ایک ٹہنی کو ایک ایک تار کے ساتھ لپیٹ دیتے ہیں۔ آپ کو بار بار ہر ایک فالتو ٹہنی کو چھانٹتے رہنا ہوتا ہے۔ موسم کے دوران بلیک بیری کے کسان کو شاید ۹۰ فی صد شاخوں کو چھانٹنا پڑتا ہے تاکہ آخر میں صرف کھمبوں اور تاروں کے ساتھ لگی ٹہنیاں ہی پھل لائیں۔

آخر میں، اِس کام کا اجر ہر تار اور کھمبے کے ساتھ وافر مقدار میں فصل کی صورت میں ملتا ہے۔ سہارے کے نظام کے بغیر پودا زیادہ پھل پیدا نہیں کر سکے گا۔ بیریز بڑی اور رسیلی ہوتی ہیں۔ تمام بیریز تک رسائی آسان ہوتی ہے اور اُن کی چُنائی جلد اور آسانی سے ہو سکتی ہے۔

ہمارے ملک کے کچھ حصوں میں جنگلی بیریز بھی پائی جاتی ہیں۔ وہ بیریز بہت چھوٹی ہوتی ہیں۔ ہر پودے پر بہت کم بیریز لگتی ہیں۔ اُن کو چُننے کے لئے آپ کو کانٹوں اور جھاڑیوں سے لڑنا پڑتا ہے۔ معقول طریقے سے اُگائی ہُوئی بلیک بیری سے جتنی بیریز پانچ منٹ میں چُن سکتے ہیں جنگلی بلیک بیری سے اُتنی چننے میں دو گھنٹے لگتے ہیں۔ لیکن اُس مقام تک پہنچنے میں ایک اہم عمل شامل ہوتا ہے — نہ صرف سفاکانہ کٹائی کا عمل جو مَیں پہلے بیان کر چکا ہُوں بلکہ فصل کی کٹائی کے بعد آپ کو پچھلے موسم کی ساری اُگائی کاٹ کر دوبارہ شروع کرنا ہوتا ہے۔ اِس قسم کی فصل حاصل کرنے کے لئے بڑی حد تک نظم و ضبط کی ضرورت ہوتی ہے۔

آسان، آرام دہ اور سُست انداز میں مسیح کی پیروی کرنا ممکن ہے، جیسے جنگلی بلیک بیری اُگتی ہے۔ آپ کو کچھ پھل مل سکتا ہے لیکن اُس کا نتیجہ مسیح کے مقاصد اور خوشنودی کے لئے مکمل طور پر الگ کی ہُوئی زندگی کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہو گا۔

یسوع اِسی طرح کا استعارہ استعمال کرتا ہے یوحنا ۱۵ باب میں۔ وہ فرماتا ہے، "انگور کا حقیقی درخت مَیں ہُوں اور میرا باپ باغبان ہے۔ "جو ڈالی مجھ میں ہے اور پھل نہیں لاتی اُسے وہ کاٹ ڈالتا ہے اور جو پھل لاتی ہے اُسے چھانٹتا ہے تاکہ زیادہ پھل لائے"۔ یسوع کی کہانی میں ہم باغبان نہیں ہیں؛ ہم ڈالیاں یا ٹہنیاں ہیں جن کو پھل لانا ضرور ہے۔ خُدا باپ باغبان ہے جو پھل کے لئے چھانٹا ہے اور یسوع انگور کا حقیقی درخت ہے جس میں تمام اُگنے والی ڈالیاں خوراک حاصل کرتی ہیں۔

اگر خُدا کی بادشاہی میں ہمارا مقصد پھل لانا ہے تو ہمیں کانٹ چھانٹ کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ہمیں اپنے پیار کرنے والے باپ کی طرف سے تکلیف دہ نظم و ضبط کے لئے تیار رہنے کی ضرورت ہے جو" ہماری اصلاح کرتا ہے ہماری بھلائی کے لئے، تاکہ ہم اُس کی پاکیزگی میں شریک ہوں" (عبرانیوں ۱۲:۱۰)۔ تقدیس (روز مرہ زندگی میں پاک ہونا) میں ہمارے رویئے کا تبدیل ہونا شامل ہو سکتا ہے۔ جیسے اِن حوالہ جات میں ہمیں اپنی پرانی انسانیت کو "اتارنا" اور نئی زندگی کو "پہننا" کہا جاتا ہے (مثال کے طور پر افسیوں ۴:۲۰-۳۲؛ کلسیوں ۳:۸-۱۷)۔ لیکن اکثر اِسے باطنی تبدیلی کی ضرورت ہو گی۔ اِس کا مطلب وہی کام کرنا ہو سکتا ہے لیکن اپنی بجائے خُدا کے لئے وہ کام کرنا۔

یسوع نے خبر دار کیا کہ کچھ لوگ عدالت کے دِن دعویٰ کریں گے کہ ہم نیک کام کرتے رہے ہیں لیکن پھر بھی خُدا کی طرف سے مسترد کر دیئے جائیں گے۔ اُس دِن بُہتیرے مُجھ سے کہیں گے " اَے خُداوند اَے خُداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوّت نہیں کی اور تیرے نام سے بدرُوحوں کو نہیں نِکالا اور تیرے نام سے بُہت سے مُعجزے نہیں دِکھائے؟" اور پھِر بھی یسوع کہے گا کہ " میری کبھی تُم سے واقفیّت نہ تھی" (متی ۷:۲۲-۲۳)۔

مذہبی سرگرمیاں اور روحانی اعمال خُدا سے وفاداری کو ثابت نہیں کرتے، اور نہ ہی معجزاتی نعمتیں لازمی طور پر خُدا کی خوشنودی کی علامت ہیں۔ متی ۱۱:۲۰-۲۴ میں، یسوع اُن شہروں کو ملامت کرتا ہے جہاں بہت سے معجزے ہُوئے تھے مگر اُنہوں نے توبہ نہ کی۔ اُس نے فرمایا کہ وہ معجزے اُن شہروں کے خلاف سزا کا باعث بنیں گے۔ توبہ اور عہد کے بغیر خُدا کی برکات بھی سزا ہیں، جیسے یسوع کی خاطر دُکھ اُٹھانا دراصل ایک انعام ہے (متی ۵:۱۰-۱۲؛ اعمال ۵:۴۱؛ ۲-کرنتھیوں ۴:۱۷)۔

مَیں سمجھتا ہُوں کہ بعض لوگ نشانات اور عجائبات سے کیوں متاثر ہوتے ہیں لیکن مَیں حقیقت میں کبھی اُن میں زیادہ دلچسپی نہیں لی۔ بہت سے لوگ چاہتے ہیں کہ وہ یسوع کے معجزات کو خُود دیکھ سکتے۔ مَیں چاہتا ہُوں کہ مَیں زمین پر اُس کے پیچھے چل سکتا لیکن بالکل مختلف وجہ سے۔ مَیں اِس کا مشاہدہ کرنا چاہوں گا کہ کسی کے لئے دینداری کی کامل زندگی گزارنا کیسا لگتا ہے۔ وہ ہر لمحے میں، ہر باہمی عمل میں، اپنے وقت اور توانائی اور وسائل کے استعمال میں باپ کی مرضی کے کامل تاثر کو کیسے ظاہر کرتا تھا؟ وہ کیسے کاروبار کرتا تھا، بڑھئی کام کرتا تھا یا مزاحیہ باتیں کرتا تھا؟ وہ لوگوں کے ساتھ رہ کر اُن سے کیا باتیں کرتا تھا؟ ایک انسان کے لئے اِس دنیا میں رہ کر آسمان کے کامل شہری کے طور پر زندگی بسر کرنا کیسا لگتا ہے؟

اِسی طرح، کوئی مشنری خبر نامہ پڑھتے ہُوئے بہت سے لوگ تصویریں پسند کرتے ہیں، متن کو چھوڑ دیتے ہیں اور زیادہ صفحات یا اعداد و شمار کو ناپسند کرتے ہیں۔ مَیں اِس کے برعکس ہُوں۔ مَیں تصویروں کو شاذونادر ہی دیکھتا ہُوں۔ آخر کسی تربیتی نشست میں بیٹھے لوگوں کی تصویریں ویسی ہی لگتی ہیں جن سے ملی جلتی مَیں سینکڑوں تصاویر دیکھ چکا ہُوں۔ مَیں متن تلاش کرتا ہُوں اور زیادہ صفحات اور اعداد و شمار پڑھتا ہُوں۔ میرے نزدیک، وہ محض ایک تصویر سے زیادہ انکشاف کرتے ہیں جو کچھ ہو رہا ہے۔ خُدا کی بھی ترجیحات ہیں۔ وہ صورت کو دیکھتا ہے، اعمال پر غور کرتا ہے لیکن بنیادی طور پر دل کو دیکھتا ہے (۱-سموئیل ۱۶:۷)۔

دینداری میں، ہم ایک سننے والی کی خدمت کرتے ہیں۔ یہی عمل خُدا کے لئے، اپنے لئے یا کسی اور مقصد کے لئے کرنا ممکن ہوتا ہے۔ اگر ہم ہر کام خُدا کے جلال کے لئے کرتے ہیں تو خدا دیکھتا ہے۔ تب ہماری زندگی عبادت کا عمل بن جاتی ہے۔ ہماری پوری زندگی دُعا بن سکتی ہے (۱-کرنتھیوں ۱۰:۳۱)۔

یسوع نے چار قسم کی مٹی کی تمثیل میں اِنسان کے دل کو بیان کیا (متی ۱۳:۳-۲۳؛ مرقس ۴:۳-۲۵؛ لوقا ۸:۵-۱۵)۔ کلام سُننے یا قبول کرنے میں ناکامی سخت دل کو ظاہر کرتی ہے۔ مشکل وقت اور محرومی کم گہرے دل کو ظاہر کرتی ہے۔ آسان وقت اور خوشحالی مشغول دل کو ظاہر کرتی ہے۔ ہم صرف روح القدس کے ذریعے اچھا دل حاصل کر سکتے ہیں جو خُداوند کی مرضی کا پھل پیدا کرتا ہے۔ خُدا اُن لوگوں میں زیادہ سرمایہ کاری کرتا ہے جو وفادار ہیں۔ تو ہم اپنے دلوں کی آبیاری کیسے کر سکتے ہیں؟

سب سے بڑھ کر خُدا شکستہ دلوں سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔ متی ۱۱ باب میں، یسوع نے کہا خُدا نے یہ باتیں "داناؤں اور عقلمندوں" سے چھپائیں اور "بچوں" پر ظاہر کیں (آیات ۲۵-۲۶)۔ وہ مزید کہتا ہے "کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوا باپ کے اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوا بیٹے کے اور اُس کے جس پر بیٹا اُسے ظاہر کرے" (آیت ۲۷)۔ پھِر یسوع ہمیں بتاتا ہے جن کو وہ کہتا ہے "اَے محنت اُٹھانے والو" (آیت ۲۸)۔ وہ لوگ اُس کی مانند ہیں کیونکہ وہ دل کے غریب ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو وہ آرام دے گا۔ وہ اُن کو سکھائے گا اور اُن کا بوجھ اُٹھائے گا۔ ایک بار پھر، ایک زندگی جو مکمل طور پر خدا کے لئے وقف ہے، ستم ظریفی ہے۔ انسان کا اپنی قوت سے جینا ناممکن ہے مگر خُدا کی قوت میں جینا آسان اور ہلکا ہے (ایات ۲۹-۳۰)۔

یہ ہمیشہ اِسی طرح رہا ہے۔ موسیٰ خُدا کا دوست تھا (خروج ۳۳:۱۱) اور زمین پر سب سے حلیم آدمی تھا (گنتی ۱۲:۳)۔ خُدا نے اُسے ایک بڑی ذمہ داری سونپی اور بوجھ اُٹھانے میں اُس کی مدد کی (گنتی ۱۱:۱۱-۱۴)۔ پوری کتاب مقدس میں یہی ایک نمونہ سچ ہے۔ جو لوگ خُداوند کو بہتر طور پر جانتے ہیں وہ سب سے زیادہ حلیم ہیں۔ اُن لوگوں کو اکثر بڑی قربانیاں دینے کے لئے کہا جاتا ہے لیکن زبردست طریقوں سے استعمال بھی ہوتے ہیں۔

کسی کی سُننے والے کے طور پر جینے کا مطلب دنیا کے نقطہ نظر سے انتہا پسندوں کے طور پر جینا ہے۔ یہ دل کا رویہ ہوتا ہے۔ یہ ہمارے عزم کی سطح، ایک مقصد کے حصول کے لئے ہمارے عزم کو ظاہر کرتا ہے یسوع نے کہا "اور یُوحنّا بپتسمہ دینے والے کے دِنوں سے اب تک آسمان کی بادشاہی پر زور ہوتا رہا ہے اور زور آور اُسے چھِین لیتے ہیں" (متی ۱۱:۱۲)۔ ہم اِس قدر گھمبیر انداز میں یہ نہیں کہہ سکتے، لیکن کوئی بات نہیں کہ ہم اِس کا اظہار کیسے کرتے ہیں، مسیح کے ساتھ مکمل وابستگی دُنیا کو ناگوار لگتی ہے۔ ہمارے عزم کا درجہ اُس قربانی کے درجہ سے متعین ہوتا ہے جو ہم دینے کو تیار ہیں یا اُس خطرے کے درجے سے ہوتا ہے جو ہم لینے کو تیار ہیں۔

دُعا

اَے آسمانی باپ! اگرچہ مَیں تجھے دیکھ نہیں سکتا، تُو اور تیرے وعدے ہر اُس چیز سے زیادہ مضبوط اور قابلِ اعتبار ہیں جن کو مَیں دیکھ یا چھو یا چکھ سکتا ہُوں۔ تُو حتمی حقیقت ہے۔ تیری بادشاہی کائنات میں سب سے اہم چیز ہے۔ تیرے ساتھ ابدیت اِس زندگی سے زیادہ بڑی اور لمبی ہے۔ لیکن میری خوف اور سکون کی خواہش مجھے اِس بات پر توجہ رکھنے پر مجبور کرتی ہے جو میرے سامنے ہے۔ مجھے اِیمان کی زندگی جینا سکھا۔ مجھے خوشی سے اُس اجر کے لئے تکلیف اُٹھانا سیکھا جس کا تُو نے مجھ سے وعدہ کِیا ہے۔ مجھے سیکھا کہ مَیں تیرے ہاتھ سے تنبیہ کو قبول کروں جس کی مجھے وہ شخص بننے کے لئے ضرورت ہے جو مجھے بنانا چاہتا ہے۔ مجھے اُس زندگی کے لئے تیار کر جو تیرے ساتھ ہوگی۔ اِس دنیا سے میرے دل کی جڑوں کو اُکھاڑنے کے لئے جو کرنے کی ضرورت ہے وہ کر اور اُن ابدیت میں لگادے۔ مجھ سے پیار کرنے، مجھے معاف کرنے، مجھے گود لینے اور اپنے ساتھ مستقبل دینے کے لئے تیرا شکر ہے۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھِر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا ماضی کے کوئی وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہے تو، نظر ثانی شُدہ تکمیل کی تاریخوں کو دوبارہ سے مقرر کریں۔

۱. کیا مَیں اپنے روزمرہ کے فیصلے بنیادی طور پر زمینی یا ابدی حقائق کی بنیاد پر کرتا ہُوں؟ میری روزمرہ کی سرگرمیاں اِس کو کیسے ظاہر کرتی ہیں؟

۲. مَیں اپنی زندگی میں کیا کر رہا ہُوں کہ اگر یسوع کے وعدے سچے نہ ہُوئے تو وہ بالکل پاگل پن ہو گا؟

۳. اِس باب کے جواب میں خُدا مجھ سے کون سے خاص اعمال کروانا چاہتا ہے؟ (اُن کو اپنے روزنامچہ میں درج کریں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دے دیں)۔

۴. مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اُس کا اشتراک کروں؟ (کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اُن وعدوں پر عمل کرنے کے قابل بنائے اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کریں جن کے ساتھ آپ بصیرت کا اشتراک کرنا چاہتے ہیں۔

۵ خوف اور غرور ہمارے دشمن ہیں

خوف خُدا کی توہین ہے، تکبر خُدا کو ایک چیلنج ہے۔

"کیا مَیں نے تُجھ کو حکم نہیں دِیا؟ سو مضبُوط ہو جا اور حَوصلہ رکھ خوف نہ کھا اور بے دِل نہ ہو کیونکہ خُداوند تیرا خُدا جہاں جہاں تُو جائے تیرے ساتھ رہے گا۔"

—یشوع ۱:۹

"خُدا مغرُوروں کا مُقابلہ کرتا ہے مگر فروتنوں کو تَوفِیق بخشتا ہے۔" پس خُدا کے تابع ہو جاوَ اِبلیس کا مُقابلہ کرو تو وہ تُم سے بھاگ جائے گا۔ خُدا کے نزدِیک جاوَ تو وہ تُمہارے نزدِیک آئے گا۔

—یعقوب ۴:۶-۸

خوف اور غرور دو بنیادی معاملات ہیں جو دیندار زندگی میں رکاوٹ ڈالتے ہیں۔ زیادہ تر لوگ ایک یا دوسرے سے متاثر ہوتے ہیں۔ ذاتی طور پر مَیں خوف سے زیادہ غرور کا شکار ہُوں۔

خوف اور غرور دراصل دونوں گُناہوں کا جھرمٹ یا خاندان ہیں۔ مثال کے طور پر مشن کے حلقوں میں ہم اکثر جرم پر مبنی اور ثقافتوں اور شرم پر مبنی ثقافتوں کا حوالہ دیتے ہیں۔ جرم خوف کا اظہار ہے۔ جرم مذمت اور سزا سے ڈرتا ہے۔ شرم غرور کا اظہار ہے۔ یہ اپنے لئے انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح سے عزت اور جلال چاہتا ہے۔

خوف خُدا کی قدرت، حضوری، نیکی، اعتقاد یا فکر کے بارے میں کافی خوف نہ رکھنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اِس طرح یہ خُدا کی توہین ہے۔ بائبل ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے جہاں لوگوں نے خُدا کی بجائے مردوں، عورتوں یا انسانی طاقت پر بھروسا کِیا۔ یہ رویہ براہ راست خوف کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ یہ عام طور پر تب ہوتا ہے جب ہم انسان، پیسے یا طاقت سے رجوع کرتے ہیں ہمیں خوف سے رہائی دے۔

مرقس ۴:۳۵-۴۱ خوف کے بارے میں یسوع کے نقطہ نظر کی وضاحت کرتا ہے۔ وہ اور شاگرد کشتی میں سوار تھے۔ یسوع تھکا ہُوا تھا، چنانچہ وہ کشتی کے پچھلے حصے میں جا کر سو گیا۔ جب وہ سو رہا تھا تو طوفان آ گیا اور لہریں اطراف سے کشتی کے ساتھ ٹکرانے لگِیں، اور ڈوبنے کا خطرہ ہو گیا۔ پس اُنہوں نے اُسے جگا کر کہا "اَے اُستاد کیا تُجھے فِکر نہیں کہ ہم ہلاک ہُوئے جاتے ہیں؟" یسوع نے اُٹھ کر طوفان کو ڈانٹا اور بڑا اسکون ہو گیا۔ تب یسوع نے شاگردوں سے کہا "تُم کیوں ڈرتے ہو؟ اب بھی ایمان نہیں رکھتے؟"

بظاہر، یسوع کا خیال تھا کہ ایک بڑا طوفان جس کی لہریں اطراف سے کشتی سے ٹکرا رہی تھِیں اُس چھوٹی کشتی میں سوار لوگوں کا ردعمل مناسب نہیں تھا۔ ہم سب لوگوں کو یہ ردعمل بالکل عام بلکہ ناگوار لگتا ہے۔ لیکن کیوں؟ یسوع یہ نہیں کہتا، "تُم کیوں ڈرتے ہو؟ تُم سب تجربہ کار ماہی گیر ہو جو اِس سے بھی بڑے طوفانوں سے گزر چکے ہو"۔ وہ فرماتا ہے، "تُم کیوں ڈرتے ہو؟ اب بھی ایمان نہیں رکھتے؟" لفظ اب تکپر غور کریں۔ لگتا ہے یسوع ناراض ہے کہ اُس کو جاننے اور اُس کے بہت سے معجزے دیکھنے کے بعد، بھی شاگردوں میں اِیمان کی کمی ہے اور جب طوفان آتا ہے تو وہ ڈر جاتے ہیں۔ خوف کا تریاق خُدا پر اِیمان ہے نہ کہ خود اعتمادی۔

ہم یہ پیغام پورے کلام مقدس میں دیکھتے ہیں۔ جب خُدا نے موسیٰ سے کہا کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لا تو موسیٰ ڈرا ہُوا تھا۔ اُس نے کہا، "مَیں کَون ہُوں جو فِرعونؔ کے پاس جاؤُں اور بنی اِسرائیل کو مِصرؔ سے نِکال لاؤُں؟" (خروج ۳:۱۱)۔ خُدا نے جواب میں کہا: "مَیں ضرُور تیرے ساتھ رہُوں گا" (خروج ۳:۱۲)۔ جب یشوع کو حکم ہُوا کہ بنی اسرائیل کو ملک موعود میں لا، تو خُدا نے یہ کہہ کر اُس کا حوصلہ بڑھایا "مضبُوط ہو جا اور حَوصلہ رکھ۔ خَوف نہ کھا اور بے دِل نہ ہو کیونکہ خُداوند تیرا خُدا جہاں جہاں تُو جائے تیرے ساتھ رہے گا۔ اور بے دِل نہ ہو کیونکہ خُداوند تیرا خُدا جہاں جہاں تُو جائے تیرے ساتھ رہے گا" (یشوع ۱:۹)۔

موسیٰ اور یشوع کے پاس ڈرنے کی بڑی وجہ تھی۔ مصر اور کنعان کی قومیں اسرائیل سے بہت زیادہ طاقتور تھِیں۔ لیکن وہ بہادر ہو سکتے تھے کیونکہ وہ خدا پر ایمان رکھتے تھے جو اُن کے ساتھ تھا۔ ڈرنے کا مطلب ہے خُدا کی قدرت اور بھلائی پر شک کرنا۔

خُدا کے متعلق ہمارا تصور اور اُس کو جواب دینے کا ہمارا انداز ہماری زندگیوں کی وضاحت کرتا ہے۔ جب ہم خوف میں رہتے ہیں تو ہم خُدا کے بارے میں اپنی سمجھ کی کمی کو ظاہر کرتے ہیں۔

اگر خوف (یا خُدا کی بجائے کسی اور چیز شخص پر بھروسا کرنا) خُدا کی توہین ہے تو غرور خُدا کو چیلنج ہے۔ جب ہم غرور کا مظاہرہ کرتے ہیں تو ہم اپنے آپ کو بھروسے اور عزت کے جگہ پر رکھتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو خُداوند کے مقابل رکھ لیتے ہیں۔ کتاب مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ خُدا مغروروں کا مقابلہ کرتا مگر فروتنوں کو توفیق بخشتا ہے (یعقوب ۶:۴؛ ۱-پطرس ۵:۵)۔

Mere Christianity میں سی۔ ایس لوئیس غرور کو بنیادی گُناہ قرار دیتا ہے اور لکھتا ہے کہ یہ خود شیطان کی خصوصیت ہے۔ وہ مزید کہتا ہے کہ غرور کے برعکس حلیمی کا یہ مطلب اپنے بارے میں چھوٹا سوچنا نہیں بلکہ اپنے آپ کو چھوٹا سمجھنا ہے۔ ایک مغرور شخص کا مستقل حوالہ وہ خود ہوتی یا خود ہوتا ہے، خدا نہیں۔ اِس لئے ایک مغرور شخص دیندار زندگی نہیں گزار سکتا۔

پولُس اپنی تحریروں میں تین بار اپنا موازنہ دوسروں کے ساتھ کرتا ہے۔ اُس نے اپنی خدمت کے اوائل میں پہلی بار خود کو رسولوں میں سے چھوٹا کہا ہے (۱-کرنتھیوں ۹:۱۵)۔ تقریباً خدمت کے درمیان میں وہ اپنے آپ کو تمام مقدسوں میں سب سے چھوٹا کہتا ہے (۱-کرنتھیوں ۸:۳)۔ آخر میں، زندگی کے اختتام کے نزدیک وہ اپنے آپ کو سب سے بڑا گُنہگار کہتا ہے (۱- تیمتھیس ۱:۱۵)۔

دوسروں کے مقابلے میں یہ تبصرے بالکل غلط ہیں۔ پولُس انسانی تاریخ میں سب سے مقدس اور پھل دار مشنریوں میں سے ایک تھا۔ تاہم، آسمانی نقطہ نظر سے یہ تبصرے کامل معنی رکھتے ہیں۔ پولُس جتنا بالغ ہوتا گیا اُتنا ہی خُود کو خُدا کے موازنے میں سمجھتا گیا اور اُتنا ہی مکمل طور پر سمجھتا گیا کہ اِس کا کیا مطلب ہے۔ اِس لئے جیسے جیسے وہ خُدا کی محبت، بھروسے اور اعتماد میں بڑھتا گیا تو اُس کا خُود پر اعتماد اور اعتبار کم ہوتا گیا۔

غرور ہمیں جلال کے لئے خُدا کے مقابلہ کے مقام پر لا کھڑا کرتا ہے۔
اگر ہم خُدا سے مقابلہ کر رہے ہیں تو اُس کے ساتھ رشتہ کی توقع نہیں کر سکتے۔

کیونکہ جو بلند اور عالی ہے فرماتا ہے۔
جو ہمیشہ سے ہمیشہ تک زندہ رہتا ہے اور جس کا نام قدوس ہے۔
"مَیں بلند اور مقدس مقام میں رہتا ہُوں،
اور اُس کے ساتھ بھی جو شِکستہ دِل اور فروتن ہے۔۔۔"

—یسعیاہ ۱۵:۵۷

ابدُالآباد، اعلیٰ اور قدوس خُدا دو مقامات پر رہتا ہے: "بلند اور مقدس مقام" اور "شکستہ اور فروتن دل میں۔" اگر ہم اپنے ساتھ خُدا کی موجودگی کی امید رکھتے ہیں تو ہمیں یقینی بنانا ہے کہ ہمارے دل شکستہ اور فروتن ہیں کیونکہ تب ہی خُدا ہم میں سکونت کرے گا۔

اِس کے ساتھ دیگر حوالہ جات میں، بائبل ہمیں واضح تعلیم دیتی ہے کہ خُدا خود کو ہم سے صرف تب واقف کرے گا جب ہم اُس کے بارے میں اعلیٰ اور اپنے بارے میں نسبتاً کم رائے رکھیں گے۔ مثال کے طور پر:

خُداوند شکستہ دِلوں کے نزدِیک ہے
اور خستہ جانوں کو بچاتا ہے۔

—زبور ۳۴:۱۸

"مُبارک ہیں وہ جو دِل کے غرِیب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔
مُبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلّی پائیں گے۔"

—متی ۵:۳-۴

"لیکن محصُول لینے والے نے دُور کھڑے ہو کر اِتنا بھی نہ چاہا کہ آسمان کی طرف آنکھ اُٹھائے بلکہ چھاتی پِیٹ پِیٹ کر کہا اَے خُدا! مُجھ گُنہگار پر رحم کر۔" مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ یہ شخص دُوسرے کی نِسبت راست باز ٹھہر کر اپنے گھر گیا کیونکہ جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا وہ چھوٹا کیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کیا جائے گا۔"

—لوقا ۱۸:۱۳-۱۴

خود اعتمادی اور مثبت سوچ کے اِس موجودہ دور میں اپنے بارے ایک صحیح نظریہ قائم کرنا ایک مسئلہ ہے۔ ہم خُدا کو جاننا چاہتے ہیں، لیکن ہم اپنے بارے میں اپنی رائے پر بھی قائم رہنا چاہتے ہیں۔ یہ اختیاری نہیں ہے۔ خُدا مغروروں کا دوست نہیں ہے۔ دراصل، اپنے غرور کے ساتھ جڑے رہنے سے ہم خُدا کو اپنا مخالف، اپنا دشمن بنا لیتے ہیں۔

"خُدا مغرُوروں کا مُقابلہ کرتا ہے مگر فروتنوں کو توفِیق بخشتا ہے۔" پس خُدا کے تابع ہو جاؤ اِبلیس کا مُقابلہ کرو تو وہ تُم سے بھاگ جائے گا۔ خُدا کے نزدِیک جاؤ تو وہ تُمہارے نزدِیک آئے گا۔

—یعقوب ۴:۶-۸

اگر ہم اپنے آپ کو خُداوند کے سامنے حلیم بنائیں تو وہ ہمارے نزدیک آئے گا۔
اگر ہم سوچتے رہیں کہ ہم نیک ہیں تو وہ ہم سے دُور رہے گا۔

خُدا اِس بات پر اتنا زور کیوں دیتا ہے؟ خُدا اُن لوگوں کے ساتھ ہی کیوں قربت رکھے گا جو اپنے آپ کو چھوٹا اور نا اہل سمجھتے ہیں؟ خُدا چاہتا ہے کہ ہم حلیم بنیں اِس لئے نہیں اِس سے اُس کی انا بڑھتی ہے بلکہ اس لئے کہ حلیمی ہماری فطرت کے موافق ہے۔ خُدا کامل طور پر بھلا ہے، قادر مطلق ہے اور ہمارا خالق اور نجات دہندہ ہے۔ ہم کمزور اور گُناہ گار مخلوق ہیں اور اُس نے اپنی موت کے وسیلے نجات دی ہے۔ وہ ہمارے نیک ہونے کی نمائش کی بنیاد پر ایک رشتہ میں داخل ہو کر ہمارا مزاق اُڑانے کو تیار نہیں ہے۔

خُدا کی نگاہ میں غرور سراسر مضحکہ خیز ہے۔ یسعیاہ ۱۰:۱۵ میں خُداوند اسُور کے بادشاہ کے غرور کو بیان کرتا ہے۔ "کیا کُلہاڑا اُس کے رُوبرُو جو اُس سے کاٹتا ہے لاف زنی کرے گا؟ کیا آرّہ آرّہ کش کے سامنے شیخی مارے گا؟ گویا عصا اپنے اُٹھانے والے کو حرکت دیتا ہے اور چھڑی آدمی کو اُٹھاتی ہے۔" ہم میں کوئی قابلیت نہیں، ہنر نہیں، کوئی علم نہیں، سوائے اُس کے جو ہمیں خُداوند کی طرف سے دِیا گیا ہے۔ اُس سے جُدا ہو کر ہم کچھ نہیں کر سکتے (یوحنا ۱۵:۵)۔

آخر میں جب خُدا کی سچائی پوری طرح ظاہر ہو جائے گی تو انسانی غرور کی کوئی گنجائش نہیں رہے گی۔ یسعیاہ اِس کو واضح کرتا ہے جب خُداوند کے آخری زمانہ میں آنے کی بات کرتا ہے۔

اِنسان کی اُونچی نِگاہ نیچی کی جائے گی
اور بنی آدم کا تکبّر پست ہو جائے گا
اور اُس روز خُداوند ہی سربُلند ہو گا۔
کیونکہ ربّ الافواج کا دِن
تمام مغرُوروں بُلند نظروں
اور مُتکبّروں پر آئے گا اور وہ پست کئے جائیں گے۔
اور وہ پست کئے جائیں گے۔

—یسعیاہ ۲:۱۱-۱۲

فی الحال، خُدا کی سچائی اُن لوگوں سے پوشیدہ ہے جو اُسے مسترد کرتے ہیں۔ اِس طرح وہ فخریہ فریب میں ہیں کہ وہ نیک اور لائق ہیں۔ جب خُدا اپنے آپ کو اپنی قدوسیت، جلال اور قدرت میں ظاہر کرے گا تو مغرور لوگ مایوس ہو جائیں گے، فوری طور پر اپنے غرور کو مزاق سمجھیں گے۔ تب غرور ممکن نہ رہے گا۔ جو لوگ خُدا کو جاننا چاہتے ہیں اُنہیں حلیمی اختیار کرنی چاہئے جو بالآخر سب پر مسلط ہو جائے گی۔ دیندار زندگی گزارنے کے لئے ہمیں خوف اور غرور سے جنگ کرنی چاہئے۔

ایک کوچ میرا واقف تھا جو اکثر کہا کرتا تھا "تھکاوٹ سب کو بزدل بنا دیتی ہے"۔ وہ صحیح تھا۔ گہری تھکاوٹ سے بڑھ کر کوئی بھی چیز میری خامیوں کو واضح طور پر ظاہر نہیں کرتی۔ کئی مواقع پر، خُدا نے انتہائی تھکاوٹ کے طویل موسموں کا تجربہ کرنے کی اجازت دی۔ یہ تجربہ ناکافی ہونے کا احساس پیدا کرتا ہے، جو میرے غرور کی نشاندہی کرنے کا خُدا کا طریقہ ہو سکتا ہے۔ جب تھک جاتا ہُوں تو مَیں واضح طور پر پہچان جاتا ہُوں کہ مجھے اُس کی اشد ضرورت ہے اور مَیں ساتھ رہنے کی اُس کی دعوت کو قبول کرتا ہُوں۔ وہ مسلسل بلا رہا ہے، "اَے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہُوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ مَیں تُم کو آرام دُوں گا"۔ میرا جُؤا اپنے اُوپر اُٹھالو اور مُجھ سے سِیکھو۔ کیونکہ مَیں حلِیم ہُوں اور دِل کا فروتن۔ کیونکہ میرا جُؤا مُلائِم ہے اور میرا بوجھ ہلکا" (متی ۱۱:۲۸-۳۰)۔

غور کریں کہ یسوع فرماتا ہے اُس کا مقصد، اُس کا جُوا، اُس کا بوجھ ہلکا ہے۔ وہ وعدہ نہیں کرتا کہ ہمیں اپنی خواہشات کے لئے قوت بخشے گا۔ ہماری کمزور اور تھکاوٹ میں وہ جو قوت بخشے گا اُس کا مقصد اُس کی مرضی کو پورا کرنا ہے۔

ہماری روزمرہ زندگی میں حلیمی پیدا کرنے اور غرور کا مقابلہ کرنے کے بہت سے عملی طریقے ہیں، دوسروں سے مدد مانگیں یا قبول کریں۔ شکر گزار ہوں۔ زیادہ سُنیں۔ دوسروں کی تعریف کریں۔ مزید سوال پوچھیں۔ دوسروں کی خدمت کریں۔ مشورے کے طالب ہوں۔

دوسری جانب، خوف کو ختم کرنا بڑی حد تک چیزوں کو ابدی تناظر میں ڈالنے کا معاملہ ہے اور جس چیز سے ہم ڈرتے ہیں خُدا کے مقابلہ میں لانا ہے جو خُدا ہمارے ہر خوف سے بڑا ہے۔

کسی بھی چیز سے زیادہ، دیندار ہونا — مسلسل خُداوند کے نقطہ نظر پر توجہ رکھ کر — خوف اور غرور کے لئے موت کی گھنٹی ہے۔ ہمیں اِن دونوں دشمنوں سے زبردستی اور بے رحمی سے نبرد آزما ہونے کی ضرورت ہے جب بھی ہمیں اپنی زندگی میں اُن کی موجودگی کا علم ہو۔

جب مَیں نے یہ کتاب لکھنا شروع کی، تو مَیں پہلا پورا دِن دینداری کے متعلق کتاب مقدس کی آیات تلاش کرنے میں گزارا۔ جب مَیں ایسا کِیا تو دو طاقتور موضوعات سامنے آئے۔ پہلا حیران کُن نہیں تھا: ہمارا خُدا ایک اور واحد ہے اور وہ اکیلا ہی ساری پرستش اور عزت اور تمجید کے لائق ہے۔ لیکن دوسرا موضوع کم از کم اپنی تعداد کے لحاظ سے غیر متوقع تھا۔ بائبل اُن لوگوں کے حوالوں سے بھری پڑی ہے جو اپنے خوف اور مایوسی سے چھٹکارا پانے کے لئے غلط ذرائع تلاش کرتے تھے۔ خُدا چاہتا ہے کہ اُس کو تمام اچھی اور لازمی

برکات کے منبع اور ہر ضرورت کے جواب کے طور پر جانا جائے۔ جب ہم تحفظ کے لئے اُس کے پاس آتے ہیں تو اُسے یہ پسند ہے۔

یہاں صرف زبور میں سے دو مثالیں موجود ہیں۔ دوسری مثال میں بذات خُود خُدا بول رہا ہے۔ ہم اُس کے دل کی آواز سُن سکتے ہیں۔

خُدا ہماری پناہ اور قُوّت ہے،
مُصِیبت میں مُستعِد مدد گار۔
اِس لِئے ہم کو کُچھ خَوف نہیں خواہ زمِین اُلٹ جائے
اور پہاڑ سمُندر کی تہہ میں ڈال دِیئے جائیں۔

—زبور ۴۶:۱-۲

"چُونکہ اُس نے مُجھ سے دِل لگایا ہے اِس لِئے مَیں اُسے چُھڑاؤُں گا۔
مَیں اُسے سرفراز کرُوں گا کیونکہ اُس نے میرا نام پہچانا ہے۔
"وہ مُجھے پُکارے گا اور مَیں اُسے جواب دُوں گا۔ ا مَیں مُصِیبت میں اُس کے ساتھ رہُوں گا۔
مَیں اُسے چُھڑاؤُں گا اور عِزّت بخشُوں گا"۔

—زبور ۹۱:۱۴-۱۵

یہ دونوں تصورات واضح طور پر آپس میں جڑے ہُوئے ہیں، چونکہ صرف خُدا ہی عبادت کے لائق اور تمام مخلوقات کا سرچشمہ اور پالنے والا ہے۔ مَیں نے اِن دو مسائل اور خوف اور غرور کے گُناہوں کے درمیان ایک دلچسپ توازن بھی دیکھا ہے۔ خوف کا تعلق کسی اور ذریعے سے امداد اور نجات کی تلاش ہے؛ غرور کسی اور ہستی کو عزت دینے کے مترادف ہے۔

خُدا بجا طور پر چاہتا ہے کہ اُسے کائنات کے مرکز کے طور پر تسلیم کِیا جائے۔ وہ ہر مسئلے یا فکر کا مرکز ہے۔ وہ ہر عمل کا محور ہے۔ وہ ہر واقع اور عمل کے لئے پیمانہ متعین کرتا ہے۔ زندگی کی اِس اہم ترین خصوصیت کو سمجھنے میں ناکامی ایک مکروہ عمل، افسوسناک ظلم اور خُدا کے مطلوبہ حکم کی گھناؤنی خلاف ورزی ہے۔

دُعا

اَے آسمانی باپ! تیرا شکر ہے تو ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ہم تجھے اَے باپ کہہ کر پکار سکتے ہیں۔ ہمارے پاس تیرے فرزند بننے کے لائق کوئی چیز نہیں ہے۔ جب تیرے ساتھ چلتے ہیں، تو تُو ہمیں بے خوف اور حلیم ہونے کا کہتا ہے (کیونکہ تُو ہمارے ساتھ ہے)۔ میرے لئے دونوں غیر فطری ہیں۔ میری مدد کر کہ مَیں تجھے تکتا رہوں نہ کہ اپنے آپ کو اور دلیری سے تیری راہنمائی میں چلوں۔ مجھے یہ کہنے سے بھی تھوڑا ڈر لگتا ہے لیکن میرا توکل تجھ پر ہے۔ اور تُو قابل اعتماد ہے۔ میری مدد کر کہ مَیں اپنے اور تیرے بارے میں سچائی کو واضح طور پر دیکھ سکوں۔ میری مدد کر کہ صرف تیرا خوف مانُوں۔ میری مدد کر کہ تیرے سامنے حلیم بن جاؤں کیونکہ مَیں تجھے صرف اُس طرح جاننا چاہتا ہُوں جیسے ایک حلیم جان سکتا ہے۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھِر دُعا کریں اور خُدا اسے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا ماضی کے کوئی وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہے تو، نظر ثانی شُدہ تکمیل کی تاریخوں کو دوبارہ سے مقرر کریں۔

۱. مجھ پر کیا زیادہ اثر کرتا ہے: خوف یا غرور؟ کیوں؟

۲. اگر مَیں خوف زدہ نہ ہوتا تو مَیں مختلف طریقے سے کیا کرتا؟

۳. اگر مَیں مغرور نہ ہوتا تو مختلف طریقے سے کیا کرتا ہے؟

۴. اِس باب کے جواب میں خُدا مجھ سے کون سے خاص اعمال کروانا چاہتا ہے؟ (اُن کو اپنے روزنامچہ میں درج کریں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دے دیں)۔

۵. مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اُس کا اشتراک کروں؟ (کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اُن وعدوں پر عمل کرنے کے قابل بنائے اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کریں جن کے ساتھ آپ بصیرت کا اشتراک کرنا چاہتے ہیں۔

۶ دُکھ سہنا ہمارا رستہ ہے

دیندار زندگی گزارنے کے لئے ہمیں مسیح کے ساتھ پہچانے جانا چاہئے، ا جس میں شامل ہے اُس کے دُکھوں اور موت میں کے ساتھ شناخت۔

مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک گیہُوں کا دانہ زمین میں گِر کر مَر نہیں جاتا اکیلا رہتا ہے لیکن جب مَر جاتا ہے تو بُہت سا پَھل لاتا ہے۔ جو اپنی جان کو عزِیز رکھتا ہے وہ اُسے کھو دیتا ہے اور جو دُنیا میں اپنی جان سے عداوت رکھتا ہے وہ اُسے ہمیشہ کی زِندگی کے لئے محفُوظ رکھّے گا۔ اگر کوئی شخص میری خِدمت کرے تو میرے پیچھے ہو لے اور جہاں مَیں ہُوں وہاں میرا خادِم بھی ہو گا۔ اگر کوئی میری خِدمت کرے تو باپ اُس کی عِزّت کرے گا۔

—یوحنا ۱۲:۲۴-۲۶

ہر سچے مسیحی کی زندگی میں دو صلیبیں ہوتی ہیں: ایک صلیب جس پر یسوع کے دُکھ سہا اور جان دی، اور دوسری وہ جس پر ہمیں اپنے لئے دُکھ سہنا اور مرنا چاہئے۔ یسوع کو قبول کرنا مفت ہے؛ ہمیں صرف اُس کے ابدی زندگی کے مفت تحفے کو قبول کرنے کی ضرورت ہے۔ تاہم، ایسا کرنے کے لئے، ہمیں توبہ کرنی چاہئے، اپنی راہوں سے اُس کی طرف پھرنا چاہئے اور اُس کے پیچھے چلنا چاہئے۔ اور یسوع کے پیچھے چلنے کا راستہ ہمیشہ اِس دنیا میں دُکھوں اور موت سے ہو کر گزرتا ہے۔

تعریف کے لحاظ سے بادشاہی کی اُلٹی فطرت ایمان کا امتحان ہے۔ اِس میں دیدنی چیزوں کی بجائے اِیمان کے ساتھ رہنے کی ضرورت ہے۔ فلپیوں ۳:۱۰ میں، میں پولُس واضح کرتا ہے کہ خُداوند کو جاننے، اُس کے ساتھ پہچانے جانے اور اُس کی زندگی میں شریک ہونے کا واحد راستہ بھی "اُس کے دُکھوں" اور اُس کی موت میں شراکت ہے۔ ۲- تیمتھیس ۳:۱۲ میں، پولُس بہت ہی کم بائبل کا حوالہ دیتا ہے: "جِتنے مسیح یِسُوعؔ میں دِین داری کے ساتھ زِندگی گُذارنا چاہتے ہیں وہ سب ستائے جائیں گے"۔

یسوع نے جب صلیب پر اپنی جان دی تو اُس نے پہلے ہی ہمارے گُناہ کا کفارا ادا کر دِیا ہے۔ تاہم، دیندار زندگی کے راستے میں دوسری صلیب ہے: ہماری اپنی صلیب۔ شاگردوں نے دونوں صلیبوں کو سمجھنے کی جدوجہد کی۔ ہم اُن کی جدوجہد مرقس کی انجیل کے ابوب ۸-۱۰ میں دیکھ سکتے ہیں۔ مرقس اپنے بے باک سیدھے سادے انداز میں راستے کو ہموار بنا دیتا ہے۔

مرقس ۸:۲۲-۲۶ ایک غیر معمولی دومراحل کا معجزہ بیان کرتا ہے۔ یہ ایسا ہے جیسے یسوع کو ایک اندھے کو شفا دینے کے لئے دو کوششوں کی ضرورت تھی۔ پہلی کوشش کے بعد، اُس آدمی کو دھندلا سا دکھائی دِیا تھا؛ دوسری کوشش کے بعد اُس کو صاف دکھائی دینے لگا تھا۔ مَیں اِن دومراحل کے شفائیہ معجزے کے تمام اطلاقات کو نہیں جانتا لیکن یہ ایک دلچسپ تشبیہ فراہم کرتا ہے جس کے ذریعے بادشاہ اور اُس کی بادشاہی کے متعلق شاگردوں کے ابتدائی فہم کو سمجھا جا سکتا ہے۔

مرقس ۸:۲۷-۳۰ میں، بارہ شاگردوں سے سوال کرتا ہے۔ گویا نصف مدتی امتحان میں وہ پہلے پوچھتا ہے، "لوگ مُجھے کیا کہتے ہیں؟" اور پھر "لیکن تُم مُجھے کیا کہتے ہو؟" پطرس کو اِس جواب پر طلائی تمغہ ملتا ہے "تُو مسیح ہے"۔ اب تک کا سب سے اچھا۔

لیکن حیرت کی بات ہے، یسوع اپنے شاگردوں کو حکم دیتا ہے کہ کسی کو نہ بتائیں کہ وہ مسیح ہے۔ مجھے ہمیشہ یہ بتایا گیا ہے کہ یسوع نے یہ اِس لئے کہا تھا کیونکہ ابھی اُس کی مصلوبیت کا وقت نہیں آیا تھا اور اِس لئے وہ اپنی شناخت کمتر رکھنا چاہتا تھا۔ اِس میں سچائی ہو سکتی ہے لیکن میرے خیال سے کہانی میں اور بہت کچھ ہے۔ یسوع نے شاگردوں کو یہ اعلان کرنے سے منع کر دِیا کہ وہ مسیح ہے کیونکہ اپنی ترقی کے اِس مقام پر وہ نہیں سمجھتے تھے کہ "مسیح" کون ہے۔ وہ غلط پیغام کا اعلان کر دیتے۔ وہ پریشان تھے کہ مسیح ہونے کا کیا مطلب ہے اور بادشاہی کیا ہے۔ یہ اندھے آدمی کی شفا کی پہلی کوشش کے بعد اُس کی دھندلی نظر جیسا تھا۔ اور یسوع نہیں چاہتا تھا کہ وہ کوئی غلط تصویر پیش کریں کہ یسوع کون ہے۔

ہم مرقس ۸:۳۱-۳۳ میں شاگردوں کی مبہم سمجھ دیکھتے ہیں جب یسوع اپنے آنے والے دُکھوں اور موت اور جی اُٹھنے کا ذکر شروع کرتا ہے۔ پطرس جس نے ابھی یسوع کو بطور مسیح پہچانا ہے فوراً اُسے ملامت کرتا ہے۔ یہ ایک حیران کُن عمل ہے، جس میں پطرس کی طرف سے قابل غور اعتقاد درکار تھا۔ مگر اُس نے مُڑ کر اپنے شاگردوں پر نِگاہ کر کے پطرؔس کو ملامت کی اور کہا" اَے شَیطان میرے سامنے سے دُور ہو کیونکہ تُو خُدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے" (آیت ۳۳)۔

یسوع کا پطرس کو شیطان کہنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ اِس معاملہ کو کتنا سنجیدگی سے لیتا ہے۔ وہ خُدا کی دلچسپیوں اور انسان کی دلچسپیوں میں تضاد رکھتا ہے۔ انسان کی دلچسپی طاقت اور جلال اور آرام اور آسانی میں ہے۔ یہ وہ راستہ تھا جس پر پطرس چاہتا تھا کہ یسوع اُن کی راہنمائی کرے۔ خُدا کی دلچسپی بالکل مختلف ہیں —دُکھ اُٹھانے کا، موت کا، جی اُٹھنے کا اور جلال کا راستہ۔

پھر یسوع آگے بڑھ کر بارہ شاگردوں اور بھیڑ کو اپنے پیچھے چلنے کی قیمت کے بارے میں تعلیم دیتا ہے (مرقس ۸:۳۴-۳۸)۔ "اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خُودی سے اِنکار کرے اور اپنی صلِیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے" (آیت ۳۴)۔ کوئی انسان خُدا اور دُنیا دونوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ یہ وہ پیغام تھا جسے پطرس سُننے یا قبول کرنے کو تیار نہ تھا۔ یہ دوسری صلیب کا پیغام ہے —جو ہماری ہے۔

یسوع کی صورت کا بدل جانا (مرقس ۹:۱-۱۳) یسوع کی شناخت بطور مسیح کی مزید تصدیق کر دیتا ہے۔ پطرس کی گفتگو۔۔۔ خاص کر جب اُن کو معلوم نہیں ہوتا تھا کہ کیا کہنا ہے۔۔۔ ہمیشہ تجویز کرتی ہے کہ وہ خیمے بناتے اور پہاڑوں پر رہتے ہیں۔ وہ پہاڑ کی چوٹی کے اُس تجربہ کو برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ یسوع اُس کو واپس زمین پر لاتا ہے، ملامت کرتے ہُوئے کہ مسیح "بہت سے دکھ اُٹھائے گا اور حقیر کیا جائے گا" (آیت ۱۲) اور مُردوں میں سے جی اُٹھے گا (آیت ۹)۔ صلیب کو پھر سے سامنے لایا جاتا ہے۔

مرقس ۹:۱۴-۲۹ بدروح گرفتہ لڑکے کی شفا کو بیان کرتا ہے۔ بعد میں شاگرد پوچھتے ہیں کہ ہم اِس بدروح کو کیوں نہ نکال سکے۔ یسوع نے جواب میں کہا کہ یہ قسم دُعا کے روزے کے سوا نہیں نکلتی (دیکھیں متی ۱۷:۲۱)، ایک بار پھر خود انکاری کی ضرورت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اُس کی نجات فاتحانہ عمل سے نہیں بلکہ دُعا، حلیمی اور قربانی اور باپ کے مکمل توکل کے وسیلے سے آئے۔

پھر یسوع اپنے دُکھوں، مرنے اور جی اُٹھنے کا اعادہ کرتا ہے، جیسے کہ یہ اُس کے شاگردوں کے لئے اُس کی خدمت کے اِس مرکزی پہلو کو سمجھنے میں مدد کر رہا ہو۔ "اِبنِ آدمؔ آدمیوں کے حوالہ کِیا جائے گا اور وہ اُسے

قتل کریں گے اور وہ قتل ہونے کے تین دِن بعد جی اُٹھے گا" (مرقس ۹:۳۱)۔ مگر شاگرد ڈر گئے اور چاہتے تھے کہ وہ موت کے بارے میں گفتگو کرنا چھوڑ دے (مرقس ۹:۳۲)۔

مرقس ۹:۳۳-۳۷ میں، میں جب شاگردوں میں بحث شروع ہو گئی کہ اُن میں سے بڑا کون ہے تو وہ فوراً ظاہر کرتے ہیں کہ وہ یسوع کے پیغام کو پوری طرح نہیں سمجھتے۔ یسوع نے جواب میں کہا "اگر کوئی اوّل ہونا چاہے تو وہ سب میں پچھلا اور سب کا خادِم بنے" (آیت ۳۵)۔ اُن سے دوبارہ حلیمی اور فروتنی کے متعلق بات کرتے ہُوئے، وہ اِس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ اُس کی بادشاہی میں دوسروں کی خدمت کرنا اور خُود خدمت نہ لینا سب سے بڑا ہونے کا نشان ہے۔ دوسری صلیب، پیروکار کی صلیب کا خیال، شاگردوں کے لئے اُتنا ہی تکلیف دہ ہے جتنا کہ پہلی یسوع کی صلیب کا۔

تَو بھی بارہ شاگردوں نے اپنی لاعلمی کا مظاہرہ کیا جب اُنہوں نے مرقس ۹:۳۸-۴۱ میں تفرقہ اور جدائی کی طرف اپنی پیش قدمی کا مظاہرہ کِیا۔ یسوع انہیں نصیحت کرتا ہے اور ایک خادم کے فضل اور عاجزی کی تعریف کرتا ہے (یعنی جو کوئی انہیں پانی کا پیالہ پیش کرتا ہے)۔ پھِر وہ مرقس ۹:۴۲- ۵۰ میں ایک گفتگو کو جاری رکھتا ہے جو ہر بار صلیب کے راستے کی وضاحت کرتی ہے۔ وہ تعلیم دیتا ہے کہ زندگی کا راستہ صرف اپنی خودی کا انکار اور اپنے لئے مر جانا ہے۔ صلیب کا نظریہ واضح طور پر دکھائی دیتا ہے۔ کسی کو ٹھوکر کھلانے سے مر جانا بہتر ہے، جسم کے اعضاء کا کٹ جانا ہمیشہ کی موت میں جانے سے بہتر ہے۔ یسوع کے پیچھے چلنے والوں میں اتحاد اور صلح اُن کی حلیمی اور سچائی کا ثبوت ہے (آیت ۵۰)۔

مرقس ۱۰ باب شادی کے (۱۰:۱-۱۲) اور بچوں کے ذکر سے شروع ہوتا ہے (۱۰:۱۳-۱۶)، جو موجودہ رویوں اور بادشاہی کے راستے پر چلنے والے شخص کی حلیمی اور خدمت گزاری کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔

پھِر مرقس ۱۰:۱۷-۳۱ میں، ہمیں ایک دولت مند نوجوان کا ذکر ملتا ہے جس نے یسوع سے پوچھا "اَے نیک اُستاد! مَیں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟" اُنہوں نے کچھ باتیں کِیں اور آخر میں "یِسُوعؔ نے اُس پر نظر کی اور اُسے اُس پر پیار آیا اور اُس سے کہا ایک بات کی تُجھ میں کمی ہے۔ جا جو کُچھ تیرا ہے بیچ کر غریبوں کو دے۔ تُجھے آسمان پر خزانہ مِلے گا اور آ کر میرے پِیچھے ہو لے" (آیت ۲۱)۔ وہ غمگین ہو کر چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تھا۔

یسوع کو اُس نوجوان پر پیار آیا تھا لیکن وہ نوجوان پچھلی چیزوں کی فکر میں تھا؛ اُس نے یسوع سے زیادہ دولت کو اہمیت دی۔ البتہ یسوع نے اُسے ایک انتخاب دِیا تھا۔ وہ اپنے مال و دولت کو رکھ سکتا یا بیچ کر یسوع کے پیچھے جا سکتا تھا اور آسمان پر خزانہ حاصل کر سکتا تھا۔ یسوع نے اُس نوجوان کو دوسری صلیب کی طرف اشارہ کِیا تھا۔ لیکن دولت مند نوجوان نے اُسے نہ اُٹھانے کا فیصلہ کِیا اور غمگین ہو کر چلا گیا۔ جب تک ہم دونوں صلیبوں کو نہیں سمجھیں گے ہم غلط چیزوں کو اہمیت دیتے رہیں گے۔ ہم اپنے ابدی بادشاہ کے تابناک جلال کی بجائے چھوٹی خواہشات کے عارضی سائے میں رہتے ہیں۔

مرقس ۱۰:۲۳ میں، یسوع بتاتا ہے کہ دولت مند کا خُدا کی بادشاہی میں داخل ہونا کتنا مشکل ہے۔ شاگرد اُس نوجوان کے ساتھ یسوع کی گفتگو سے تھوڑے پریشان دکھائی دیئے چنانچہ یسوع بات کو دہراتا ہے۔ وہ پریشانی میں پوچھتے ہیں مرقس ۱۰:۲۶ "پھر کون نجات پا سکتا ہے؟" وہ ابھی تک دو صلیبوں کو نہیں سمجھے تھے۔

مرقس ۱۰:۲۸ میں پطرس کے تبصرے سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے "دیکھ ہم نے تو سب کُچھ چھوڑ دِیا اور تیرے پیچھے ہو لِئے ہیں" کہ وہ توازن میں کمی محسوس کرتا ہے اور یقینی بنانا چاہتا ہے کہ وہ اُس عجیب دُنیا میں محفوظ ہے جس کا یسوع ذکر کر رہا ہے۔ یسوع پطرس کی قربانی کی تصدیق کرتا ہے: "یِسُوعؔ نے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اَیسا کوئی نہیں جِس نے گھر یا بھائیوں یا بہنوں یا ماں یا باپ یا بچّوں یا کھیتوں کو میری خاطِر اور اِنجیل کی خاطِر چھوڑ دِیا ہو۔ اور اب اِس زمانہ میں سَو گُنا نہ پائے" (۱۰:۲۹-۳۰ب)۔ لیکن پھِر یسوع کچھ اضافہ کرتا ہے جس کی پطرس کو توقع نہیں تھی: "مگر شدت کے ساتھ۔ اور آنے والے عالَم میں ہمیشہ کی زِندگی" (۱۰:۳۰ب)۔ یسوع اپنی بادشاہی کی اُلٹی نوعیت کے ساتھ اختتام کرتا ہے: "لیکن بُہت سے اوّل آخِر ہو جائیں گے اور آخِر اوّل" (۱۰:۳۱)۔ میرا خیال ہے کہ پطرس اِس سے بھی زیادہ مایوسی کا شکار تھا کیونکہ یسوع نے اِس معاملہ میں غیر متوقع طور پر ایذا رسانی کو شامل کر دِیا تھا جو مسیح کے پیچھے چلنے میں آتی ہے۔

مرقس ۱۰:۳۲-۳۴ میں، تب سے مرقس ۸ یسوع نے اپنے شاگردوں کو اپنے دُکھوں، موت اور جی اُٹھنے کے متعلق پانچویں بار بتایا:

> پس وہ پھِر اُن بارہ کو ساتھ لے کر اُن کو وہ باتیں بتانے لگا جو اُس پر آنے والی تِھیں کہ "دیکھو ہم یروشلیم کو جاتے ہیں اور اِبنِ آدمؔ سردار کاہِنوں اور فقیہوں کے حوالہ کِیا جائے گا اور وہ اُس کے قتل کا حُکم دیں گے اور اُسے غَیر قوموں کے حوالہ کریں گے۔ وہ اُسے ٹھٹھوں میں اُڑائیں گے اور پر تھوکیں گے اور اُسے کوڑے ماریں گے اور قتل کریں گے اور تِین دن بعد وہ جی اُٹھے گا"۔

اِس کے فوراً بعد، یعقوب اور یوحنا اُس کے پاس آکر اُس سے آنے والی بادشاہی میں اعلیٰ عہدہ مانگنے لگے۔ یسوع کی مایوسی اُس کے جواب میں ظاہر ہے: "تُم نہیں جانتے کہ کیا مانگتے ہو۔ جو پیالہ مَیں پینے کو ہُوں کیا تُم پی سکتے ہو؟ یا جو بپتسمہ مَیں لینے کو ہُوں تُم لو گے؟" (مرقس ۱۰:۳۸)۔ لیکن یہ اُن بارہ کو میدان میں کودنے سے روکنے کے لئے کافی نہیں تھا کیونکہ وہ سبھی بڑا بننا چاہتے تھے۔ یسوع ایک بار پھر بادشاہی میں سب سے بڑا ہونے کی علامت کے طور پر حلیمی، خدمت اور قربانی کا سبق دوہراتا ہے (مرقس ۱۰:۴۲-۴۵)۔

جی اُٹھنے کے بعد تک پطرس اور دیگر شاگرد دونوں صلیبوں کے متعلق نہیں سمجھے تھے۔ پنتِکوست کے دن پطرس پہلی صلیب کے بارے میں بات کرتا ہے (اعمال ۳:۱۸) اور ۱-پطرس ۲:۲۱ میں دوسری صلیب کے بارے میں لکھتا ہے: "اور تُم اِسی کے لئے بُلائے گئے ہو کیونکہ مسیح بھی تُمہارے واسطے دُکھ اُٹھا کر تُمہیں ایک نمُونہ دے گیا ہے تاکہ اُس کے نقشِ قدم پر چلو۔" وہ ۱-پطرس ۴:۱۲-۱۳ میں یہی سلسلہ جاری رکھتا ہے: "اَے پیارو! جو مُصیبت کی آگ تُمہاری آزمایش کے لئے تُم میں بھڑکی ہے یہ سمجھ کر اُس سے تعجّب نہ کرو کہ یہ ایک انوکھی بات ہم پر واقع ہُوئی ہے۔ بلکہ مسیح کے دُکھوں میں جُوں جُوں شریک ہو خُوشی کرو تاکہ اُس کے جلال کے ظہُور کے وقت بھی نہایت خُوش و خُرّم ہو۔"

جب تک ہم بولتے وقت دونوں صلیبوں کو پہچان نہ لیں، تو شاید بہتر ہو گا کہ ہم بالکل نہ بولیں۔ اگر ہم اُس کی صلیب کو یا اپنی صلیب کو چھوڑ دیں تو ہم بادشاہی کی خوشخبری کی نمائندگی نہیں کر رہے۔ ہمیں اِس لئے بلایا گیا ہے کہ دُکھ اُٹھائیں اور اپنی مصیبت کے ذریعے مسیح ساتھ پہچانے جائیں۔ جلال اور عزت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہمارے راستے میں آئیں گی لیکن چور راستہ نہیں ہے۔ جب بیابان میں یسوع کو آزمایا گیا (متی ۴:۱-۱۰) شیطان نے اُسے ایک مختصر راستوں کی پیش کش کی۔ یسوع نے اُن کو ٹھکرا دِیا، اُس کے برعکس صلیب کے راستے پر چلنے کا فیصلہ کِیا جس کی باپ نے نشان دہی کی تھی۔ ہمیں بھی وہی کرنا چاہئے۔

جب مَیں بارہ کے ساتھ یسوع کے صبر کا مشاہدہ کرتا ہُوں، مرقس ۸-۱۰، مَیں اُن کے سمجھنے کی سُستی پر حیرت سے سر ہلاتا ہُوں۔ پھر مَیں اپنے آپ پر غور کرتا ہُوں۔ مجھے ابتدائی اسباق سیکھنے میں دہائیاں گزری ہیں جن میں مجھے ابھی تک مہارت حاصل نہیں ہُوئی۔ مجھے بہت سے فائدے حاصل ہُوئے ہیں۔ مجھے کلام مقدس اور دیگر روحانی ذرائع تک رسائی حاصل ہُوئی ہے۔ مَیں نے ایک دیندار گھرانے میں پرورش پائی ہے۔ مَیں نے بہت سے بالغ مقدسوں کے ساتھ مل کر کام کِیا ہے۔ اور پھر بھی مجھے بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ یسوع فی الحقیقت صبر کرنے والا ہے۔ مجھے دوسروں کے ساتھ برابر صبر کرنے کی ضرورت ہے۔

ہم ایک اُلٹی بادشاہی میں رہتے ہیں۔ ہمیں اپنی نگاہیں دائمی حقائق پر رکھنے کی ضرورت ہے نہ کہ زمینی سایوں یا وقتِ عارضی مصیبتوں پر۔ جب ہم روح کے مطابق چلتے ہیں تو ہم یہی توقع کر سکتے ہیں۔ اگر ہم دیگر

خدشات میں مبتلا ہیں تو، ہم غلط راستے پر ہیں۔ صحیح راستے کی نشانی جلال اور آسانی کی بجائے قربانی اور خدمت ہے۔

ایمی کارمیخائل (Amy Carmichael) انڈیا میں ایک مشہور مشنری ہے، اُس نے کینڈلز اِن دی ڈارک (Candles in the Dark) میں لکھا "مٹھاس سے بھرے ہُوئے پیالے میں سے ایک قطرہ بھی کڑواہٹ کا نہیں نکل سکتا، کوئی بات نہیں اُسے کتنا بھی اچانک جھٹکا جائے۔" مجھے اِس بیان سے نفرت ہے، اِس کی نوعیت کی وجہ سے نہیں بلکہ اِس لئے کہ یہ سچ ہے اور بہت الزام لگانے والا ہے۔

کارمیخائل نے اپنی نظم "ہیسٹ داؤنو سکار (Hast Thou no scar)" میں بھی دوسری صلیب کے تصور کو حیرت انگیز طور پر بیان کِیا ہے:

کیا تُم پر کوئی داغ نہیں ہے؟

پاؤں پر، یا کسی پہلو میں یا ہاتھ پر کوئی پوشیدہ داغ نہیں ہے؟

مَیں نے تُمہیں ملک میں زبردست کی طرح گاتے ہُوئے سُنا ہے،

مَیں نے اُنہیں تیرے روشن ستارے کو سلام کرتے سُنا ہے،

کیا تُم پر کوئی داغ نہیں ہے؟

کیا تُم پر کوئی زخم نہیں؟

پھر بھی، مَیں تیر اندازوں سے زخمی ہُوں، گزر گیا۔

مجھے مرنے کے لئے درخت کے ساتھ لٹکا دِیا گیا، اور کرایہ کے

درندوں سے مجھے روندوایا گیا، مَیں جھنجھلا گیا:

کیا تُم پر کوئی زخم نہیں؟

کوئی بھی زخم؟ کوئی داغ نہیں؟

تو بھی جیسے مالک ہے نوکر بن جائے،

اور میرے پیچھے چلنے والے پاؤں چھیدے ہُوئے ہیں؛

لیکن تیرے سالم ہیں۔ کیا وہ دُور تک چل سکتا ہے

کس پر زخم یا داغ نہیں ہیں؟

زیادہ تر لوگوں کے لئے یہ فطری رویہ نہیں ہے۔ تاہم مجھے ایک بار ایک استثنا کا سامنا ہُوا تھا۔ مَیں ایک نوجوان کی تبدیلی کے فوراً بعد اُس کے ساتھ سفر پر تھا۔ وہ پہلے لوگوں میں سے ایک تھا جو پہلے غیر قوم لوگوں میں سے خُداوند کے پاس آئے تھے جن کے ساتھ مَیں اور میری بیوی مشنری کے طور پر رہائش پزیر تھے۔ ہماری گفتگو کے دوران، مَیں نے اُس سے پوچھا کہ کس چیز نے اُسے خُداوند کی پیروی پر آمادہ کِیا۔ اُس کے جواب نے مجھے چونکا دِیا: "مَیں نے دنیا میں چاروں جانب دُکھ، درد اور غم اور برائی کو دیکھا اور طے کِیا کہ صرف ایک لاحدود اور عقل مند خُدا ہی اِن ساری چیزوں کو سمجھ سکتا ہے۔ آپ نے مجھے اُس خُدا کے بارے میں بتایا"۔ وہ مصائب سے نہیں بھاگ رہا تھا؛ وہ خُدا کی طرف دوڑ رہا تھا اور مصیبت کو گلے لگا رہا تھا۔ یہ فہم صرف خُداوند ہی اُس پر ظاہر کر سکتا تھا۔ یہ پہچان دیندار زندگی کی روزانہ کا حصہ ہے۔

اگر ہم ایک وفادار خالق کے طور پر خُداوند پر بھروسا کرتے اور وہ کام کرتے ہیں جو واجب ہے (۱-پطرس ۱۹:۴)؛ اگر ہم اِس زندگی کی پریشانیوں سے گزرتے ہُوئے ابدیت کو دیکھتے ہیں (۲-کرنتھیوں ۱۷:۴)؛ اگر ہم بھروسا کرتے ہیں کہ وہ اپنے جلال اور ہماری بھلائی کے لئے سب کچھ کرے گا (رومیوں ۲۸:۸)۔۔۔تو پھر جب ہمیں مشکلات کا سامنا ہو گا تو یہ جذبات ہمارے ردعمل کو متاثر کریں گے۔ ہم متعلقہ مساوات کے ساتھ جواب دے سکتے ہیں کیونکہ ہم چیزوں کو دائمی نقطہ نظر سے دیکھ رہے ہیں۔

یسوع لعزر کی موت پر رویا (یوحنا ۳۵:۱۱)، لیکن یہ غم اُمید سے خالی نہیں تھا۔ جب پولُس موت کے بارے میں سوچتا تو کہہ سکتا تھا "کیونکہ زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے اور مَرنا نفع" (فلپیوں ۲۱:۱)۔ ہم جانتے ہیں کہ کہانی کیسے ختم ہوتی ہے، اور کوئی بھی دھچکا یا دُکھ اِس علم سے رنگین ہوتا ہے۔ یہ یقین دہانی ہمیں اِس قابل بناتی ہے کہ ہم زمینی پریشانیوں کا سامنا کرتے ہُوئے اپنے مرکز میں ناقابل شکست رہیں۔ ایسا نہیں کہ ہم کم گہرائی سے محسوس کرتے ہیں بلکہ ہم زیادہ گہرائی سے محسوس کرتے ہیں۔ ہم نے ابدی جذبات پر غور کِیا ہے جو مقابلے میں زمینی لوگوں کو زرد کر دیتے ہیں۔

جذباتی دستاویز کی دوسری جانب بھی یہ سچ ہے۔ مَیں یقیناً فطری طور پر خوش نصیب یا غیر سنجیدہ شخصیت نہیں ہُوں۔ میرا فطری جھکاؤ شکایتی ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ خُداوند ایک سنگین نقطہ نظر کی طرف میری رغبت سے نمٹ رہا ہے۔ میری خوشی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے کیونکہ مَیں نے دیندار زندگی گزارنا سیکھ لِیا ہے۔

حالیہ برسوں کے دوران جن لوگوں کی مَیں راہنمائی کر رہا تھا اُن سے بار بار سوال پوچھا کہ: "کیا آپ مزے کر رہے ہیں؟"۔ مَیں نے دریافت کِیا کہ "تفریحی عنصر" اِس کا بہترین اشارہ ہو سکتا ہے کہ آیا کوئی شخص دیندار زندگی گزار رہا ہے یا نہیں۔ اِس سے پتا چلتا ہے کہ آیا کوئی شخص اپنی کوششوں کی بجائے روح القدس سے قوت پاتا ہے یا نہیں۔

تفریحی عنصر یہ ظاہر کرتا ہے کہ آیا ایک شخص خُداوند پر بھروسا کر رہا ہے اعتماد رکھتا ہے کہ حالات کیسے موڑ لیں گے یا اِس دلچسپ تجسس یا مزاحیہ جستجو میں ہے کہ خُداوند کچھ خاص حالات کو اپنے جلال ہماری ابدی بھلائی کے لئے کیسے استعمال کرے گا۔ تفریح، اِس لحاظ سے بھرپور زندگی گزارنے کا ثبوت ہے جو دینے کے لئے یسوع آیا (یوحنا ۱۰:۱۰)۔

بلاشبہ دیندار زندگی ساری تفریح اور کھیل نہیں ہوتی۔ کلام مقدس میں، خُدا خُود بہت سے جذبات کا اِظہار کرتا جس میں غصہ، مایوسی، حسرت، حسد، ناراضگی اور چڑچڑاپن شامل ہے۔ اگر ہم اُس کے خیالات اور جذبات کے ساتھ ہم آہنگ ہیں تو ہم اُن کو اُس کے ساتھ محسوس کریں گے لیکن یہ صحیح طریقے سے اور صحیح وجوہات کی بنا پر ہوگا۔۔۔ کیونکہ جب لوگ خُدا کی ترتیب اور ارادوں کو بگاڑتے اور اُس کے جلال کو نظر انداز کرتے ہیں تو ہم پریشان ہوتے ہیں۔

لیکن یسوع ایک اُداس آدمی نہیں تھا۔ دراصل، وہ ایک پارٹی چلانے والے کے طور پر جانا جاتا تھا (لوقا ۷:۳۴)۔ لوگ اُس کے ارد گرد رہ کر لطف اندوز ہوتے تھے (یہودی مذہبی راہنماؤں کے علاوہ)۔ پرانے عہد نامہ میں بھی، خُدا نے تفصیلی ہدایات دی تھی کہ عیدوں کا جشن کیسے منانا ہے اور اچھا وقت کیسے گزارنا ہے۔ وہ محبت، خوشی اور مزاح کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ پوچھنا کہ "کیا آپ مزے کر رہے ہیں؟" مجھے خُدا کے دل اور ذات کے اِس پہلو کے ساتھ ہم آہنگ رہنا یاد دلاتا ہے۔

خُدا کا ایک ہی جذبہ ہے جس کو وہ ستعمال کرتا ہے۔ اُس کا جلال۔ وہ چاہتا ہے کہ اُس کے جلال کو اُس کی تخلیق کے ذریعے، اور خاص طور پر بنی نوع انسان کے ذریعے تجربہ کیا جائے، منعکس کیا جائے اور اس کا اعلان کیا جائے۔ اُس کے باقی تمام جذبات اِس غالب جذبے کے اظہار یا مشتق ہیں۔ اِس سچائی کو یاد رکھنا مجھے اُن حالات کے بارے اپنے جذبات کے رد عمل کا اندازہ کرنے کے لئے ایک قابل اعتماد راہنما فراہم کرتا ہے جس کا مجھے سامنا ہے۔ اُس کے حیرت انگیز موڑوں میں بھی، جب مَیں اُس کے جلال کے لحاظ سے صورت حال کا جائزہ لیتا ہُوں تو مَیں چیزوں کا بہترین اندازہ لگا سکتا ہُوں۔

دُعا

اَے خُداوند! مجھے معلوم ہے کہ تُو مجھ سے پیار کرتا ہے۔ لیکن میرا آرام تیری اعلیٰ ترجیح نہیں ہے۔ تیرے لئے میری بھلائی، تیری بادشاہی اور تیرا جلال زیادہ اہم ہیں۔ سچ یہ ہے کہ مجھے سکون پسند ہے؛ لیکن مَیں تجھ سے زیادہ پیار کرتا ہُوں (کم از کم مَیں تجھ سے زیادہ پیار کرنا چاہتا ہُوں)۔ مجھے تعلیم دے کہ تیرے نقطہ نظر میں شریک ہو جاؤں۔ زندگی مختصر ہے اور ابدیت طویل۔ ہمیشہ ساتھ رہنے والی خوشی اور جلال کو جاننے کے مقابلے میں زمینی مشکلات ہلکی اور عارضی ہیں۔ مجھے سکھا کہ مَیں اپنی مرضی سے اپنی صلیب اُٹھاؤں اور حلیمی اور قربانی اور مصیبت کی راہ پر تیرے پیچھے چلوں۔۔۔ تاکہ مَیں تیرے ساتھ چل سکوں، اپنی زندگی میں کام کرنے والی تیری جی اُٹھنے والی قدرت کا تجربہ کر سکوں اور تجھ اب اور ہمیشہ کے لئے جان سکوں۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھِر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا ماضی کے کوئی وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہے تو، نظرثانی شُدہ تکمیل کی تاریخوں کو دوبارہ سے مقرر کریں۔

۱. کیا مَیں نے پوری طرح سے نہ صرف یسوع کی صلیب بلکہ اپنی صلیب کی ضرورت کو بھی پہچان لِیا ہے؟ اگر نہیں تو یہ پہچان میرے رویّے اور تکالیف کے ردِعمل کو کیسے بدل سکتی ہے؟

۲. کیا کوئی قیمت یا قربانی ہے جس سے مَیں شرما رہا ہُوں (یعنی دولت مند نوجوان کی طرح)؟

۳. کیا مَیں انجیل کی منادی کرتے ہُوئے دونوں صلیبوں کا بیان کرتا ہُوں؟

۴. اِس باب کے جواب میں خُدا مجھ سے کون سے خاص اعمال کروانا چاہتا ہے؟ (اُن کو اپنے روزنامچہ میں درج کریں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دے دیں)۔

۵. مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اُس کا اشتراک کروں؟ (کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اُن وعدوں پر عمل کرنے کے قابل بنائے اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کریں جن کے ساتھ آپ بصیرت کا اشتراک کرنا چاہتے ہیں۔

۲
پارٹ

دینداری
کے اجتماعی پہلو

۷ نیا عہد

نئے عہدنامہ کے خاندان کے افراد کی حیثیت سے، خُدا کے ساتھ ہمارا ابدی رشتہ یسوع کی وفاداری اور راست بازی پر مبنی ہے۔ اُس کی خوشنودی میں زندگی گزارنے کی ہماری صلاحیت ہمارے اندر کے مہربان کام پر مبنی ہے۔

"دیکھ وہ دن آتے ہیں خُداوند فرماتا ہے جب مَیں اِسرائیل کے گھرانے اور یہوداہ کے گھرانے کے ساتھ نیا عہد باندھوں گا۔ اُس عہد کے مطابق نہیں جو مَیں نے اُن کے باپ دادا سے کیا جب مَیں نے اُن کی دست گیری کی تا کہ اُن کو ملک مصر سے نکال لاؤں اور اُنہوں نے میرے اُس عہد کو توڑا اگرچہ مَیں اُن کا مالک تھا" خُداوند فرماتا ہے۔ بلکہ یہ وہ عہد ہے جو مَیں اُن دنوں کے بعد اسرائیل کے گھرانے سے باندھوں گا۔ خُداوند فرماتا ہے۔ مَیں اپنی شریعت اُن کے باطن میں رکھوں گا اور اُن کے دل پر اُسے لکھوں گا۔ اور مَیں اُن کا خُدا ہوں گا اور وہ میرے لوگ ہوں گے۔ اور وہ پھر اپنے اپنے پڑوسی اور اپنے اپنے بھائی کو یہ کہہ کر تعلیم نہیں دیں گے کہ خُداوند کو پہچانو۔ کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک وہ سب مجھے جانیں گے۔ خُداوند فرماتا ہے اِس لئے کہ مَیں اُن کی بدکاری بخش دُوں گا اور اُن کے گُناہ کو یاد نہ کروں گا۔"

(یرمیاہ ۳۱:۳۱-۳۴)

عہد دو فریقوں کے درمیان ایک معاہدہ ہوتا ہے جو اُن کے تعلق کی وضاحت کرتا ہے۔ بائبل کو دیکھنے کا ایک طریقہ خُدا اور انسان کے درمیان عہد کا ایک سلسلہ ہے۔ خُدا نے نوح کے ساتھ عہد باندھا (پیدایش ۱۸:۶؛ ۹:۹-۱۷)؛ ابرہام / ابرام کے ساتھ باندھا (پیدایش ۱۵:۱۸؛ ۱:۱۷-۲۱)؛ پھر اضحاق اور یعقوب کے ساتھ (ابراہیمی عہد کی تجدید کے طور پر پیدایش ۲۶:۲-۵ اور پیدایش ۳۵:۱۱-۱۲)؛ موسیٰ کے ساتھ باندھا (خروج ۲۴:۷-۸)؛ داؤد کے ساتھ باندھا (۲-سموئیل ۷:۸-۱۷)؛ پھر سلیمان کے ساتھ باندھا (داؤد کے عہد کے تجدید کے طور پر ۱-سلاطین ۹:۱-۵)۔ کچھ مواقع پر، خُدا کے لوگ عہد کی تجدید کرتے تھے جب احساس ہوتا تھا کہ اُنہوں نے اُسے توڑ دِیا ہے۔ مثال کے طور پر، دونوں نے، یشوع (۲-سلاطین ۲۳:۱-۳؛ ۲-تواریخ ۳۴:۳۱-۳۲) اور یہودیدہ (۲-تواریخ ۲۳:۱۶) خُدا اور اسرائیل کے درمیان عہد کی تجدید کی۔

خُدا اور انسانوں کے درمیان تعلق عہدِ عتیق میں (موسیٰ کے عہد کے تحت) اور عہدِ جدید میں (نئے عہد کے تحت) بہت مختلف ہے۔ پرانے عہد نامہ میں خُدا کا نام لینا بھی انتہائی مقدس سمجھا جاتا تھا۔ خُدا اور انسان کے درمیان جدائی کا شدید احساس تھا۔ یہ خیال خیمہ اجتماع میں اور پھر ہیکل میں ناقابل رسائی پاک ترین مقام کے ذریعے دکھایا گیا ہے جہاں سردار کاہن کو سال میں صرف ایک دفعہ خُدا کی حضوری میں داخل ہونے کی اجازت تھی۔ (عبرانیوں ۹:۶-۷)

موسیٰ کا عہد اسرائیل کی نسل پر مرکوز تھا۔ موسیٰ کے عہد کے تحت اسرائیلی خُدا کے عہد کی برکات صرف خُدا کی فرمانبرداری کی صورت میں حاصل کرتے تھے۔ "اور اگر تُو خُداوند اپنے خُدا کی بات سُنے" (استثنا ۲۸:۲)۔ اِس کے برعکس خُدا کا وعدہ تھا کہ اگر اسرائیلی نافرمانی کرتے تو لعنت آتی۔ "لیکن اگر تُو ایسا نہ کرے کہ خُداوند اپنے خُدا کی بات سُن کر اُس کے سب احکام اور آئین پر جو آج کے دن مَیں تجھ کو دیتا ہُوں احتیاط سے عمل کرے تو یہ سب لعنتیں تجھ پر نازل ہوں گے اور تجھ کو لگیں گی" (استثنا ۲۸:۱۵)۔

خُداوند نے اپنے نبیوں کی معرفت پرانے عہد نامہ کے اختتام پر نئے عہد کی پیشین گوئی کی۔ یہ نیا عہد موسیٰ کے ساتھ خُدا کے عہد سے مختلف تھا۔ نیا عہد لازوال ہے (یسعیاہ ۵۹:۲۱؛ یرمیاہ ۳۲:۴۰؛ ۵۰:۵؛ حزقیایل ۱۶:۶۰؛ ۳۷:۲۶)۔ نئے عہد کے تحت خُدا اپنے لوگوں کو اندر سے بدلنے کا عدہ کرتا ہے تاکہ وہ اُس کے قریب آجائیں۔

> "بلکہ یہ وہ عہد ہے جو مَیں اُن دنوں کے بعد اسرائیل کے گھرانے سے باندھوں گا۔" خُداوند فرماتا ہے۔ "مَیں اپنی شریعت اُن کے باطن میں رکھوں گا اور اُن کے دل پر اُسے لکھوں گا۔ اور مَیں اُن کا خُدا ہُوں گا اور وہ میرے لوگ ہوں گے۔" (یرمیاہ ۳۱:۳۳)

"اور مَیں تُم کو نیا دل بخشوں گا اور نئی روح تمہارے باطن میں ڈالوں گا اور تُمہارے جسم میں سے سنگین دل کو نکال ڈالوں گا اور گوشتین دل تُم کو عنایت کروں گا" (حزقی ایل ۳۶:۲۶ اور حزقی ایل ۱۱:۱۹)۔

"اور مَیں اپنا خوف اُن کے دل میں ڈالوں گا تا کہ وہ مجھ سے برگشتہ نہ ہوں" (یرمیاہ ۳۲:۴۰ب)۔

اور خُدا کا وعدہ ہے کہ وہ خُود ایک ہی بار ہمیشہ کے لئے گُناہ کا سدِباب کرے گا "کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک وہ سب مجھے جانیں گے خُداوند فرماتا ہے۔ اِس لئے کہ مَیں اُن کی بدکاری کو بخش دُوں گا اور اُنکے گُناہ کو یاد نہ کروں گا" (یرمیاہ ۳۱:۳۴ب)۔

ایک نئے عہد کی ضرورت کیوں پیش آئی ؟ مختصراً یہ کہ پرانے عہد کی وسعت اور بنیاد دونوں کو مضبوط کرنے کی ضرورت تھی۔ ابراہام اور موسیٰ کے عہود دو بڑے عہود ہیں جو پرانے عہد نامہ کی شکل اختیار کرتے ہیں (اگر ہم داؤد کے عہد کو ابراہیمی عہد کا تسلسل سمجھیں)۔ موسیٰ کا عہد اسرائیل پر مرکوز تھا۔ خُدا کے نقطہ نظر سے ابراہمی عہد اب بھی (گلتیوں ۳:۱۶-۱۸)، پوری دُنیا کے لئے موثر ہے۔ ابرہام کے کے ساتھ خُدا کے وعدہ میں پیدایش ۱۲:۱-۳ میں وعدے شامل ہیں کہ اُس کے وسیلے سے "ساری قومیں برکت پائیں گی۔" اِس کی مکمل وضاحت گلتیوں میں ۳:۶-۱۴ میں کی گئی ہے۔ تاہم انسانی نقطہ نظر سے، ابراہیمی عہد صرف ابرہام کی جسمانی اولاد تک محدود تھا، (رومیوں ۹:۳-۸)۔ موسیٰ کا عہد اپنی بنیاد سے ناکافی تھا۔ نئے عہد میں یہ مسئلہ حل کر دِیا گیا (رومیوں ۴:۱-۲۵؛ گلتیوں ۳:۲۶-۲۹)، جو واضح طور پر عالم گیر ہے۔

موسیٰ کا عہد اپنی بنیاد کی وجہ سے ناکافی تھا۔ اِس کی بنیاد جزوی طور پر خُدا کے لوگوں کی فرمانبرداری پر تھی۔ وقتاً فوقتاً وہ ظاہر کرتے رہتے تھے کہ وہ خُدا کی شریعت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ جانوروں کی قربانی کے ذریعے اُس بے وفائی کا ازالہ کرنے کا انتظام کِیا گیا تھا۔ تاہم، یہ حل عارضی اور پوری طرح غیر موثر تھا (عبرانیوں ۹:۶-۱۴)۔ نیا عہد مسیح کی وفاداری اور راست بازی پر مبنی ہے۔ اِس پر اُس کے خُون سے مُہر کی گئی ہے (متی ۲۶:۲۸؛ مرقس ۱۴:۲۴؛ لوقا ۲۲:۲۰؛ ۱-کرنتھیوں ۱۱:۲۵)۔ نیز، موعودہ نئے عہد کے تحت، خُدا اپنے لوگوں کو نیا دل دے کر اندر سے بدلنے کا وعدہ کرتا ہے۔

ہماری گُنہگار فطرت کے پیشِ نظر پرانا عہد ہرگز کافی نہیں ہو سکتا تھا۔ ظاہری شریعت خواہ کتنی بھی سچی اور اچھی تھی، فرمانبرداری کی طرف ہماری راہنمائی نہیں کر سکتی تھی۔ وہ ہمارے اندر انسان کو نہیں بدل سکتی تھی۔ بلاشبہ خُدا یہ جانتا تھا۔ اُس نے موسیٰ کے ساتھ عہد کو بیکار اُمید میں قائم نہیں کِیا تھا کہ ہم مناسب راہنمائی میں خود کو بدل سکتے ہیں۔ موسوی عہد کو قائم کرنے میں خُدا کا مقصد ہمیں ہماری فضل کی ضرورت،

اعمال کے بجائے ایمان پر مبنی نئے عہد کی ضرورت کو ظاہر کرنا تھا (گلتیوں ۳:۱۹-۲۹)۔ "پس شریعت مسیح تک پہنچانے کو ہمارا اُستاد بنی تا کہ ہم ایمان کے سبب سے راستباز ٹھہریں" (گلتیوں ۳:۲۴)

نئے عہد میں، خُدا نے وہ کام کر دِیا جو ہم اپنے طور پر کبھی نہیں کر سکتے تھے۔

> "اِس لئے کہ جو کام شریعت جسم کے سبب سے کمزور ہو کر نہ کر سکی وہ خُدا نے کِیا۔ یعنی اُس نے اپنے بیٹے کو گُناہ آلودہ جسم کی صورت میں اور گُناہ کی قربانی کے لئے بھیج کر جسم میں گُناہ کی سزا کا حکم دِیا۔ تا کہ شریعت کا تقاضہ ہم میں پورا ہو جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں" (رومیوں ۸:۳-۴)

ابراہیمی عہد کے ساتھ ایک نشان تھا: ختنہ۔ عہدِ جدید کے مُطابق بپتسمہ ہے۔ (کلسیوں ۲:۹-۱۲)۔ بپتسمہ مسیح کے وسیلے سے خُدا کے وعدے اور فراہمی کے لئے ہماری رسمی قبولیت ہے۔ جس طرح ختنہ ابرہام کی خُدا کی فرمانبرداری کا اظہار تھا (پیدایش ۱۷:۱-۱۴، ۲۳-۲۷)، اُسی طرح بپتسمہ ہمارے لئے ہے (متی ۲۸:۱۸-۲۰)۔

موسوی عہد کی خصوصیت بار بار کی قربانیاں تھیں۔ نئے عہد نامہ کی خصوصیت ایک قربانی ہمیشہ کے لئے ہے لیکن ایک وہ ہے جس پر ہم ہر بار عشائے ربانی کی صورت میں عمل کرتے ہیں (لوقا ۲۲:۱۹-۲۰ ۱-کرنتھیوں ۱۱:۲۳-۲۶)۔ یہ انفرادی اور اجتماعی طور پر ہماری زندگی کے سرچشمہ کی یاددہانی کا کام کرتا ہے۔

نئے عہد نامہ کے ایمانداروں کی حیثیت سے خُدا کے ساتھ ہمارا تعلق اُس سے بہت فرق ہے جو پرانے عہد نامہ کے لوگوں کا معاملہ ہے۔ ہمیں خُداوند کے دوست کہا گیا ہے (یوحنا ۱۵:۱۵)، اور ہم ایک خاندان کے طور پر خُدا کو "اَے باپ" کہہ سکتے ہیں (رومیوں ۸:۱۵؛ گلتیوں ۴:۶)۔ یسوع ہمیں اپنے بھائی اور اپنی بہنیں کہنے سے شرماتا نہیں (عبرانیوں ۲:۱۱)۔ پاک ترین مقام کو پاک مقام سے الگ کرنے والا پردہ پھٹ گیا تھا جب یسوع نے اپنی جان دی (متی ۲۷:۵۱)۔ نیا عہد اسرائیل کی نسل تک محدود نہیں تھا بلکہ اُس کا مقصد "تمام اقوام" تھیں (متی ۲۸:۱۹)۔ اور نئے عہد کی برکات فرمانبرداری سے کمائی نہیں جاتیں بلکہ ہماری نااہلی کے باوجود مفت ملتی ہیں "ایمان کے وسیلے۔۔۔ فضل ہی سے۔۔۔ اعمال کے سبب سے نہیں" (افسیوں ۲:۸-۹)۔ نیا عہد شریعت پر نہیں بلکہ روح پر مبنی ہے (۲-کرنتھیوں ۳:۴-۶)۔ ہم قوانین کے پابند نہیں ہیں بلکہ ہم روح کے ذریعے خُداوند کی صورت پر تبدیل ہونے کے لئے مفت آزاد ہیں جیسا کہ ہم اُسے واضح طور پر دیکھتے ہیں (۲-کرنتھیوں ۳:۱۷-۱۸)۔ یہ دیندار زندگی کی ایک شاندار تفصیل ہے۔

تمام عہد نوعیت کے اعتبار سے اجتماعی تھے۔ وہ خُدا اور فرد کے درمیان نہیں بلکہ خُدا اور اُس کے لوگوں کے درمیان تعلق کی وضاحت کرتے تھے۔ نیا عہد بھی اجتماعی نوعیت کا ہے (افسیوں ۲:۱۱-۲۲)۔ ہم "پردیسی اور مسافر نہیں رہے بلکہ مقدسوں کے ہم وطن" اور خُدا کے گھرانے کے ہو گئے ہیں (افسیوں ۲:۱۹)۔ ہر قوم، قبیلے اور اہلِ زبان سے شاگرد اب خُداوند کی ہیکل بنانے کے لئے یہودی لوگوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ "کیونکہ پہلے تُم پردیسی او مسافر تھے مگر اب خُدا کے لوگ ہو" (۱-پطرس ۲:۱۰)۔ جب ہم مسیح میں اپنی مشترکہ پہچان اور قدر پا لیتے ہیں تمام زمینی امتیاز مٹ جاتے ہیں (گلتیوں ۳:۲۶-۲۹)۔ اُس کی شناخت اور قدر مرکزی حیثیت رکھتی ہیں۔ اجتماعی طور پر ہم اُس کا جلال ظاہر کرتے ہیں۔

عبرانیوں کی کتاب پرانے اور نئے عہود میں فرق کرتی ہے۔ مصنف اُس فرق کو بیان کرتا ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں اُس کے نتیجہ تک کیسے زندگی گزارنی چاہئے۔ عبرانیوں ۸:۱-۱۰:۱۸ میں، یہ تضاد اپنے عروج پر پہنچ جاتا ہے۔ نیا عہد ثالثی کی بجائے ذاتی ہے، بیرونی کی بجائے روحانی متغیر کی بجائے (ہماری کارکردگی پر مبنی) ٹھوس ہے (یسوع کی کارکردگی پر مبنی)۔

پھر مصنف خلاصہ کرتا ہے کہ ہمارے مُناسب جواب یہ ہونے چاہئے: پاکیزگی میں اپنے ایمان کو تھامے رہیں اور اُس ایمان میں ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں (عبرانیوں ۱۰:۱۹-۲۵)۔ ہمیں تکالیف کو بھی برداشت کرنا چاہئے (۱۰:۳۲-۳۹)۔

باب نمبر ۱۱ میں مصنف ہمیں پرانے عہد نامہ میں سے ایمان کی مثالیں دیتا ہے۔ پھر وہ یسوع کو حتمی مثال کے طور پر پیش کرتا ہے عبرانیوں ۱۲:۱-۳ میں:

> پس جبکہ گواہوں کا ایسا بڑا بادل ہمیں گھیرے ہوُئے ہیں تو آؤ ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اُس گُناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے دُور کر کے اُس دوڑ میں صبر سے دوڑیں جو ہمیں درپیش ہے۔ اور ایمان کے بانی کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں جس نے اُس خوشی کے لئے جو اُس کی نظروں کے سامنے تھی شرمندگی کی پرواہ نہ کر کے صلیب کا دُکھ سہا اور خُدا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا۔
>
> پس اُس پر غور کرو جس نے اپنے حق میں برائی کرنے والے گُنہگاروں کی اِس قدر مخالفت کی برداشت کی تاکہ تُم بے دل ہو کر ہمت نہ ہارو۔

باقی سارا باب مشکلات کے درمیان ثابت قدم رہنے کے موضوع پر محیط ہے۔ یہ نظم وضبط (عبرانیوں ۱۲:۴-۱۱)، کمزوروں کی حمایت اور تقویت (۱۲:۱۲-۱۳) اور تلخی اور بد اخلاقی کی بجائے صلح کے ساتھ چیلنجوں کا جواب دینے میں (۱۲:۱۴-۱۷) ہمارے مُناسب جواب پر روشنی ڈالتا ہے۔ بالآخر، یہ باب

انتہائی ہنگامہ خیز حالات میں بھی فرمانبرداری میں ثابت قدم رہنے کی ترغیب کے ساتھ ختم ہوتا ہے (۱۲:۱۸-۲۹)۔

باب ۱۳ تعلقات اور کردار پر توجہ دیتا ہے جو خُداوند کے ساتھ ہمارے نئے عہد کے تعلق کے پیشِ نظر مناسب ہیں۔ ہمیں اپنے ہم ایمان لوگوں سے محبت رکھنی ہے (عبرانیوں ۱۳:۱)، مسافر پروری کرنی ہے (۱۳:۲)، قیدیوں اور مصیبت زدوں کی مدد کرنی ہے (۱۳:۳)، شریکِ حیات کے ساتھ وفادار رہنا ہے اور عزت کرنی ہے (۱۳:۴)، اور زر کی محبت سے آزاد رہنا ہے (۱۳:۵-۶)۔ ہمیں خُدا پرست راہنماؤں کی تقلید کرنی ہے (۱۳:۷)، خُدا کی خاطر دُکھ سہنے ہیں، اور اُس کے ساتھ اپنے مستقبل کے لئے جینا ہے (۱۳:۱۲-۱۴)۔ ہمیں شکر گزار ہونا ہے (۱۳:۱۵) اور قربانی کے طور پر دوسروں کے ساتھ شامل ہونا (۱۳:۱۶)۔ یہ سب کچھ مسیح میں قائم رہنے، روح میں چلنے، یا اس کے مساوی اصطلاحات کی وضاحت سے بہت ملتا جلتا لگتا ہے۔

نئے اور پرانے عہود کے درمیان فرق خُدا کے لوگوں کا مطلوبہ طرزِ زندگی یا کردار نہیں بلکہ زندگی کا سرچشمہ اور محرک ہے۔ نیا عہد ہماری کارکردگی سے نہیں بلکہ یسوع کی کارکردگی سے برقرار ہے۔ یہ ہماری طاقت اور قابلیت سے نہیں بلکہ سکونت پذیر روح القدس کے ذریعے ہوتا ہے۔ اِس کا محرک خُدا کے ساتھ ہمارے تعلق کے ختم ہو جانے کا ڈر نہیں بلکہ اُس فضل کے لئے شکر گزار ہونا ہے جو اُس نے ہم پر کِیا ہے۔ یہ ایسی چیز نہیں جس کے ہم ختم ہو جانے سے بچنے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ ایسی چیز ہے جس میں ہم شوق سے ترقی کر رہے ہیں کیونکہ خُداوند ہمیں اپنے دل کے قریب کھینچتا ہے۔

حزقی ایل نے آنے والے عہد کو سنگین دل اور گوشتین کے درمیان فرق کے طور پر بیان کِیا ہے (حزقی ایل ۱۱:۱۹؛ ۳۶:۲۶)۔ خُدا کا نئے دل کا یہ تحفہ نئے عہد کا مرکز ہے۔ یہ دونوں عہود اجتماعی سیاق و سباق میں دیئے گئے ہیں۔ یہ رشتہ جو ہم میں مشترک ہے مسیح میں ہماری اجتماعی زندگی کا کلیدی حصہ ہے۔ اگر خُدا ہمارا باپ ہے تو ہمارے ساتھی شاگرد ہمارے بھائی بہنیں ہیں۔ یہ خاندانی رشتہ ہمارے باہمی اعمال کی وضاحت کرتا ہے۔ ہمارا خاندانی ورثہ ہمارا تعارف ہے۔

دُعا

اَے آسمانی باپ! مَیں یہ پھر کہتا ہُوں۔۔۔ اَے آسمانی باپ! نئے عہد کے لئے تیرا شکر ہے۔ تُو نے ایک ہی بار ہمیشہ کے لئے ہمارے گُناہوں کا معاملہ حل کر دِیا۔ مجھے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ تُو نے اپنا روح بھیجا تا کہ ہم میں سکونت کرے اور ہمیں نیا بنائے۔ ہم گُناہ اور موت کی شریعت سے آزاد ہیں اور تیرے روح کے وسیلے سے تیرے پیچھے چلنے کے لئے آزاد ہیں۔ تُو نے ہمیں ہمیشہ کے لئے اپنے لوگ بنالیا ہے۔ ہم یہ لوگ نہیں تھے جواب ہیں۔ ہم تیرے لوگ ہیں۔ تُو ہمارا باپ ہے اور تجھ میں ہم بھائی اور بہنیں ہیں۔ ہماری مدد کر کہ جو کچھ تُو نے کِیا ہم اُس میں چلیں۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھِر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا ماضی کے کوئی وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہے تو، نظر ثانی شُدہ تکمیل کی تاریخوں کو دوبارہ سے مقرر کریں۔

۱۔ کیا مَیں یہ سوچ کر جی رہا ہے کہ گویا مَیں آج بھی پرانے عہد نامہ میں جی رہا ہُوں؟ اگر ایسا ہے تو کس لحاظ سے؟

۲۔ مَیں نئے عہد کے حیران کن حقائق کو بہتر طور پر سمجھنے میں دوسروں کی مدد کیسے کر سکتا ہُوں؟

۳۔ زندگی گزارنے کے لئے میری طاقت کا ذریعہ میری کارکردگی کی بجائے خُدا کے فضل میں کس قدر مستقل ہے؟

۴۔ میری روحانی زندگی کی تحریک پیمائش کے خوف کی بجائے شکر گزاری پر کس قدر مستقل ہے؟

۵۔ اِس باب کے جواب میں خُدا مجھ سے کیا خاص اقدام کرانا چاہتا ہے؟ (اپنے روزنامچہ میں اُن کو درج کریں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دیں)۔

۶۔ مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اشتراک کروں؟(کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اُن وعدوں پر عمل کرنے کے قابل بنائے، اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کرے جن کے ساتھ آپ بصیرت کا اشتراک کرنا چاہتے ہیں۔

۸ نیا حکم

محبت دیندار زندگی کی وضاحتی خصوصیت ہے۔

مَیں تُمہیں ایک نیا حکم دیتا ہُوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو کہ جیسے مَیں نے تُم سے محبت رکھی تُم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تُم میرے شاگرد ہو۔

—یوحنا ۱۳: ۳۴-۳۵

محبت وہ خصوصیت ہے جو دیندار زندگی کی سب سے زیادہ تعریف کرتی ہے: خُدا سے محبت اور لوگوں سے محبت، خاص کر ایماندار خاندان سے محبت۔ یسوع نے پرانے عہد نامہ میں خُدا کے تمام احکام کا خلاصہ دو احکام میں کر دِیا: خُدا سے محبت اور دوسروں سے محبت (متی ۲۲: ۳۴-۴۰)۔ مزید، گرفتاری کی رات، جب یسوع نے نیا حکم قائم کِیا (متی ۲۶: ۲۸؛ مرقس ۱۴: ۲۴؛ لوقا ۲۲: ۲۰)، اُس نے اپنے شاگردوں کو ایک نیا حکم دِیا (یوحنا ۱۳: ۳۴): "۔۔۔ایک دوسرے سے محبت رکھو، جیسے مَیں نے بھی تُم سے محبت رکھی۔" بعض اوقات لوگ اِس تعلق سے محروم ہو جاتے ہیں کیونکہ نئے عہد کا ذکر صرف اناجیل متوافقہ میں ہے (مثلاً متی، مرقس اور لوقا) اور نئے حکم کا ذکر صرف یوحنا کی انجیل میں ہے۔ یوحنا اپنی بعد کی تحریروں میں اِس کو دوہراتا ہے (۱-یوحنا ۲: ۷-۸؛ ۲-یوحنا ۵)۔

یوحنا ۱۳ میں، میں یسوع اپنے شاگردوں سے محبت کا اظہار کرتا ہے اور پھر اُن کو حکم دیتا ہے کہ وہ بھی ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کہانی اُس سے شروع ہوتی ہے جو یسوع کے ذہن میں ہے۔ "جب یسوع نے جان لِیا کہ میرا وہ وقت آ پہنچا کہ دُنیا سے رُخصت ہو کر باپ کے پاس جاؤں تو اپنے لوگوں سے جو دُنیا میں تھے جیسے محبت رکھتا تھا آخر تک محبت رکھتا تھا" (۱۳: ۱)۔

یسوع جانتا تھا کہ زمین پر اُس کا وقت ختم ہو رہا ہے، اِس لئے اپنے آخری گھنٹے اپنے شاگردوں کے ساتھ محبت میں گزارے۔ تب اُس نے اُن کو ایک عمل کر کے دکھایا۔ اُس نے کپڑے اُتارے اور رُومال لے کر اپنی کمر میں باندھا اور اُن کے پاؤں دھوئے (یوحنا ۱۳:۴-۱۱)۔ بعد ازاں اُس نے وضاحت کی "کیا تُم جانتے ہو کہ مَیں نے تُمہارے ساتھ کیا کیا؟ تُم مجھے اُستاد اور خُداوند کہتے ہو اور خُوب کہتے ہو کیونکہ مَیں ہُوں۔ پس جب مجھ خُداوند اور اُستاد نے تمہارے پاؤں دھوئے تو تُم پر بھی فرض ہے کہ ایک دوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔ کیونکہ مَیں نے تُم کو ایک نمونہ دکھایا ہے کہ جیسا مَیں نے تُمہارے ساتھ کِیا ہے تُم بھی کِیا کرو" (یوحنا ۱۳:۱۲ب-۱۵)۔ یسوع اُن کو صرف یہ نہیں دکھا رہا تھا کہ وہ اُن سے کتنی محبت رکھتا ہے بلکہ یہ بھی کہ اُن کو ایک دوسرے سے یہ کیسے کرنا ہے۔

جب وہ کھا رہے تھے، تو یسوع نے اُنہیں بتایا اِسی دستر خوان پر ایک بیٹھا ہے جو اُس کو پکڑوائے گا اور جلد ہی اُن کو چھوڑ جائے گا۔ تب اُس نے اُنہیں ایک حکم دِیا۔ "مَیں تُمہیں ایک نیا حکم دیتا ہُوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو کہ جیسے مَیں نے تُم سے محبت رکھی تُم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ اگر تُم آپس میں محبت رکھو گے تو اِس سے سب جانیں گے کہ تُم میرے شاگرد ہو" (یوحنا ۱۳:۳۴-۳۵)۔

یہ نیا حکم پرانے عہد نامہ کے ورژن سے مشابہ ہے لیکن اضافی زور کے ساتھ۔ یہ ایک دوسرے سے محبت رکھنے پر توجہ دیتا ہے—خُدا کے خاندان کے دیگر ارکان کے ساتھ۔ یہ ایک مثال یا معیار فراہم کرتا ہے: ہمیں ایک دوسرے سے محبت رکھنی ہے جیسے یسوع ہم سے محبت رکھتا ہے۔ اور نیا حکم فرمانبرداری کے نتیجے کی وضاحت کرتا ہے: آیت نمبر ۳۵ میں یسوع فرماتا ہے کہ یہ محبت اِس کا ثبوت ہو گی کہ ہم اُس کے شاگرد ہیں۔ ہماری ایک دوسرے سے محبت دنیا پر ظاہر کرتی ہے کہ ہم یسوع کے پیروکار ہیں۔

یہ حیران کن بھی ہے اور خوفناک بھی۔ حیران کن اِس لے کہ آج کی کلیسیا کو دیکھ کر ہم اِس کا اندازہ نہیں لگا؛ خوفناک اِس لئے کہ ہم اکثر وہ محبت رکھنے سے قاصر رہتے ہیں جو یسوع نے ہم سے رکھی۔ ہاں، مجھے وہ لوگ پسند ہیں جن سے آسانی سے محبت کی جا سکے۔ لیکن یہ تو بے دین بھی کرتے ہیں (متی ۵:۴۳-۴۸)۔ بہر حال ایک دوسرے سے ہماری محبت کا مطلب ظاہر کرنا ہے کہ ہم یسوع کے سچے شاگرد ہیں۔ یہ ہماری انفرادی توجہ کا تقاضا کرتی ہے۔ یہ ہمارے چرچ کے اندر اور بشارتی خدمت کے کام لئے بہت سے اطلاقات رکھتی ہے۔ محبت وہ جگہ ہے جہاں دینداری کا پورا تجربہ تیز توجہ میں آتا ہے۔

صرف روح القدس کی مدد ہی سے ہم ایک دوسرے سے ویسی محبت رکھ سکتے ہیں جیسی محبت یسوع ہم سے رکھتا ہے۔ یہ پوری دیندار زندگی کی سچائی ہے لیکن یہاں پر یہ خصوصی سچائی ہے۔ خُدا سے اور اپنے پڑوسی سے

محبت رکھنے کی بابت پرانے عہدنامہ کے حکام پہلے ہی ہماری قابلیت اور قوت سے باہر تھے۔ نیا حکم مزید آگے جاتا ہے ہم سے تقاضا کرتے ہُوئے کہ ہمیں ایک دوسرے محبت رکھنی ہے جیسے یسوع ہم سے محبت رکھتا ہے۔ جس دن یسوع نے حکم دِیا اُسی دن اُس کے ایک پیروکار نے اُسے پکڑوا دِیا جس کے اُس نے پاؤں دھوئے تھے۔ اگلے دن اُسے مصلوب کر دِیا گیا۔ یہ محبت کے اُس درجہ کو ظاہر کرتا ہے جس کا وہ حکم دے رہا تھا۔

بعد ازاں جب شام کے وقت یسوع نے نیا حکم دِیا اُس نے اپنی اعلیٰ کاہنانہ دُعا میں محبت اور یگانگت کی مزید وضاحت کی، جو یوحنا ۱۷:۱-۲۶ میں قلم بند ہے، آیت ۲۶ میں اُس نے وضاحت کی کہ بطور اُس کے پیروکار ہم میں خُدا کی محبت ہو گی۔ "اور مَیں نے اُنہیں تیرے نام سے واقف کِیا اور کرتا رہوں گا تاکہ جو محبت تجھ کو مجھ سے تھی وہ اُن میں ہو"۔ یسوع نے جب اپنے پیروکاروں میں اتحاد کے لئے دُعا کی تو اُس نے اُس محبت کے عملی مظاہرہ کے لئے کہا۔

> مَیں صرف اُن ہی کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُن کے لئے بھی جو اُن کے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائیں گے تاکہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اَے باپ! تُو مجھ میں ہے اور مَیں تجھ میں ہُوں وہ بھی ہم میں ہوں۔ اور دُنیا ایمان لائے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا ہے۔
>
> اور وہ جلال جو تُو نے مجھے دِیا ہے مَیں نے اُنہیں دِیا ہے تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ مَیں اُن میں اور تُو مجھ میں تاکہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں اور دُنیا جانے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا اور جس طرح کہ تُو نے مجھ سے محبت رکھی اُن سے بھی محبت رکھی۔
>
> —یوحنا ۱۷:۲۰-۲۳

واہ۔ ہم سب جو یسوع کی پیروی کرتے ہیں ہم میں اُسی درجے کا اتحاد ہونا چاہئے جو تثلیث فی التوحید میں ہے۔ اِس حوالہ میں زور دینے کے لئے یہ موازنہ دہرایا گیا ہے۔ اور اِس صورت میں ایک دوسرے کے لئے ہماری محبت بے دین دنیا کے لئے ہماری گواہی کے طور پر کام کرے گی، "اور دُنیا جانے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا اور جس طرح کہ تُو نے مجھ سے محبت رکھی اُن سے بھی محبت رکھی" (یوحنا ۱۷:۲۳)۔

شاید ہماری خُون کی کمی والی انجیل کی بشارت والے پھل کی ایک وجہ مسیح کے بدن میں محبت اور اتحاد کا مظاہرہ کرنے میں ہماری ناکامی ہے۔ آخر کار، ہمارے پاس قابل تصور اچھی خبریں ہیں—کہ ابدیت تک تخلیق کے عظیم خُداوند کو جاننا، اُس سے پیار کرنا اور اُس کی خدمت کرنا ممکن ہے۔ بد قسمتی سے، ایک دوسرے ساتھ اپنے اعمال میں ہم ایسا نہیں کرتے جیسا یہ سچ ہے۔ اجتماعی طور پر دیندار زندگی گزارنے میں ہماری ناکامی ایک رُکاوٹ ہوتی ہے جو دوسروں کو مسیح کی پیروی کرنے سے روکتی ہے۔

یسوع نے ایک ہی کھانے پر نیا حکم اور نیا عہد دیا—آخری عشائیہ، جہاں اُس نے اپنے دھوکے اور گرفتاری سے عین پہلے فسح منایا۔ کھانے سے پہلے، یسوع نے اپنے شاگردوں سے اپنی محبت اور خدمت کے نشان کے طور پر اُن کے پاؤں دھوئے اور اُس نے اُن کو ہدایت کی کہ جیسے مَیں نے تمہاری خدمت ہے تُم بھی ایک دوسرے کی خدمت کِیا کرو۔ اُسی کھانے کے موقع پر اور اُسی دسترخوان کے گرد، شاگردوں نے بحث شروع کر دی کہ اُن میں کون سب سے بڑا ہو گا جس کے باعث یسوع نے اُن کو یاد دلایا کہ اُس کی بادشاہی میں وہ سب سے بڑا ہو گا جو سب کی خدمت کرے گا (لوقا ۲۲: ۲۴-۲۷)۔

چوتھی صدی کا کلیسیا کا بزرگ جیروم گلتیوں کی تفسیر میں ہمیں یوحنا رسول کے متعلق ایک کہانی سناتا ہے جو سینہ بہ سینہ سُنائی جاتی تھی۔ جب یوحنا بہت بوڑھا اور کمزور ہو گیا تو اُسے تقریر کے لئے جگہ بہ جگہ اُٹھا کر لے جاتے تھے۔ اُس کا پیغام ہمیشہ ایک ہی ہوتا تھا: "بچو! ایک دوسرے سے محبت رکھو۔" جب اُس سے پوچھا جاتا کہ اُس کا پیغام فرق کیوں نہیں ہوتا تو وہ جواب دیتا، "یہ خُداوند کا حکم ہے اور اِسی پر عمل ہو جائے تو کافی ہے"۔

یوحنا کی تحریریں ہمیں مسلسل ایک دوسرے سے محبت رکھنا یاد دلاتی ہیں (یوحنا ۱۳: ۳۴-۳۵؛ ۱۵: ۱۲، ۱۷؛ ۱-یوحنا ۳: ۱۱، ۲۳؛ ۴: ۷، ۱۱-۱۲؛ ۲-یوحنا ۵)۔ پولُس بھی اکثر اِس حکم کا ذکر کرتا ہے (رومیوں ۱۲: ۱۰؛ ۱۳: ۸؛ گلتیوں ۵: ۱۳؛ افسیوں ۴: ۲؛ ۱-تھسلنیکیوں ۳: ۱۲؛ ۴: ۹؛ ۲-تھسلنیکیوں ۱: ۳)، جیسے پطرس کرتا ہے (۱-پطرس ۱: ۲۲؛ ۴: ۸؛ ۵: ۱۴)۔

شاید ہماری باہمی محبت کا بہترین عملی امتحان ہمارا روپیہ پیسہ ہے۔ یہ حیرت انگیز ہے کہ ہم اپنے پیسوں کو قربان کرنے کی بجائے غیر بادشاہی ترجیحات میں کتنی جلدی پھسل سکتے ہیں۔ یہ صرف انفرادی طور پر سچ نہیں بلکہ بہت سی کلیسیاؤں اور اُن کے بجٹ اور جائیداد کے لئے بھی سچ ہے۔ دولت مند جوان کی طرح، بہت سے لوگ جب خُداوند کو اپنے ساتھ پیسہ دینے کے متعلق بات کرتے سنتے ہیں تو اُداس ہو کر چلتے جاتے ہیں (لوقا ۱۸: ۱۸-۲۷)۔ فریسیوں کی طرح، وہ اِس خیال پر طنز کرتے ہیں کہ ایمان کو چاہئے سخاوت کی طرف لے جائے (لوقا ۱۶: ۱۰-۱۵)۔

اِس کے برعکس، مَیں نے کچھ لوگوں کی طرف سے بے لوثی اور سخاوت کو دیکھا ہے، جو اِس بات کا واضح ثبوت فراہم کرتا ہے کہ خُداوند سے اُن کی وابستگی محض ذہنی رضامندی نہیں ہے۔ وہ اپنے بٹوے سمیت پوری طرح مقدس ہیں۔

اِس سخاوت کا ایک دلچسپ مظہر ایک واقع ہے جو دنیا بھر کی جیبوں میں بے ساختہ زیادہ سے زیادہ کثرت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کچھ لوگ اِسے بنیادی مرکز کہتے ہیں۔ مختلف قسم کے تاثرات ہیں لیکن نمایاں خصوصیات

میں کسی حد تک مشترکہ مالیات اور معاشی سرگرمیاں شامل ہیں جو اعمال ۲:۴۴-۴۵ اور اعمال ۴:۳۲ میں ابتدائی کلیسیا کے وسائل کی طرح ہیں۔

بُنیادی مراکز خدمت اور تربیت کرنے اور شاگرد بنانے اور جسمانی برکات پیدا کرنے والے مراکز کے طور پر کام کرتے ہیں۔ وہ اُن برادریوں یا علاقوں کا نمونہ بناتے ہیں جہاں پر وہ واقع ہیں۔ ایسا کرنے میں، بے لوث قربانی اور ایک دوسرے کے لئے اور اپنے اردگرد اقوام کے لئے محبت کی اجتماعی مثالوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اپنی کتاب رائزنگ ٹائیڈز (*Rising Tides*) میں، نِیل کولے (Neil Cole) اُن مراکز کا ذکر کرتا ہے جن کو وہ زیادہ تفصیل سے "بادشاہی چوکیاں" قرار دیتا ہے۔ کئی ابتدائی مثالیں جن سے مَیں واقف ہُوں "سُننے والے گروپ" (listening group) سے نکلی ہیں جو اگلے باب میں زیرِ بحث ہیں۔ نِیل اور مَیں اِس گروپ کے بارہ ارکان میں سے دو تھے۔

محبت مسیح میں ہماری زندگی کا مرکزی موضوع ہے۔ یہ ذائقہ یا خوشبو ہوتی ہے جو ہماری وضاحت کرتی ہے۔ محبت کی باتیں کرنا آسان ہوتا ہے لیکن اِس پر عمل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ نیک سامری کی تمثیل سبق آموز ہے۔ وہاں ایک شرع کا عالم پوچھتا ہے "اَے اُستاد! مَیں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں؟" (لوقا ۱۰:۲۵)۔

یسوع ایک سوال کے ساتھ جواب دیتا ہے: "توریت میں کیا لکھا ہے؟ تُو کس طرح پڑھتا ہے؟" (۱۰:۲۶)۔

شرع کا عالم عہدِ عتیق سے میں سے خُدا اور ہمسائے سے محبت رکھنے کے حوالہ کے ساتھ جواب دیتا ہے (۱۰:۲۷)۔ یسوع نے جواب میں کہا "تُو نے ٹھیک جواب دِیا یِہی کر تو تُو جئے گا" (۱۰:۲۸)۔

لیکن شرع کا عالم یسوع کے اثبات سے مطمئن نہیں ہے۔ مگر "اُس نے اپنے تئیں راستباز ٹھہرانے کی غرض سے یسوع سے پوچھا پھر میرا پڑوسی کون ہے" (۱۰:۲۹)۔ شرع کا عالم قانونی تعریف چاہتا ہے۔ بالفاظ دیگر، وہ کہہ رہا ہے، "کس سے محبت رکھنی چاہئے اور ہم مَیں کس سے نہ رکھنے کے لئے آزاد ہُوں؟"۔

یسوع نیک سامری کی مشہور کہانی کے ساتھ جواب دیتا ہے جو ڈاکوؤں کے ہاتھوں زخمی یہودی کی مدد کے لئے نسلی اور مذہبی نفرت کی ساری حدود پار کر گیا تھا (۱۰:۳۰-۳۷)۔

تمثیل میں، مذہبی راہنما جو ڈاکوؤں کے ہاتھوں زخمی ہونے والے شخص کے پاس سے گزر گئے وہ لوگوں کے کاموں میں مصروف تھے۔ کسی زخمی آدمی کی دیکھ بھال کے لئے رُکنا اُن کے لئے بہت سی تکالیف پیدا کر دیتا۔ لیکن بیان یسوع کے بھیڑوں اور بکریوں کی کہانی سے خاصی مماثلت رکھتی ہے جو متی ۲۵:۳۱-۴۶

میں درج ہے۔ یسوع فرماتا ہے کہ عدالت کے دن وہ کچھ لوگوں کو اپنی بادشاہی میں خوش آمدید کہے گا کہ "آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو جو بادشاہی بنائے عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے اُسے میراث میں لو۔ کیونکہ مَیں بھوکا تھا تُم نے مجھے کھانا کھلایا۔ مَیں پیاسا تھا تُم نے مجھے پانی پلایا۔ مَیں پردیسی تھا تُم نے مجھے اپنے گھر میں اُتارا۔ ننگا تھا تُم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ بیمار تھا تُم نے میری خبر لی۔ قید میں تُم میرے پاس آئے" (متی ۲۵:۳۴-۳۶)۔

لوگ حیرت میں جواب دیں گے، " اَے خُداوند ! ہم نے کب تجھے دیکھ کر یہ سب کِیا (۲۵:۳۷-۳۹) ؟" یسوع جواب میں کہے گا "جب تُم نے میرے سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک کِیا تو میرے ساتھ ہی کِیا" (متی ۲۵:۴۰)

اِس کے برعکس یسوع دوسروں سے کہے گا "اَے ملعونوں! میرے سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ کیونکہ مَیں بھوکا تھا تُم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ پیاسا تھا تُم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ پردیسی تھا تُم نے مجھے گھر میں نہ اُتارا۔ ننگا تھا تُم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ بیمار اور قید میں تھا تُم نے میری خبر نہ لی" (متی ۲۵:۴۱-۴۳)۔

ایک بار پھر وہ حیرت میں پوچھیں گے، "اَے خُداوند ہم نے کب تجھے دیکھ۔۔۔؟" (۲۵:۴۴) اور یسوع جواب میں کہے گا "جب تُم نے اُن سب سے چھوٹوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہ کِیا تو میرے ساتھ نہ کِیا" (متی ۲۵:۴۵)۔

اِس حوالے سے دو باتیں ناگزیر طور پر واضح ہوتی ہیں۔ اول، یسوع اِس کو نہایت ذاتی طور پر لیتا ہے جب ہم "میرے اِن بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ" مہربانی سے پیش آتے ہیں یا ناکام ہوتے ہیں (۲۵:۴۰)۔ اِسے اس طرح دیکھتا ہے جیسے ہم نے خُود یسوع کے ساتھ یہ سلوک کِیا تھا۔ دوئم جس طرح ہم دوسروں کے ساتھ سلوک کرتے ہیں خُدا اُسی وہی سلوک ہمارے ساتھ کرے گا۔ متی ۶:۱۴-۱۵ میں یسوع نے ایسا ہی تبصرہ کِیا۔ "اِس لئے کہ اگر تُم آدمیوں کے قصور معاف کرو گے تو تُمہارا آسمانی باپ بھی تُم کو معاف کرے گا۔ اور اگر تُم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تُمہارا باپ بھی تُمہارے قصور معاف نہ کرے گا"۔

جو لوگ بھوکے، پیاسے، ضرورمند اور قیدی لوگوں کے ساتھ عملی محبت کا مظاہرہ کرتے ہیں وہی خُدا کی بادشاہی میں داخل ہوں گے۔ بہت سے لوگوں نے نیک سامری جیسی محبت کی زندگی گزاری؛ بہت سے دیگر لوگوں نے شرع کے عالم کی طرح بہانے بنائے جس نے یسوع کی تمثیل میں اپنے آپ کو حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کی۔

اور یوحنا شاگرد جس سے یسوع محبت رکھتا تھا، اِس کا اظہار کرتا ہے: "اَے عزیزو! آؤ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ کیونکہ محبت خُدا کی طرف سے ہے اور جو کوئی محبت رکھتا ہے وہ خُدا سے پیدا ہُوا ہے اور خُدا کو جانتا ہے۔ جو محبت نہیں رکھتا وہ خُدا کو نہیں جانتا کیونکہ خُدا محبت ہے" (۱-یوحنا ۴:۷-۸)۔

بلاشُبہ ہم دوسروں سے مہربانی کرنے سے نجات نہیں پاتے۔ لیکن دوسروں کے ساتھ ہماری مہربانی ـــ خصوصاً اپنے مسیحی بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ۔۔۔ اِس کا ثبوت ہے کہ ہم بچائے گئے ہیں۔ ایک دوسرے سے ہماری محبت ثابت کرتی ہے کہ ہم یسوع کے شاگرد ہیں (یوحنا ۱۳:۳۵)۔ ہمارا اتحاد ثابت کرتا ہے کہ یسوع کو باپ نے بھیجا (یوحنا ۱۷:۲۱، ۲۳) اور وہ ہم سے محبت رکھتا ہے (یوحنا ۱۷:۲۳)۔

کرنیلیس کی طرح، ہم مضبوط روحانی نعمتوں کے حامل لوگوں سے متاثر ہو سکتے ہیں۔ ہم اچھا بولنے والے مقررین سے، بڑے ایمان یا حیرت انگیز بصیرت والوں کی، جنہوں نے بڑے کام کئے ہیں یا جن کی زندگی میں شاندار پھل دکھائی دیتے ہیں اُن کی تعریف کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں مشہور شخصیت (celebrity culture) کی ثقافت ہے۔ یہ کامیابیاں اچھی چیزیں ہیں لیکن محبت سب میں افضل ہے (۱-کرنتھیوں ۱۲:۳۱)۔ دراصل، محبت کے بغیر وہ سب چیزیں بالکل بے معنی ہیں (۱-کرنتھیوں ۱۳:۱-۳، ۸-۱۰)۔ مدر ٹریضہ نے کیا خُوب کہا: "ہم سب اچھے کام نہیں کرسکتے۔ بلکہ ہم بڑی محبت کے ساتھ چھوٹے کام کرسکتے ہیں۔"

خُدا کو ہمارے کاموں کی اتنی فکر نہیں جتنی ایک دوسرے سے ہماری محبت کی فکر ہے۔ جن لوگوں کی مَیں تربیت کرتا ہُوں اُن کو مسلسل کہتا رہتا ہُوں "آپ کو اپنی خدمت کی گہرائی کی فکر ہے اور خُدا آپ کی خدمت کی وسعت کی فکر کرے گا۔" مَیں نے یہ بات اپنے ایک استاد بل سمتھ سے سیکھی ہے۔ یہ متی ۱۰:۸ کے روحانی معیشت کے تصور کو ظاہر کرتا ہے (تُم نے مفت پایا، مفت دینا) اور لوقا ۱۶:۱۰ (اگر تُو تھوڑے میں دیانتدار رہا تو تُو بہت میں بھی دیانتدار رہے گا)۔

یہ حقیقت تسلی بخش ہے، کیونکہ جو کچھ ہمارے پاس ہے ہمیں اُس سے ہماری وفاداری کے مطابق پرکھا جائے نہ کہ ہماری نعمتوں کے حجم کے مطابق۔ خُدا ہمارا اندازہ ہمارے دلوں کی بنیاد پر کرتا ہے نہ کہ ہماری کارناموں کی بنیاد پر۔ امیر لوگوں کو ہیکل کے خزانہ میں بڑے بڑے ہدیئے اور کنگال بیوہ کو دو دمڑیاں ڈالتے دیکھنے کے بعد یسوع نے کہا "مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اُس کنگال بیوہ نے سب سے زیادہ ڈالا۔ کیونکہ اُن سب نے تو اپنے مال کی بہتات سے نذر کا چندہ ڈالا مگر اُس نے اپنی ناداری کی حالت میں جتنی روزی اُس کے پاس تھی سب ڈال دی" (لوقا ۲۱:۳-۴) خُدا کی نظر میں اُس کا ہدیہ سب سے زیادہ ہے کیونکہ ۲ اُس کا چھوٹا سا ہدیہ اُس کا رزق تھا، کیونکہ بڑی قربانی ایمان اور محبت کے دل کا اظہار ہے۔

زندگی کے بہت سے شعبوں میں یہی اصول لاگو ہوتا ہے۔ مَیں فطری طور پر کمزور باہمی مہارتوں کا حامل سرگرم روحانی معالج ہُوں۔ جب مَیں بہترین مہارتوں کے حامل لوگوں کو دیکھتا ہُوں تو اکثر سوچتا ہُوں، "لوگوں کو اس طرح کی مہارت حاصل کرنا بہت اچھا ہوگا۔" میری اپنی شخصیت مجھے کسی بھی قسم کی عوامی خدمت کے کردار کے لئے ناقص بناتی ہے۔ لیکن مَیں تسلی رکھ سکتا ہُوں کہ میری خدمت کی کوششیں — اگرچہ میرے لئے تکلیف دہ ہیں اور شاید دوسرے اِن کو کمزور یا یا قابل رحم سمجھتے ہیں، خُداوند اِن کو دیکھتا اور عزت بخشتا ہے۔ وہ اِن کو خدمت اور محبت کی قربانی کے طور پر پہچانتا ہے۔

اپنی محبت کو اپنی نااہلی سے ظاہر کرنے کے اِس نمونے کا نتیجہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خُدا ہماری کمزوری کے باوجود ہمارے ذریعے کام کر کے اپنی قدرت کا مظاہرہ کرتا ہے (۱-کرنتھیوں ۱:۲۷؛ ۲-کرنتھیوں ۱۲:۱۰)۔ اِس میں ہماری مدد کرنے کا اضافی فائدہ ہے کہ ہم اپنے عمل پر یا اپنی قوت سے کئے گئے کاموں پر فخر نہ کریں۔

خلاصہ یہ کہ دیندار زندگی کی بنیادی خصوصیت محبت ہے: خُدا سے محبت اور لوگوں سے محبت۔ یسوع نے اپنے نئے حکم میں ایماندار خاندان کے لوگوں سے محبت رکھنے کو ترجیح دی۔ اِس محبت کی حقیقت ضرورت مندوں کی عملی مدد سے ظاہر ہوتی ہے (یا نہیں ہوتی): جیسے پولُس گلتیوں ۶:۱۰ میں کہتا ہے "پس جہاں تک موقع ملے سب کے ساتھ نیکی کریں خاص کر اہل ایمان کے ساتھ۔"

ایک دوسرے سے ہماری محبت دنیا کو بتاتی ہے کہ ہم یسوع کے شاگرد ہیں اور فی الحقیقت باپ کی طرف سے ہیں۔ بلاشُبہ، ہم ہر شخص کے لئے ہر مسئلہ حل نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم کسی چیز کے ساتھ کسی شخص کی مدد کر سکتے ہیں۔ خُدا جو سب کچھ دیکھتا ہے، ہمیں ہمارے اعمال کے حجم کے مطابق نہیں پرکھے گا بلکہ ہمارے محبت اور قربانی کے دل کی بنیاد پر پرکھے گا۔

دُعا

اَے باپ! بائبل فرماتی ہے کہ تُو محبت ہے۔ اور تُو چاہتا ہے کہ ہم تیرے ساتھ اور لوگوں کے ساتھ ایسے ہی ہوں (خاص کر اپنے مسیحی بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ)۔ یہ بات مجھے گھبرا دیتی ہے۔ نیک سامری کی کہانی میں شرع کے عالم کی طرح مَیں اپنے فرض کو محبت تک محدود رکھنا چاہتا ہُوں۔ لیکن تُو اِن حدود کو مسترد کرتا ہے۔ میری مدد کر کہ مَیں اپنی زندگی دوسروں کے لئے دے دُوں جیسے تُو نے میرے لئے اپنی جان دے دی۔ مَیں یہ برداشت کر سکتا ہُوں کیونکہ تُو میرے ساتھ ہے۔ مجھے خود غرض سے بدل کر اپنے جیسی محبت رکھنے والا بنا دے۔ میرے دل کو اور میرے اعمال کو بدل دے۔ یسوع کے نام میں دُعا مانگتا ہُوں۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھِر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا ماضی کے کوئی وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہے تو، نظر ثانی شُدہ تکمیل کی تاریخوں کو دوبارہ سے مقرر کریں۔

۱۔ مَیں حاجت مندوں سے محبت رکھنے میں عملی طور پر وقت، توانائی اور پیسہ کتنا خرچ کرتا ہُوں؟

۲۔ کیا مَیں دوسرے ایمانداروں کے ساتھ ایسا سلوک کرتا ہُوں جس سے لوگ سوچنے پر مجبور ہوں، " واہ، وہ آدمی / مرد سچ مچ مسیح کا پیروکار ہے"۔ اگر ہے تو کیسے؟ اگر نہیں تو، مجھ میں کہاں کمی ہے؟

۳۔ کیا دوسرے لوگ میری زندگی کو مجسم خصوصیات کے طور پر بیان کریں گے جیسا ۱-کرنتھیوں ۱۳:۴-۷ میں درج ہے؟ کیوں یا کیوں نہیں؟

۴۔ اِس باب کے جواب میں خُدا مجھ سے کیا خاص اقدام کرانا چاہتا ہے؟ (اپنے روزنامچہ میں اُن کو درج کریں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دیں)۔

۵۔ مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اشتراک کروں؟ (کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اُن وعدوں پر عمل کرنے کے قابل بنائے، اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کرے جن کے ساتھ آپ بصیرت کا اشتراک کرنا چاہتے ہیں۔

۹ مِل کر کر خُدا کی آواز سُنیں

خُداوند کو سننا نہ صرف انفرادی نقطہ نظر سے بلکہ اجتماعی
نقطہ نظر سے بھی اہم ہے۔

کیونکہ جس طرح ہمارے ایک بدن میں بہت سے اعضاء ہوتے ہیں اور تمام اعضاء کا کام یکساں نہیں اُسی طرح ہم بھی جو بہت سے ہیں مسیح میں شامل ہو کر ایک بدن ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے اعضاء۔

—رومیوں ۱۲:۴-۵

لیکن یہ سب تاثیریں وہی روح کرتا ہے اور جس کو جو چاہتا ہے بانٹتا ہے۔ کیونکہ جس طرح بدن ایک ہے اور اُس کے اعضاء بہت سے ہیں اور بدن کے اعضاء گو بہت سے ہیں مگر باہم مل کر ایک ہی بدن ہیں اُس کی طرح مسیح بھی ہے۔

—۱-کرنتھیوں ۱۲:۱۱-۱۲

خُدا کی سُننا نہ صرف انفرادی سطح پر بلکہ اجتماعی سطح پر بھی ضروری ہے۔ کیونکہ خُدا ہم سب سے مختلف طریقوں سے کلام کرتا ہے اور اُس نے ہم سب کو منفرد بنایا ہے، نتیجہ یکسانیت نہیں بلکہ اتحاد ہے۔

پہلا کرنتھیوں ۲ باب اتحاد کے حصول کے معاملہ سے بہت تعلق رکھتا ہے۔ یہ مسئلہ کا حل بتاتا ہے جو اُس وقت اُٹھتا ہے جب ایماندار خُدا کی بجائے اپنے پسندیدہ انسان اُستاد (پولُس یا کیفا) کی پیروی کرنا چاہتے تھے۔

۱-کرنتھیوں ۶:۲ سے ۲ باب کے آخر تک پولُس متکلم صیغہ جمع میں بات کرتا ہے۔ "ہم" خُدا کی پوشیدہ حکمت بھید کے طور پر بیان کرتے ہیں (۶:۲-۹) روح القدس کے ذریعے (۱۰:۲-۱۳)۔ جو لوگ روح میں نہیں وہ اِس کو نہیں سمجھ سکتے (۸:۲، ۱۴-۱۶)۔ وہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ ہم "مسیح کی عقل رکھیں"۔

مجھے یقین ہے کہ صیغہ جمع اہم ہے۔ جس طرح بدن کے اعضا ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں اُسی طرح ہمارا تعلق ہمارے سر یسوع مسیح سے اور مسیح کی عقل رکھنے سے ہے۔ خُدا اپنے پورے مقصد کو کسی ایک فرد پر ظاہر نہیں کرتا۔ ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔

کم از کم ہماری راہنمائی کا یہ مشترکہ ذریعہ ایک اتحاد یا مستقل مزاجی کی دلیل ہے جو ایک ہی آواز سُننے سے آتی ہے۔ اِس کا مطلب ہم آہنگی یا مطابقت کا درجہ بھی ہے۔ مَیں تجویز کروں گا کہ اِس کو عملی طور پر پوری طرح حاصل کرنے کا ایک طریقہ اجتماعی طور پر سُننا ہے۔

میرے ثقافتی پس منظر اور شخصی کی وجہ سے میرے لئے یہ سبق سیکھنا مشکل رہا ہے۔ مَیں خُدا کی آواز سُننے اور خُود فیصلے کرنے کا عادی ہُوں۔ میرے لئے یہ بہت آرام دہ ہے۔ لیکن ضروری نہیں کہ یہ بہترین ہو۔ بعض اوقات اِس عمل میں دوسرے بھائیوں اور بہنوں کو شامل کرنا بہتر ہوتا ہے۔

ایک عملی نمونہ جس نے میری مدد کی وہ ہے: "سُننے والے گروپس۔" ۲۰۰۰ کی دہائی میں ہم میں سے تقریباً ایک درجن لوگ ہر چھ ماہ بعد چند دنوں کے لئے ملتے تھے جس کا مقصد اکٹھے خُدا کی آواز سُننا ہوتا تھا۔ ہم کچھ دیر کے لئے انفرادی طور پر سنتے (ایک یا آدھا گھنٹہ) پھر ہم نے جو کچھ سُنا ہوتا وہ بتانے اور معلوم کرنے کے لئے جمع ہوتے کہ وہ پیغامات کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں۔ ہم اپنے ایک ساتھ اُن چند دنوں کے دوران بار بار اِس عمل سے گزرتے۔

پہلے پہل ہماری کوششیں قدرے عجیب تھیں لیکن وقت کے ساتھ ہم ایک دوسرے کو بہتر جاننے اور ایک دوسرے پر بھروسا کرنے لگے۔ کچھ خاص خدمتیں ہمارے ایک ساتھ وقت کا نتیجہ تھیں۔ لیکن میرے لئے، سب سے بڑا کام اپنے آپ کو سکھانا تھا کہ دوسروں کے ساتھ مل کر باقاعدگی سے خُدا کو سُنا جائے اور پھر انفرادی پیغامات کو مربوط اجتماعی پیغام میں اکٹھا کِیا جائے۔

اِس بنیادی نقطہ نظر کو مختلف سیاق وسباق میں لاگو کِیا جاسکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ کئی دن کے واقعات کی منصوبہ بندی پہلے سے کی جائے۔ یہ دو یا دو سے زیادہ لوگوں کے ساتھ "وقت کی حوصلہ افزائی" کا واقعہ ہو سکتا ہے۔ کلید یہ ہے کہ تمام شرکا شاگرد بنیں جو روح میں چل رہے ہیں اور جو کسی سمت یا عمل کے متعلق خُداوند کی مرضی کو جاننا چاہتے ہیں اُس صورت حال میں جو اُن کو درپیش ہے۔ یہ رسمی یا غیر رسمی ہو سکتا ہے۔ اِس میں تنظیموں، کے لوگوں یا دوستوں یا گھر کے افراد کو شامل کِیا جاسکتا ہے۔ تاہم، ایک حد تک باہمی عزم اور سمت ہونی چاہئے۔

یہ عمل مجھے نابینا آدمیوں کی کہانی یاد دلاتا ہے جن کا سامنا پہلی بار ہاتھی سے ہُوا تھا۔ ہر ایک نے ہاتھی کے مختلف حصے کو محسوس کیا ––سُونڈ، دُم، پیٹ یا ٹانگ۔ ایک نے کہا "ہاتھی ایک بڑے سانپ جیسا ہے۔" دوسرے نے کہا، "ہاتھی ایک رسی جیسا ہے۔" ایک اور نے کہا "ہاتھی ایک دیوار کی طرح ہے۔" آخری نے کہا "ہاتھی ایک درخت کی طرح ہے۔" وہ درست بیان کر رہے تھے جو اُنہوں نے محسوس کِیا تھا۔ وہ سب صحیح تھے۔ لیکن کا ہاتھی کی ساخت کے بارے میں بہت مختلف اور نامکمل نقطہ نظر تھا۔ اگر وہ اپنے مشاہدات کو جمع کرتے تو وہ ہاتھی کو زیادہ درست طریقے سے بیان کر سکتے تھے۔

مجھے یقین ہے کہ خُدا کی طرف سے ہماری سماعت ایک جیسی ہے۔ کیونکہ خُدا لامحدود ہے اور اُس کے بارے ہماری سمجھ محدود ہے، اور کیونکہ ہم سب منفرد بلاہٹ، نعمت اور تجربات کا مجموعہ رکھتے ہیں ہم بدن کے اجتماعی پیغامات کا فہم تب ہی حاصل کرتے ہیں اگر ہم وہ سب ایک دوسرے کو بتائیں جو انفرادی طور پر سُنتے ہیں۔ ایسا کرنے میں، ہم ایک دوسرے کام کے بڑے حصوں اور زیادہ موثر طریقے سے تعاون کے لئے تعریف حاصل کرتے ہیں۔

ہر شخص کا نظام الاوقات یا صورت حال خُود کو سُننے والے گروپ کے اُس مخصوص عمل کو قرض نہیں دیتی۔ ایمانداروں کی کوئی بھی جماعت خُداوند کے دیئے ہُوئے پیغام کی اجتماعی فرمانبرداری اور ذمہ دار کے حصول میں اُس کو ایک ساتھ سُن سکتی ہے۔ کوئی بھی جماعت جس کو اجتماعی فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے وہ سُننے اور پھر جو کچھ سُنا ہے اُس کو آگے بڑھنے کی بنیاد کے طور پر بیان کرنے کے لئے وقت مختص کر سکتی ہے خواہ وہ بار بار با قاعدگی سے جمع نہ ہوتے ہوں۔

اگر جماعت مخلوط ہو تو اِس طرح کے نمونوں پر عمل کرنا مشکل ثابت ہوتا ہے ––اگر اِس میں کچھ ارکان وہ شامل ہیں جو مسیح میں قائم ہیں اور کچھ وہ ہیں جو یا تو ایماندار نہیں یا فعال طور پر روح میں نہیں چلتے۔ ہمارے لئے بطور مسیح کا بدن موثر طور پر کام کرنے کی غرض سے ہر کسی کو خُداوند کی آواز سننے میں تربیت یافتہ اور اُس کے حکم پر عمل کرنے کے لئے مکمل طور سے پر عزم ہونے کی ضرورت ہے، چاہے خطرہ یا قربانی کوئی بھی ہو۔ ہمیں ایک دوسرے پر بھروسا کرنے کی ضرورت ہے۔

اِس لئے جو لوگ مسیح کے نہیں ہیں اپنے آپ کو اُن کے ساتھ جوڑنے کے تعلق سے احکامات بہت اہم ہیں (یعنی ۲-کرنتھیوں ۶:۱۴-۱۸)۔ ہم ایک تقسیم شُدہ جماعت کی حیثیت سے فعال طور پر کام نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ متی ۱۸:۱۵-۲۰ میں کلیسیائی نظم وضبط کے متعلق یسوع کی ہدایات ضروری ہیں۔ خواہ اُن کو عملی جامہ پہنانا کتنا بھی تکلیف دہ ہو۔ ہمیں اُن کو پرکھنے کی ضرورت ہے جو کلیسیا میں ہیں (۱-کرنتھیوں ۵:۹-۶:۱۱)۔

جب مسیح کا پورا بدن روح اور اتحاد میں چلتا ہے تو پھر ہم خُداوند کو اجتماعی طور پر سن سکتے ہیں جس طرح ہم اکیلے میں نہیں سن سکتے۔ ہم کلیسیا کے لئے اُس کے پیغامات کے پہلوؤں کو سُن سکتے ہیں جو صرف اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جب ہم ہر ایک کو دیئے گئے پیغامات کو اکٹھا کرتے ہیں۔ یہ وہی عمل ہے جسے مَیں نے سُننے والی جماعت کے ساتھ بیان کیا تھا۔ بطور مسیح کا بدن، ہم سب اکٹھے دنیا سے مختلف ڈھول کی تھاپ پر چل سکتے ہیں۔ بدن میں شامل ہم میں سے ہر کوئی سازینے میں ایک مختلف ساز بجارہا ہے حالانکہ ہم ایک ہی ڈھول سنتے ہیں۔ یہ خُدا کو اجتماعی طور پر سُننے کا اہم پہلو ہے۔

یسوع نے اپنے آپ کو اور یوحنا اصطباغی کو بطور نمونہ استعمال کرتے ہُوئے اِس کی مثال دی:

> پس اِس زمانہ کے لوگوں کو مَیں کس سے تشبیہ دُوں؟ وہ اُن لڑکوں کی مانند ہیں جو بازاروں میں بیٹھے ہُوئے اپنے ساتھیوں کو پکار کر کہتے ہیں۔ "ہم نے تمہارے لئے بانسلی بجائی اور تُم نہ ناچے۔ ہم نے ماتم کِیا اور تُم نے چھاتی نہ پیٹی۔" کیونکہ یوحنا نہ کھاتا آیا نہ پیتا اور وہ کہتے ہیں کہ اُس میں بدروح ہے۔ ابن آدم کھاتا پیتا آیا اور وہ کہتے ہیں دیکھو کھاؤ اور شرابی آدمی۔ محصول لینے والوں اور گُنہگاروں کا یار مگر حکمت اپنے کاموں سے راست ثابت ہُوئی"۔
>
> متی ۱۱:۱۶-۱۹

یسوع اور یوحنا دونوں خُداوند کی طرف سے سُن رہے تھے کہ اُن کے لئے جو خُدا کا نمونہ ہے اُس کو پورا کِیا جائے۔ اگرچہ خدمت کے بارے میں اُن کے نظریات اور اُن کے برتاؤ بالکل مختلف تھے، یسوع اور آسمان کی بادشاہی، پر توجہ مرکوز کرنے میں دونوں "ایک ہی نقطے" پر تھے۔ اُن کا کام تکمیلی تھا اور دونوں نے ایک دوسرے کی شراکت کو سمجھا اور تعریف کی۔

ہمیں سنجیدگی سے لیکن واضح طور پر سمجھنے کی بھی ضرورت ہے، دراصل بادشاہی میں کون نہیں۔ جو لوگ اُس کو نہ جانتے ہیں اور نہ اُس کی سنتے ہیں اُن کے ساتھ اتحاد میں ہم خُداوند کو نہیں سُن سکتے۔ "اِیمانداروں کے ساتھ رفاقت رکھو" (۲-کرنتھیوں ۶:۱۴-۱۸)۔ یسوع نے اپنے سخت الفاظ اور سخت تنقید اُن کے لئے محفوظ رکھی جو سمجھتے تھے کہ وہ خُدا کے پیروکار ہیں مگر وہ نہیں تھے (متی ۲۳:۱-۳۹)۔ اُس نے اُن مُنہ پر کہا کہ وہ خُدا کی فرمانبرداری نہیں کر رہے اور ثبوت کے طور پر اُس نے خُدا کو نہ سُننے میں اُن کی نااہلی کا حوالہ دِیا (یوحنا ۸:۴۷)۔

یہ ہمارے لئے تکلیف دہ ہے، یا مَیں جانتا ہُوں کم از کم میرے لئے تو ہے۔ مجھے اپنے آپ کو یاد کرانے کی ضرورت ہے کہ مَیں کسی کو جھوٹے تحفظ کی حالت میں رکھنے کی اجازت دے کر کوئی احسان نہیں کر رہا۔ اِس

کے لئے خُداوند کی طرف سے وضاحت اور فہم کی ضرورت ہے خاص طور پر جب اُن لوگوں کا سامنا ہو جو کلیسیاء کا حصہ ہیں لیکن حقیقتاً بادشاہی میں نہیں ہیں۔

آج کل ہماری جماعتوں میں کلیسیائی نظم وضبط شاذونادر ہی رائج ہوتا ہے۔ جب اِس پر عمل کِیا جاتا ہے، تو ایسا لگتا ہے کہ صرف چرچ کے عملے اور جنسی گُناہ کے معاملے میں ہی رائج ہے۔ یہ جزوی ہے کیونکہ چرچ کے اراکین میں عملی طور پر اِس کی کوئی جواب دہی نہیں ہے۔ چنانچہ جو کچھ خُداوند نے ہم سے فرمایا ہے ہمارے پاس اُس کی فرمانبرداری کرنے اور دوسروں کو ترغیب دینے کا کوئی قابل اعتبار طریقہ نہیں ہے۔ لوگ وعظ سنتے ہیں اور پھر سُنی ہُوئی بات کو فوراً بھول جاتے ہیں۔ کسی نے بھی خُداوند سے نہیں پوچھا کہ جو اصول سُنے ہیں اُن کو ذاتی بنایا جائے۔ کوئی بھی اُن کے ساتھ چیک نہیں کرتا کہ اُنہوں نے کیا کِیا ہے۔ گفتگو دوطرفہ بات چیت کی بجائے ایک سے کئی طرفہ ہوتی ہے۔ نتیجہ کے طور پر، ہمارے پاس جاننے کا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آیا کلیسیاء کے ساتھ اراکین سرگرمی سے گُناہ کررہے ہیں یا نہیں۔

مزید یہ کہ بعض معاملات میں جب کلیسیائی نظم وضبط پر عمل کِیا جاتا ہے، وہ نمونہ جو یسوع نے بیان کِیا، مجرم رُکن کے اخراج میں ختم نہیں ہوتا اگر ضروری ہو تو (متی ۱۸:۱۵-۱۷)، اور نہ ہی گلتیوں ۶:۱ میں پولُس کی نصیحت دماغ میں بحالی کے مقصد کے ساتھ عمل کرنے کے متعلق ہے۔ ہمیں ہر ایماندار کی مدد کے لئے فکرمند ہونا چاہئے جو مکمل طور پر پاک زندگی گزارتا ہے۔ یہ سب سے پیاری چیز ہے جو ہم ایک دوسرے کے لئے کرسکتے ہیں۔ اِس لئے ہمیں ایک دوسرے کے آگے جواب دہ رہنے کی ضرورت ہے۔

جو سچ مچ بادشاہی میں ہیں اُن کے لئے ہمیں ایک دوسرے پر زیادہ مہربانی ظاہر کرنے کی ضرورت ہے۔ خُدا اتحاد چاہتا ہے نہ کہ یکسانیت۔ اُس نے اپنے منصوبے اور مرضی سے ہمیں مختلف کردار، مختلف ذمہ داریاں، مختلف ماحول، مختلف ثقافتیں اور مختلف بلاہٹیں دی ہیں۔ وہ ہم سب سے مختلف طریقوں سے بولتا ہے اور ہمیں اپنی سچائی اور مرضی کے مختلف حصے دیتا ہے۔ یہ ضروری ہے تاکہ ہم ہر قسم کے لوگوں تک پہنچ سکیں۔ ہمیں ایک دوسرے کے خادم پر الزام نہیں لگانا چاہئے، خاص کر خُدا کے خُدام پر (دیکھیں رومیوں ۱۴:۱-۲۳، خصوصاً آیت ۴)۔

بابل کے بُرج پر (پیدائش ۱۱:۱-۹) میں، زبانوں میں اختلاف خدا کی طرف سے زمین کو معمور کے لئے اپنی ہدایات پر عمل کرنے پر مجبور کرنے کا طریقہ تھا (پیدائش ۱:۲۸؛ ۹:۱)۔ ہمیشہ انسان نے جو برائی کا ارادہ کِیا خُدا نے اُسے بھلائی کے لئے استعمال کِیا۔ آخرکار نتیجہ مختلف زبانوں اور مختلف ثقافتوں کی تخلیق تھا، جن میں سے ہر ایک خُدا کے جلال کی فرق فرق باریکیوں کو ظاہر کرتی تھی۔

یہی اصول روحانی نعمتوں میں منعکس ہوتا ہے جو خُدا بدن (کلیسیاء) کو دیتا ہے۔ یہ سُننے والی جماعتوں کے نمونوں میں بھی جھلکتا ہے، جیسا کہ ہر فرد عظیم تناظر کے اپنے منفرد پہلو میں حصہ ڈالتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو بڑی تصویر سمجھنے کی ضرورہے تاکہ ہم خُدا کو پوری طرح جان سکیں۔

لوگ اکثر فرض کرتے ہیں کہ سُننے والی جماعت کو ایک ہی بات سُننا مقصد ہے اور وہ نتیجہ پیغام کی تصدیق کرتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے، خاص طور پر جب کسی خاص فیصلے کی ضرورت ہو، جیسے کہ یروشلیم کی مجلس (اعمال ۱۵)۔ لیکن یہ صرف وہی وقت نہیں ہونا چاہئے جب ہم ایک ساتھ سُن رہے ہوں۔

جب ہم مستقل یقین کے معاملے کے طور پر خداوند کی طرف اجتماعی طور پر اس کی رائے کی طرف دیکھتے ہیں، تو ہم پہیلی کے ٹکڑوں کو جمع کرنا سیکھتے ہیں کیونکہ وہ ہر شخص کو اپنے پیغام کا ایک حصہ دیتا ہے۔ ہم یہ نہیں دیکھ رہے کہ ہر کوئی ایک ہی پیغام سُنے؛ بلکہ ہم اِس تلاش میں ہیں کہ خُداوند ہر شخص کو اپنا پیغام سُننے اور اُس کا جواب دینے میں کس طرح شامل کرے گا۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم مل کر اُس کی تلاش اور خدمت کریں۔ وہ چاہتا ہے کہ جب ہم اُس کے متعلق سیکھتے ہیں اور اُس کو دیکھتے ہیں تو ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔

بنیادی عزم یا اخلاقیات کے کچھ مسائل تمام ایمانداروں کے درمیان مستقل مزاجی کا مطالبہ کرتے ہیں لیکن بہت سے مسائل کو متعدد تکمیلی نظریوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اِس سے خُدا کی سچائی کو بڑے پیمانے پر ظاہر کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ ہمیں خُدا کی مرضی کو زیادہ موثر طریقے سے اور زیادہ ہم آہنگی کے ساتھ پورا کرنے میں اپنے انفرادی کردار ادا کرنے کے قابل بناتا ہے۔ یہ ہمیں ایک دوسرے کے تعاون کی تعریف کرنے میں مدد کرتا ہے۔

اجتماعی طور پر مسیح کے مزاج کو تلاش کرنے کے سلسلے میں سب سے اہم بات یریحو کی جنگ سے عین پہلے یشوع کے تجربے سے واضح ہوتی ہے جیسے یشوع ۵:۱۳-۱۴ میں قلم بند ہے:

> اور جب یشوع یریحو کے نزدیک تھا تو اُس نے اپنی آنکھیں اُٹھائیں اور کیا دیکھا کہ اُس کے مقابل ایک شخص ہاتھ میں اپنی ننگی تلوار لئے کھڑا ہے اور یشوع نے اُس کے پاس جا کر اُس سے کہا "تُو ہماری طرف ہے یا ہمارے دشمنوں کی طرف؟" اُس نے کہا، "نہیں بلکہ مَیں اِس وقت خُداوند کے لشکر کا سردار ہو کر آیا ہُوں۔" تب یشوع نے زمین پر سرنگوں ہو کر سجدہ کیا اور اُس سے کہا کہ "میرے مالک کا اپنے خادم سے کیا ارشاد ہے؟"

یہ مناسب نقطہ نظر ہے۔ سوال یہ نہیں کی کیا دوسرے "ہماری طرف" ہیں بلکہ یہ کہ کیا وہ خُدا کی طرف ہیں۔ اگر ہم سب سچ خُدا کی طرف ہیں تو گہری سطح پر مکمل اتحاد میں ہوں گے۔ ہم سب میں روح کے پھل

نظر آئیں گے۔ ہم خُدا کی ترجیحات کو جانیں گے اور اُس کا کردار ظاہر کریں گے، جس میں حلیمی اور خدمت شامل ہیں ہم حقیقی باہمی تابعداری کا تجربہ کریں گے۔ ہم سب خُدا کو سنیں گے اور جو کچھ سُنا ہے اُس کو اُس کی مرضی کی مکمل تفہیم میں ایک ساتھ جمع کریں گے۔ اِس طرح، ہم یوحنا ۱۷ باب میں یسوع کی دُعا کے جواب کا تجربہ کریں گے، وہ حکمت حاصل کرتے ہُوئے جو صرف خُدا کے نقطہ نظر سے حاصل ہوتی ہے (یسعیاہ ۵۵:۹)۔

دُعا

اَے خُداوند مجھے اِس قابل بنادے کہ مَیں مسیح میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ اِس حد تک ہم آہنگ ہو جاؤں کہ ہم مل کر تجھے اُس سے بہتر طور پر سُن سکیں جس قدر مَیں اکیلا سُن سکتا ہُوں۔ پھر ہم مل کر اُن طریقوں میں اور اُس حد تک تیری مرضی پوری کرنے کے قابل ہو نائیں جو ہم اکیلے نہیں کر سکتے۔ ہم تیرے دل کو خوش کریں اور ایسا کرنے میں دنیا کو گواہی دیں۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا ماضی کے کوئی وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہے تو، نظر ثانی شُدہ تکمیل کی تاریخوں کو دوبارہ سے مقرر کریں۔

۱۔ کیا مَیں نے کبھی اجتماعی طور پر سُننے کا تجربہ کیا ہے، صرف دیکھنے کے لئے نہیں کہ آیا گروپ کے دوسرے ارکان ویسا ہی وسُن رہے بلکہ لوگوں کے لئے خُدا کے پیغامات کو مربوط طور جمع کرنے کے لئے؟ مِیں کس سے کہہ سکتا ہُوں کہ وہ اِس تجربے میں میرے ساتھ شامل ہو؟

۲۔ اِس باب کے جواب میں خُدا مجھ سے کیا خاص اقدام کرانا چاہتا ہے؟ (اپنے روزنامچہ میں اُن کو درج کریں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دیں)۔

۳۔ مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اشتراک کروں؟(کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اُن وعدوں پر عمل کرنے کے قابل بنائے، اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کرے جن کے ساتھ آپ بصیرت کا اشتراک کرنا چاہتے ہیں۔

۱۰ یگانگت کے لئے مقدس تثلیث ہماری مثال ہے

جیسے مقدس تثلیث ایک ہے، ویسے ہی ہم ایک ہیں
(اگر ہم دیندار زندگی بسر کرتے ہیں)۔

مَیں صرف اُن ہی کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُن کے لئے بھی جو اُن کے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائیں گے تاکہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اَے باپ! تُو مجھ میں ہے اور مَیں تجھ میں ہُوں وہ بھی ہم میں ہوں۔ اور دُنیا ایمان لائے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا ہے۔

اور وہ جلال جو تُو نے مجھے دِیا ہے مَیں نے اُنہیں دِیا ہے تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ مَیں اُن میں اور تُو مجھ میں تاکہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں اور دُنیا جانے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا اور جس طرح کہ تُو نے مجھ سے محبت رکھی اُن سے بھی محبت رکھی۔

—یوحنا ۱۷:۲۰-۲۳

تثلیث فی التوحید ایک بھید ہے۔ یہ لفظ بذات خُود ایک تضاد معلوم ہوتا ہے: تین کا مجموعہ۔ بائبل کے بیان کے آغاز میں، جب خُدا اپنے آپ کو صیغہ جمع میں ظاہر کرتا ہے (پیدایش ۱:۲۶: "ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی شبیہ کی مانند بنائیں۔") ہمیں شک ہونے لگتا ہے کہ کچھ غلط ہو رہا ہے۔ ہمیں پرانے عہد نامہ میں بکھرے ہوئے مزید اشارے ملتے ہیں—خُداوند کا فرشتہ کی مختلف تجلیات کے ہمراہ "خُداوند کی روح" کے حوالہ جات۔

تثلیث فی التوحید عہدِ جدید میں یسُوع کے بپتسمہ (متی ۳:۱۶-۱۷) یا ارشادِ اعظم (متی ۲۸:۱۹-۲۰) جیسے واقعات میں زیادہ واضح ہو جاتی ہے— جہاں باپ، بیٹا اور روح القدس تمام کا تذکرہ ہے— اور خطوط کی

دُعاؤں میں (مثال کے طور پر ۲-کرنتھیوں ۱۳: ۱۴) زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ لیکن تثلیث فی التوحید کے اندر تعلق کی نوعیت کی ایک انتہائی دلچسپ جھلک یوحنا ۱۷: ۲۰-۲۶ آتی ہے:

مَیں صرف اُن ہی کے لئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُن کے لئے بھی جو اُن کے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائیں گے تاکہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اَے باپ! تُو مجھ میں ہے اور مَیں تجھ میں ہُوں وہ بھی ہم میں ہوں۔ اور دُنیا ایمان لائے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا ہے۔

اور وہ جلال جو تُو نے مجھے دِیا ہے مَیں نے اُنہیں دِیا ہے تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ مَیں اُن میں اور تُو مجھ میں تاکہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں اور دُنیا جانے کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا اور جس طرح کہ تُو نے مجھ سے محبت رکھی اُن سے بھی محبت رکھی۔ اَے باپ! مَیں چاہتا ہُوں کہ جنہیں تُو نے مجھے دِیا ہے جہاں مَیں ہُوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں تاکہ میرے اُس جلال کو دیکھیں جو تُو نے مجھے دِیا ہے کیونکہ بنایِ عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی۔

اے عادل باپ دنیا نے تجھے نہیں جانا مگر مَیں نے تجھے جانا اور اُنہوں نے بھی جانا کہ تُو نے مجھے بھیجا۔ اور مَیں نے اُنہیں تیرے نام سے واقف کِیا اور کرتا رہوں گا تاکہ جو محبت تجھ کو مجھ سے تھی وہ اُن میں ہو۔

بیان کردہ باہمی یگانگی اور اتحاد روایتی منطق کی نفی کرتا ہے (یوحنا ۱۷: ۲۱) باپ بیٹے میں ہے اور بیٹا باپ میں ہے۔ (۱۷: ۲۲) باپ اور بیٹا ایک ہیں۔ باپ نے بنایِ عالم سے پیشتر سے بیٹے (۱۷: ۲۲، ۲۴). باپ بیٹے کو جلال دیتا ہے (۱۷: ۲۴) سے محبت رکھی۔ (۱۷: ۲۶) بیٹا باپ کے نام سے واقف کراتا ہے۔ باپ اور بیٹا ایک ہیں مگر الگ بھی ہیں۔ وہ ابدی اتحاد کی رفاقت، باہمی محبت اور باہمی عزت میں موجود ہیں۔ حیرت انگیز!

اِس سے بھی بڑھ کر باپ اور بیٹا اور روح القدس ہمیں اِس بھید میں شامل ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ (یوحنا ۱۷: ۲۱) ہمیں ایک ہونا ہے جیسے وہ ایک ہیں۔ (۱۷: ۲۱) ہمیں اُن میں ہونا ہے جیسے وہ ایک دوسرے میں ہیں۔ (۱۷: ۲۲) بیٹے نے ہمیں وہ جلال دِیا ہے جو باپ نے اُسے دِیا تاکہ ہم ایک ہو سکیں جیسے وہ ایک ہیں۔ بیٹا ہم میں ہے جیسے باپ اُس میں ہے، تاکہ ہم "اتحاد میں کامل" ہو سکیں۔ (۱۷: ۲۳) بیٹا دل سے چاہتا ہے کہ ہم اُس کے ساتھ ایک ہوں جہاں وہ ہے تاکہ ہم اُس جلال کو دیکھ سکیں جو باپ نے اُسے دِیا ہے (۱۷: ۲۴) لڑکھڑانے والا!

اِلٰہی ہستیوں کے درمیان اِس قسم کے اتحاد کا سوچنا میرے دل پر دباؤ ڈال دیتا ہے۔ تثلیث فی التوحید کے ساتھ اور ایک دوسرے کے ساتھ اسی طرح کے اتحاد کا اشتراک کرنا اور بھی مشکل ہوتا ہے۔ یہ اتحاد روح کی وجہ سے ممکن ہے۔ یوحنا ۱۶:۱۳-۱۴ میں یسوع وضاحت کرتا ہے۔

> لیکن جب وہ یعنی روحِ حق آئے گا تو تُم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اِس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سُنے گا وہی کہے گا اور تُمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔ اِس لئے کہ مجھ ہی سے حاصل کرے تُمہیں خبریں دے گا۔

روح مقدس تثلیث کے ساتھ مسلسل تعامل کے لئے ہمارا فطری مترجم اور مواصلاتی افسر ہے۔ یہ دینداری کا دل ہے۔ رُوح القدس کے ذریعے خُدا کے خیالات اور اعمال اور خواہشات پر مسلسل توجہ دیئے بغیر ہم ممکنہ طور پر خُدا کے ساتھ اور ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہو سکتے۔

افسیوں ۴ ہمیں ایک جھلک دکھاتا ہے کہ یہ کیسے چلتا ہے۔ پولُس نے اپنے قارئین کی توجہ اِس طرف مبذول کروائی کہ "جس بلاوے سے تُم بلائے گئے تھے اُس کے لائق چال چلو" (افسیوں ۴:۱)۔ لائق طور پر چلنے کی یہ نصیحت "روح میں چلو"، "مسیح میں قائم رہو"، یا "روح سے معمور ہو" کہنے کا ایک طریقہ ہے۔ (غور کریں آیت ۲ میں کہ لائق طور پر چلنے کی خصوصیت روح کے پھل ہیں—حِلم، مہربانی، حِلم، اور محبت)۔

پھر پولُس اپنے ہ بنیادی نکتہ پر آتا ہے: اتحاد۔ ہمیں اِس طرح بننا ہے "اور اسی کوشش میں رہو کہ روح کی یگانگی صلح کے بند سے بندھی رہے" (۴:۳)۔ یہ اتحاد ہماری شناخت سے پیدا ہوتا ہے: "ایک ہی بدن ہے اور ایک ہی روح۔ چونکہ تُمہیں جو بلائے گئے تھے اپنے بلائے جانے سے اُمید بھی ایک ہی ہے۔ ایک ہی خُداوند ہے۔ ایک ہی ایمان۔ ایک ہی بتپسمہ اور سب کا خُدا اور باپ ایک ہی ہے۔ جو سب کے اُوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے" (افسیوں ۴:۴-۶)۔ ہمارے مشترکہ ورثے کو دیکھتے ہُوئے نااتفاقی مسیح میں ہماری شناخت سے متصادم ہے۔ یہ صرف تب ہو سکتا ہے جب ہم روح میں چلنے، مسیح میں قائم رہنے یا روح سے اور اُس کے پھلوں سے معمور ہونے میں ناکام ہو جائیں — مختصراً یہ کہ اگر ہم دیندار زندگی گزارنے میں ناکام ہوتے ہیں۔

پولُس واضح کرتا ہے کہ اتحاد یکسانیت جیسا نہیں ہے۔ اِس کے برعکس، بدن کے مختلف اعضا کو مختلف نعمتیں ملی ہوتی ہیں (۴:۷-۱۶)، لیکن سب ایک ہی بدن کی تعمیر کے مقصد کے ساتھ۔ جس طرح تثلیث فی التوحید کے ہر رُکن کا ایک منفرد کردار ہے، ایسا ہی مسیح کے بدن میں ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ایک دوسرے کو تعمیر کریں (۴:۱۲) تاکہ ہم سب بادشاہی کا کام کر سکیں، بدن کو تعمیر کر سکیں، ایمان کا اتحاد اور خُدا کے بیٹے کا

علم حاصل کر سکیں اور بالغ اور اُس کی شبیہ کے مطابق بن سکیں (۱۳:۴)۔ یہ باہمی خدمت میں ہونا چاہئے کیونکہ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں (۱۴:۴-۱۵)۔ ایسا کرنے سے، جب ہم مل کر کام کرتے ہیں تو یسوع ہمیں ایک ساتھ رکھتا ہے اور ہم محبت میں تعمیر ہوتے جاتے ہیں (۱۶:۴)۔

پولُس نادان نہیں ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اتحاد نہ فطری ہے اور نہ آسان۔ (۱۷:۴-۲۸) وہ اِس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ گُناہ، خُود غرضی، بے ایمانی، غصہ، انتقام اور سُستی راہ میں حائل ہیں۔ بہر حال وہ ہمیں تلقین کرتا ہے "اور اسی کوشش میں رہو کہ روح کی یگانگی صلح کے بند سے بندھی رہے" (افسیوں ۳:۴)۔

دینداری ایک ٹیم کا کھیل ہے۔ جب خُدا ہمیں بطور اپنے فرزند گود لیتا ہے تو ہمیں ایک نیا باپ مل جاتا ہے۔ ہمیں نئے بھائی اور نئی بہنیں بھی مل جاتی ہیں۔ اگر ہم اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ اچھے تعلقات نہیں رکھتے تو باپ کے ساتھ بھی نہیں رکھ سکتے۔ یہ یوحنا کے پہلے خط کے بنیادی موضوعات میں سے ایک ہے، جو "شاگرد جس سے یسوع محبت کرتا تھا" نے لکھا ہے:

> ۱-یوحنا ۹:۲: جو کوئی یہ کہتا ہے کہ مَیں نُور میں ہُوں اور اپنے بھائی سے عداوت رکھتا ہے وہ ابھی تک تاریکی ہی میں ہے۔
>
> ۱-یوحنا ۱۴:۳: ہم جانتے ہیں کہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گئے کیونکہ ہم بھائیوں سے محبت رکھتے ہیں۔ جو محبت نہیں رکھتا وہ موت کی حالت میں رہتا ہے۔
>
> ۱-یوحنا ۱۷:۳: اور جس کسی کے پاس دنیا کا مال ہو اور وہ اپنے بھائی کو محتاج دیکھ کر رحم کرنے میں دریغ کرے تو اُس میں خُدا کی محبت کیونکر قائم رہ سکتی ہے؟
>
> ۱-یوحنا ۷:۴-۸: اَے عزیزو! آؤ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں کیونکہ محبت خُدا کی طرف سے ہے اور جو کوئی محبت رکھتا ہے وہ خُدا سے پیدا ہُوا ہے اور خُدا کو جانتا ہے۔ جو محبت نہیں رکھتا وہ خُدا کو نہیں جانتا کیونکہ خُدا محبت ہے۔
>
> ۱-یوحنا ۱۱:۴: اَے عزیزو! جب خُدا نے ہم سے ایسی محبت کی تو ہم پر بھی ایک دوسرے سے محبت رکھنا فرض ہے۔
>
> ۱-یوحنا ۲۰:۴: اگر کوئی کہے کہ مَیں خُدا سے محبت رکھتا ہُوں اور وہ اپنے بھائی سے عداوت رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ جو اپنے بھائی سے جسے اُس نے دیکھا ہے محبت نہیں رکھتا وہ خُدا سے بھی جسے اُس نے نہیں دیکھا محبت نہیں رکھ سکتا۔

ا-یوحنا ۴:۲۱: اور ہم کو اُس کی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ جو کوئی خُدا سے محبت رکھتا ہے وہ اپنے بھائی سے بھی محبت رکھے۔

ا-یوحنا ۵:۱: جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع ہی مسیح ہے وہ خُدا سے پیدا ہُوا ہے اور جو کوئی والد سے محبت رکھتا ہے وہ اُس کی اولاد سے بھی محبت رکھتا ہے۔

اِن آیات میں یوحنا دو بنیادی نکات بیان کرتا ہے۔ اول، خُدا توقع کرتا ہے کہ مسیح ایک دوسرے سے گہرے اور عملی طور پر محبت رکھیں۔ دوئم، خُدا سے محبت رکھنا اور اُس کے فرزندوں سے محبت نہ رکھنا ایک فطری تضاد ہے۔ اگر ہم سوچتے ہیں کہ ہم خُدا سے محبت رکھتے ہیں، مگر اُس کے فرزندوں سے محبت نہیں رکھتے تو ہم اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔

باپ کے ساتھ ہمارے تعلقات کی حقیقت اِس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ہم اُس کے فرزندوں سے کتنی محبت رکھتے ہیں۔ بالغ ہونے اور نتیجہ خیز ہونے، خُدا کو جاننے اور جیسے بننے کے لئے ہمیں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ باہمی عمل کی ضرورت ہے۔ رومیوں ۱۲ اور ۱-کرنتھیوں ۱۲ دونوں اِس نقطے کو بڑے پیمانے پر حل کرتے ہیں۔

کتاب مقدس سینکڑوں بار بطور مسیح کا بدن ہماری اجتماعی شناخت پر روشنی ڈالتی ہے۔ بطور ایک انفرادیت پسند امریکی اور میری شرمیلی شخصیت کی وجہ سے بھی یہ میرے لئے تکلیف دہ ہے۔ میرا فطری جھکاؤ خود مختار ہونا اور اپنے اُوپر توجہ مرکوز رکھنے کی طرف ہے۔ مجھے ضرورت ہے کہ افسیوں ۱:۱۸ میں پولُس کی بات کو دہراؤں "اور تمہارے دل کی آنکھیں روشن ہو جائیں تاکہ تُم کو معلوم ہو کہ اِس کے بلانے سے کیسی کچھ اُمید ہے اور اُس کی میراث کے جلال کی دولت مقدسوں میں کیسی کچھ ہے"۔ ایماندار ساتھیوں کو اِس طرح دیکھتے ہُوئے میرا جھکاؤ فطری نہیں ہے۔

یہ اِس حوالے سے اور دیگر بہت سے حوالہ جات سے واضح ہے کہ خُدا کے فرزندوں کو متحد ہونا چاہئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم نہیں ہیں۔ ہمیں اِس فرق کا جواب کیسے دینا چاہئے؟ بائبل کچھ عملی اقدامات بتاتی ہے جو ہم میں سے ہر کوئی اُٹھا سکتا ہے۔

اول، ہم صرف ہاتھ اُٹھا کر ہتھیار نہیں ڈال سکتے۔ ہم پر فرض ہے کہ ہم اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ اتحاد کو آگے بڑھائیں۔ مثال کے طور پر پولُس لکھتا ہے:

اب اَے بھائیو! یسوع مسیح جو ہمارا خداوند ہے اُس کے نام کے وسیلہ سے مَیں تُم سے التماس کرتا ہُوں کہ سب ایک ہی بات کہو اور تُم میں تفرقے نہ ہوں بلکہ باہم یک دل اور یک رای ہو

کر کامل بنے رہو۔ (۱-کرنتھیوں ۱:۱۰؛ افسیوں ۴:۳ بھی دیکھیں، کلسیوں ۳:۱۴؛ رومیوں ۱۵:۵-۶؛ فلپیوں ۱:۲۷؛ ۲:۲؛ ۱-پطرس ۳:۸؛ ۲-کرنتھیوں ۱۳:۱۱)۔

پولُس نے یہ الفاظ اُس کلیسیاء کو لکھے جو بہت تقسیم کا شکار تھی۔ وہ دھڑوں میں بٹے ہُوئے تھے، ہر دھڑا فرق فرق راہنماؤں کی پیروی کر رہا تھا۔ "کوئی پولُس کا"، "کوئی اپلوس کا"، "کوئی کیفا کا"، یا "کوئی مسیح کا" (۱-کرنتھیوں ۱:۱۲)۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ مثالی اتحاد سے محروم ہیں لیکن وہ پھر بھی اُنہیں چیلنج کرتا ہے کہ اُس کا پیچھا کریں۔

دوئم، ہم اپنی قربانی کے ذریعے اتحاد کا پیچھا کرتے ہیں فلپیوں ۲:۱-۱۱ میں، پولُس ایک مختلف منصوبہ پیش کرتا ہے۔ ہم سب اتحاد کی حمایت میں ہیں لیکن ہماری کوشش ہوتی ہے کہ دوسرے لوگ ہمارے طریقے سے کام کریں۔ وہ بنیاد کے پتھروں پر زور دے کر یہ کرتا ہے جن میں ہم سب شامل ہیں: وہ بنیاد کے پتھروں پر زور دے کر شروع کرتا ہے جن میں سب ایماندار شریک ہیں: "مسیح میں حوصلہ افزائی،۔۔۔ محبت کی تسلی،۔۔۔ رُوح کی رفاقت،۔۔۔ محبت اور شفقت" (۲:۱)۔ پھر وہ مقصد بیان کرتا ہے — اتحاد: "ایک جیسی عقل کا ہونا، ایک جیسی محبت بر قرار رکھنا، روح میں متحد، ایک مقصد کے حامل" (۲:۲، زور میں اضافہ کِیا گیا ہے)۔

مقصد بیان کرنے کے بعد پولُس وضاحت کرتا ہے کہ اُس کو کیسے حاصل کِیا جائے۔ ہم اتحاد حاصل کرتے ہیں دوسروں کو اپنے ساتھ راضی کرنے سے نہیں بلکہ بے غرضی سے۔

> تفرقے اور بے جا فخر کے باعث کچھ نہ کرو بلکہ فروتنی سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھیں۔ ہر ایک اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دوسروں کے احوال پر بھی نظر رکھے (فلپیوں ۲:۳-۴)۔

پھر پولُس ایک مثال کے ساتھ بیان کرتا ہے — یسوع کی مثال۔ "ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا" (فلپیوں ۲:۵)۔ یسوع نے خُدا کے برابر ہونے کو قبضہ میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا "بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دِیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہو گیا" (فلپیوں ۲:۷)۔ "اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دِیا اور یہاں تک فرمانبردار رہا کہ موت بلکہ صلیبی موت گوارا کی" (فلپیوں ۲:۸)۔ اُس نے ہمارے لئے سب کچھ قربان کر دِیا اور اپنی مرضی سے تکالیف برداشت کیں، حالانکہ ہم اِس کے مستحق نہیں تھے۔ تثلیث فی التوحید بھی یہ بے لوث خصوصیت رکھتی ہے۔ (فلپیوں ۲:۹)

تثلیث بھی یہ بے لوث خصوصیت رکھتی ہے۔ روح یسوع کو جلال دیتا ہے (یوحنا ۱۶:۱۳-۱۴)؛ یسوع باپ کو جلال دیتا ہے (یوحنا ۱:۱۷)؛ باپ بیٹے کو جلال دیتا ہے (یوحنا ۸:۵۴)۔ باپ سب چیزیں بیٹے کے اختیار میں کر دے گا اور پھر بیٹا سب کچھ باپ کو دے دے گا (۱-کرنتھیوں ۱۵:۲۴-۲۸)۔ ہم تب اِس کی تقلید کریں گے جب "عزت کے رُو سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھیں گے" (رومیوں ۱۲:۱۰)۔

سوئم، ہم اپنے درمیان موجود اختلافات کا احترام کرتے ہُوئے اتحاد کی طرف بڑھتے ہیں۔ انسانی فطرت اُن چیزوں کی قدر کرنا ہے جن میں ہم اچھے ہیں۔ اگر ہم پہلوان ہیں، تو ہم سمجھتے ہیں کہ تندرست رہنا ضروری ہے۔ اگر ہم عقل مند ہیں تو ہم دوسرے ذہن لوگوں کی تعریف کرتے ہیں (اور ہم کم ہوشیار کو حقیر سمجھتے ہیں)۔ اگر ہم اچھے نظر آنے والے، واضح یا منظم ہیں، تو ہم اپنے جیسے لوگوں کی تعریف کرتے ہیں۔ خُدا اِسے مختلف انداز میں دیکھتا ہے۔ اُس نے جان بوجھ کر لوگوں کو مختلف بنایا۔ اُس نے مختلف لوگوں کو مختلف نعمتیں اور مختلف صلاحیتیں عطا کیں، تا کہ جو وہ چاہتا ہے ہم وہ بن سکتے ہیں یا پورا کر سکتے ہیں۔ اُس نے ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت بنایا ہے۔

> کیونکہ بدن میں ایک ہی اعضاء نہیں بلکہ بہت سے ہیں۔ اگر پاؤں کہے "چونکہ مَیں ہاتھ نہیں اِس لئے بدن کا نہیں تو وہ اِس سبب سے بدن سے خارج تو نہیں۔" اور اگر کان کہے چونکہ مَیں آنکھ نہیں اِس لئے بدن کا نہیں تو وہ اِس سبب سے بدن سے خارج تو نہیں۔ اگر سارا بدن آنکھ ہی ہوتا تو سُننا کہاں ہوتا؟ اگر سُننا ہی سُننا ہوتا تو سونگھنا کہاں ہوتا؟ مگر فی الواقع خُدا نے ہر ایک عضو کو بدن میں اپنی مرضی کے مطابق رکھا ہے (۱-کرنتھیوں ۱۲:۱۴-۱۸)۔

اُن لوگوں سے مایوس ہونا آسان ہے جو ہم سے مختلف ہیں۔ لیکن خُدا اُن کو ہمارے واسطے وہاں رکھتا ہے۔

اتحاد ثابت کرنے کے لئے، ہمیں اپنی ذمہ داریوں پر توجہ دینی چاہئے دوسروں کی عدالت کرنے پر نہیں۔ دوسرے لوگوں کی غلطیوں پر نظر رکھنے کے لئے میرے پاس تیز آنکھیں ہیں اور مَیں اُن کو یا دوسروں کو بتانا چاہتا ہُوں جو مَیں دیکھتا ہُوں۔ لیکن یہ میرا کام نہیں ہے۔ رومیوں ۱۴:۴ ایک مفید اصلاح کار ہے۔

> تُو کون ہے جو دوسرے کے نوکر پر الزام لگاتا ہے؟ اُس کا قائم رہنا یا گر پڑنا اُس کے مالک ہی سے متعلق ہے بلکہ وہ قائم ہی کر دِیا جائے گا کیونکہ خُداوند اُسے قائم کرنے پر قادر ہے۔

مَیں منصف نہیں ہُوں۔ خُدا ہے۔ میرے بھائی اور میری بہنیں عدالت کے دِن میرے سامنے ظاہر نہیں ہوں گے۔ وہ خُدا کے لئے کھڑے ہوں گے۔ اور خُدا، اپنے فضل سے اُنہیں کھڑا کر سکتا ہے۔ جب مجھے تنقید کرنے کی خواہش محسوس ہوتی ہے، مَیں اپنے آپ کو یاد دلانے کی کوشش کرتا ہُوں کہ مجھے خُداوند

کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے کافی دشواری ہے۔ مجھے کسی اور کی ذمہ داری قبول کرنے کی ضرورت نہیں۔ خُدا اُن کا منصف ہے، مَیں نہیں۔

مزید مجھے یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ذاتی ترجیحات کے معاملہ میں، بالغ ایماندار دوسرے شخص کو اپنا راستہ اختیار کرنے دیتے ہیں۔ میرے مشاہدے میں آیا ہے کہ کلیسیاؤں میں بہت سے جھگڑے ترجیحی امور کے بارے میں ہوتے ہیں: میوزک کی آواز بہت اُونچی ہے (یا کافی اُونچی نہیں ہے)؛ وعظ بہت لمبا ہے (یا کافی لمبا نہیں ہے)۔ ہم ہفتے کی رات کی عبادت کیوں شروع کر رہے ہیں ؟ ہم بدھ کی رات کی دعائیہ میٹنگ کیوں نہیں کرتے، یا اوانا (Awana) یا موپس (MOPS) کو اب کیوں نہیں کرتے؟ اِن میں سے کوئی بھی بائبل کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ تصور یا روایت یا ترجیح کے معاملات ہیں۔ اُن معاملات میں بالغ ایماندار کو اتحاد برقرار رکھنے کی غرض سے اپنی ترجیحات قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ایسا کرنے کی آمادگی پختگی کی علامت ہے۔

یہ رومیوں ۱۴ کا بنیادی نکتہ ہے۔ پولُس قابل بحث معاملات کی بات کر رہا ہے۔ کیا آپ بُتوں کی قربانی کا گوشت کھا سکتے ہیں؟ ہمیں کس دن عبادت کرنی چاہئے؟ یہاں پولُس کا اخذ کردہ نتیجہ ہے:

> پس آیندہ کو ہم ایک دوسرے پر الزام نہ لگائیں بلکہ تُم یہی ٹھان لو کہ کوئی اپنے بھائی کے سامنے وہ چیز نہ رکھے جو اُس کے ٹھوکر کھانے یا گرنے کا باعث ہو۔۔۔ پس ہم اُن باتوں کے باتوں کے طالب رہیں جن سے میل ملاپ اور باہمی ترقی ہو۔(رومیوں ۱۴: ۱۳، ۱۹)

اِس کی جڑ میں اختلاف گُناہ کا ایک فعل ہے۔ اِس کا واحد حقیقی علاج دیندار زندگی گزارنا ــــ مسیح میں قائم رہنا، روح سے معمور ہونا، روح کے ساتھ قدم اُٹھاتے رہنا ہے۔ یاد رکھیں کہ اب ہم اجتماعی طور پر تثلیث فی التوحید کے ساتھ ایک ہیں۔ یہ سچائی ہم صرف یوحنا ۱۵ اور ۱۷ میں دیکھتے ہیں، لیکن پولُس ہمیں ۱-کرنتھیوں ۶: ۱۷ میں یاد دلاتا ہے۔ "جو خُداوند کی صحبت میں رہتا ہے وہ اُس کے ساتھ ایک روح ہوتا ہے" اگر یہ بات ہے تو ہمارے درمیان تفرقہ کیسے ہو سکتا ہے ؟

پولُس ۱-کرنتھیوں ۱: ۱۰-۱۳ میں اِس معاملہ پر بات کرتا ہے۔ یہ وہی کرنتھس کی کلیسیاء ہے جس کو پولُس روحانی نعمتوں کے صحیح استعمال اور محبت کے بارے میں خط لکھنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ وہ جس شخص کی پیروی کرتے تھے اُس کی بنیاد پر تقسیم تھے۔ پولُس اُنہیں یاد دلاتا ہے کہ مسیح بٹا ہُوا نہیں ہے۔

پھر باب ۳ میں، میں رسول اِس مسئلہ پر مزید بحث کرتا ہے۔ انسانی وفاداریاں رکھنے سے جس نے جسم کو تقسیم کیا، وہ کہتا ہے کہ کرنتھس کے لوگ "انسانی طریقے پر چلتے تھے" (۱-کرنتھیوں ۳:۳)۔ وہ کہتا ہے

کہ جن راہنماؤں کی وہ پیروی کرتے ہیں اُن میں سے ہر ایک خُدا کا خادم ہے۔ مسیح، انسانی رہنما نہیں، بالآخر کسی بھی اچھی چیز کے لیے ذمہ دار تھا۔ ہر شخص اپنا اپنا کردار ادا کر رہا تھا جیسا کہ مسیح نے بلایا تھا، اور کوئی بھی اُس کا سہرا انہیں لے سکتا تھا۔ کام کا معیار اہمیت رکھتا ہے اور ہر شخص کو اُس معیار کی بنیاد پر اجر ملے گا لیکن ہر کسی کو صرف مسیح کی پیروی کرنی ہے۔

> پس آدمیوں پر کوئی فخر نہ کرے۔ کیونکہ سب چیزیں تُمہاری ہیں۔ خواہ پولُس ہو خواہ اپلوس، خواہ کیفا خواہ دنیا، خواہ زندگی خواہ موت، خواہ حال کی چیزیں خواہ استقبال کی۔ سب تمہاری ہیں اور تُم مسیح کے ہو اور مسیح خُدا کا۔ (۱-کرنتھیوں ۳:۲۱-۲۳)

کرنتھس کی کلیسیاء میں تجربہ کردہ تقسیم آج کسی خاص استاد، مصنف، ماہر الہیات، فرقے، مشن نیٹ ورک، یا منسٹری کی تکنیک کے لیے مومنین کی ترجیحات میں اُن کے مساوی ہیں۔ یقیناً ساختی تقسیم کی بنیادی وجوہات ہیں لیکن تفرقہ بازی اور دشمنی کے لئے نہیں جو مسیح کے بدن کے اندر بہت سے رشتوں کی نشاندہی کے لئے آئی ہیں۔ غرور، عداوت، کڑواہٹ، بدگمانی اور نفرت سب عام ہو گئے ہیں خاص کر جہاں کلیسیاء بہت آرام دہ اور اپنی خدمت کرنے والی بن گئی ہے۔ کبھی ایسا لگتا ہے کہ جیسے چھوٹے چھوٹے دائروں میں لکیریں کھینچی جا رہی ہوں، جو روحانی اتحاد کو روک رہی ہیں جو خُداوند چاہتا ہے۔

مجھے ڈر ہے کہ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو ہم مکمل طور پر افراد کی ایک زمینی سلطنت بن جائیں گے۔ مسئلہ سادہ ہے: ہم اپنے اتحاد کے سرچشمے کو بھول چکے ہیں۔ اگر ہم مسیح بادشاہی میں قائم رہنے میں ناکام رہتے ہیں تو ہم وہ اتحاد نہیں رکھ سکیں گے جس کا تجربہ کرنے کے لئے وہ مرا تھا۔

یوحنا ۱۵ میں، یسوع بالکل واضح کر دیتا ہے کہ اُس کی بادشاہی میں زندگی صرف اُن کے لئے ممکن ہے جو اُس میں قائم ہیں۔ ہم کسی اور طرح پھل پیدا نہیں کر سکتے۔ دراصل، ہم اُس میں قائم رہے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتے (یوحنا ۱۵:۴-۵)۔ یسوع اپنے بدن میں قائم رہنے سے متعلقہ بہت سے نتائج اور وعدوں کا ذکر کرتا ہے۔ وہ یوحنا ۱۵:۱۲-۱۷ میں اور پھر یوحنا ۱۷:۲۱ میں بھی واضح کرتا ہے کہ ایک دوسرے سے ہماری محبت کا تعلق خُداوند میں قائم رہنے سے ہے۔

اِس لئے دیندار ہونا اتحاد کے حصول کی ایک شرط ہے جس کا یسوع نے حکم دِیا اور جس کے لئے دُعا کی۔ لیکن ہمارے راستے بہت سی رکاوٹیں آسکتی ہیں۔ میرے ذہن میں سب سے بڑی رکاوٹ کا تعلق تنظیمی بقا کے لئے پھیلی ہُوئی تشویش سے ہے۔ ایک مسیحی کلیسیاء یا تنظیم جتنی بڑی ہو جاتی ہے، یہ خلفشار اتنا ہی خطرناک ہو جاتا ہے، جب ہم اپنی تنظیم یا کلیسیاء کی خوشحالی کو خُدا کی بادشاہی کے ساتھ اُلجھانے کا لالچ کرتے ہیں۔

ایک وسیع قیاس ہے کہ خُدا کی بادشاہی کی ترقی مختلف اداروں کی ترقی پر منحصر ہے جس میں انفرادی کلیسیائیں شامل ہیں۔ اِس طرح، ہم ایسے فیصلوں یا عمل کو مسترد کر دیتے ہیں جن سے ہمارے اداروں کو خطرہ ہے۔ یہ رویہ خُداوند کی سُننے کی بجائے تنظیمی عمل پسندی کی طرف لے جاتا ہے۔ جب ہم اپنی تنظیم کے مفادات کو اول درجہ پر رکھتے ہیں تو ہم مسیحی اتحاد حاصل نہیں کر سکتے، جس میں دوسروں کے مفاد کو (اور بادشاہی کے مفاد کو) اپنے مفاد سے پہلے رکھنے کی ضرورت ہے۔ تنظیمی بقا اور خوشحالی کی عمل پسندی کی بنیاد پر عمل کرنا اتحاد کی موت ہے۔

اُلٹی نوعیت کی بادشاہی کی وجہ سے، خُداوند ہمیں اکثر وہ کام کرنے کو کہتا ہے جو تنظیمی فائدے کے نقطہ نظر سے معنی نہیں رکھتے۔ قربانی دینے کی آمادگی، جس کا ہم پہلے انفرادی سیاق وسباق میں ذکر کیا اجتماعی سطح پر اِتنی ضروری ہے۔ قربانی دینا اور مرنا بادشاہی میں رہنے کی روزی روٹی ہے۔ وہ روز مرّہ کے واقعات ہیں۔ یہ اجتماعی اور انفرادی طور پر بھی سچ ہے

انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح سے ہمیں متی ۶:۳۳ کے اصول پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اِس آیت پر توجہ اور فکر کے متعلق یسوع کی گفتگو کا اختتام ہوتا ہے۔ اُس نے اُن چیزوں کے بارے میں گفتگو کی ہے جن کے لئے ہم پریشان ہوتے ہیں — پیسہ، خوراک، کپڑے، زندگی۔ "بلکہ تُم پہلے اُس کی بادشاہی اور اُس کی راست بازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تُم کو مل جائیں گی۔" یہ آیت ذمہ داریوں کی تقسیم ہے۔ یسوع فرما رہا ہے کہ اگر ہم خُدا کی راست بازی اور خُدا کی بادشاہی کی تلاش کو اپنا کام بنا لیتے ہیں، تو خُدا ہماری ہر ضرورت کو پورا کرنے کا کام اپنے ذمے لے لے گا۔ اِس اصول کا اطلاق تنظیموں اور افراد دونوں پر ہوتا ہے۔ خُدا کی بادشاہی کو اول درجہ پر رکھے بغیر اتحاد ناممکن ہے۔

اجتماعی قربانی کی ایک مثبت مثال لاسٹ ڈیز منسٹریز (Last Days Ministries) تھی جس کی بنیاد مسیحی موسیقار کیتھ گرین نے رکھی تھی۔ موسیقی کے برقی آلات سے بہت پہلے، جب دنیا میں موسیقی ایک مہنگی تجویز تھی، لاسٹ ڈیز جو کچھ بھی محسوس کرتا اُس کے لئے اپنی موسیقی کو "فروخت" کر دیتا تھا۔ اُس کے نتیجہ میں بڑے پیمانہ پر مفت "فروخت" ہُوئی، جو آخر کار میں ایک جہاز کے حادثہ میں اٹھائیس سال کی عمر میں وفات کے بعد جاری رہی۔ لاسٹ ڈیز مالی طور پر مستحکم نہیں تھا۔ تقسیم کا یہ نقطہ نظر شروع ہی سے خدمت کے خاتمہ کا مقدر تھا لیکن کیتھ نے اِس معاملہ میں خُداوند کی راہنمائی کی پیروی کی۔ اُس کا موقف بادشاہت کی اولین ترجیحات کی علامت ہے۔

کیتھ گرین نے بہت سے لوگوں کو اپنی شاگردیت کی بلاہٹ کے ساتھ بے چین کر دِیا۔ لیکن مسیحی اتحاد کا یہ مطلب نہیں کہ محض اپنے اختلافات کو ایک "سطحی" مستقبل کے حق میں نگل لیا جائے۔ اِس کا مطلب ہر کسی

کو ایک ہی مقصد کی طرف ایسے طریقے سے کھینچا جائے جو مسیح میں ترقی کرنے میں ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی اور چیلنج کرتا ہے۔ مالی فائدہ کی فکر کے بغیر کیتھ کی قربانی کی خدمت اُس جذبے کی ایک بہترین مثال تھی۔

منفی مثالیں بہت سی ہیں۔ ایک دفعہ میں امریکہ کے ایک بڑے شہر میں شاگرد بنانے کی تربیت دے رہا تھا۔ ایک بہت بڑی کلیسیاء کی سنئیر قیادتی ٹیم نے ایک شام کئی گھنٹوں تک مجھ سے ملاقات کی۔ ملاقات کے وقت کے اختتام پر اُنہوں نے مجھے بتایا، "ہمیں یقین ہے کہ جس طریقے سے آپ شاگرد بنانے کی تجویز دے رہے ہیں اُس کا نتیجہ اُن طریقوں سے زیادہ بہتر ہوگا جو ہم فی الحال استعمال کر رہے ہیں لیکن صاف یہ کہ ہم اُس راستے پر چل نہیں سکتے۔"

مَیں نے اُن سے کہا کیوں۔ اُنہوں نے جواب دِیا کہ اُنہوں نے اپنی عمارت وسیع کرنے کے لئے ۶۰ ملین ڈالر سے زیادہ قرضہ لِیا ہے اور وہ موقع پر اپنا نقطہ نظر تبدیل نہیں کر سکتے جس کے نتیجہ میں ہدیہ جات میں کمی واقع ہو جائے۔ ایک طرف مَیں نے اُس کی صاف گوئی کی تعریف کی۔ دوسری جانب، مَیں حیران تھا کہ وہ اپنی تنظیم کی خوشحالی کو خُدا کی بادشاہی سے پہلے رکھنے پر رضامند تھے۔

وہاں دو بڑی اور وسیع پیمانہ پر مشہور مسیحی منسٹریز تھیں جنہوں نے دہائیوں سے واضح کر رکھا تھا کہ اُن کا کلیسیاء قائم کرنے کے ساتھ کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ انکلیسیاؤں کے مقابلہ آجائیں گے جو اپ کے وُانکے بنیادی آمدن کے ذرائع تھے وہ اُس ہاتھ کو الگ کرنے کو تیار نہیں تھے جو اُنہیں کھلاتا تھا۔ اگر اُن کا فیصلہ خُداوند کے واضح کلام پر مبنی ہوتا تو مجھے وہ اچھا محسوس ہوتا لیکن اُنہوں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا۔ پچھلی دہائی میں اُن دونوں تنظیموں میں سے ایک کو اپنے سابقہ موقف کا یقین ہو گیا ہے اور زبردست طریقے سے کلیسیاء قائم کرنے کی طرف متوجہ ہُوئی ہے۔ دوسرے کے نقطہ نظر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اُن میں سے ایک بادشاہی کی خاطر اپنی مالی حیثیت کو خطرے میں ڈالنے کو تیار ہے، دوسری نہیں۔

جب کلام مقدس کے اصولوں پر مشترکہ معاہدہ ہے لیکن مختلف تشریحات کے اصولوں کا کسی مخصوص صورت حال جیسے اطلاق ہوتا ہے تو اجتماعی ترتیب میں ایک اور مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ اُس وقت ترتیب میں ہوتا ہے جہاں کلام مقدس کو جاننے پر زور دِیا جاتا ہے لیکن روح القدس کو سُننے میں کوتاہی کی جاتی ہے۔ یہ بُری طرح سے بند، سمجھوتہ یا تقسیم کی طرف لے جاتا ہے۔

دوسری جانب، جماعتوں کے ارکان جو روح القدس پر زور دیتے ہیں لیکن کلام مقدس کی تشریح اور اطلاق میں ماہر نہیں ہیں تو وہ اکثر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ خُدا کی طرف سے سُن رہے ہیں جو باہمی طور پر مخصوص کی گئی ہیں۔ یہ بھی معذوری یا تقسیم کی طرف لے جاتا ہے۔

یہ حالات اور بھی پیچیدہ ہو جاتے ہیں، جیسے پچھلے باب میں قلم بند ہے، جب اُن جماعتوں میں وہ افراد شامل ہوتے ہیں جو ایماندار نہیں ہیں یا جو روح میں نہیں چل رہے، اِس طرح حقیقی روحانی اتحاد کو ناممکن بنا دیتے ہیں۔ ہم سب ایک ذہن کے ہو سکتے ہیں اگر ہمارے پاس مسیح کا مزاج ہو۔

مجھے غلط مت سمجھیں۔ جب مَیں اتحاد کی بات کرتا ہُوں، تو مَیں سب کے ساتھ ہونے کی بات نہیں کر رہا۔ یہ صلح کی تعریف دشمنی کی عدم موجودگی کرنے کے مترادف ہو گا۔ یہ بہتر طور پر ایک کمزور اور جزوی وضاحت ہے۔ مسیح کے بدن میں اتحاد میں بادشاہت کی پیش قدمی کے لئے باہمی تعاون سے کام کرنا شامل ہے۔ اِس سے مراد ہر جگہ پر تمام لوگوں کو خُدا کی بادشاہت سے واقف کرنے کے لئے ایک فعال تعاون ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ معاشرے کی ہر سطح پر خُداوند کے مقاصد کا تعاقب اور اس کی مرضی کو دیکھنے کے لئے جمع ہونا ہے۔

اِس سطح پر مشترکہ کوشش کے لئے، ہمیں نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی طور پر بھی اتحاد کے طالب ہونا چاہئے۔ اِس وجہ سے، ہمیں مسیحیت کے مختلف سلسلوں کے درمیان رابطے کی ضرورت ہے۔ تنظیمی سطح پر یہ ممکن یا عملی نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ ایسے دھارے جو زیادہ تر برائے نام مسیحی ہیں، تنظیمی سطح پر یہ ممکن یا عملی نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ ایسے دھارے جو زیادہ تر برائے نام مسیحی ہیں، لیکن ہمیں مختلف تنظیموں میں نیک نیت حامل افراد کے ساتھ اس کا اہتمام کرنے کی ضرورت ہے اور ایمان داروں کے عالمی جسم کے اندر تقسیم کی اس طرح کی سخت لکیریں پیدا کر نا بند کرنے کی ضرورت ہے۔ ۱۹۷۰ کی دہائی میں لاؤسان موومنٹ (Lausanne Movement) کی تخلیق کے پیچھے یہی خیال تھا اِس نعرے کے ساتھ کہ "ساری کلیسیاء، پوری انجیل کو ساری دنیا تک لے جا رہی ہے۔" اِس اتحاد کو پورا کرنے کے لئے اس سے پہلے اور بعد میں بھی کوشش کی گئی ہے۔

عملی نقطہ نظر سے کرنے سے کہنا آسان ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل خاکہ اُس کی نمائندگی کرتا ہے جس کو مَیں نے اس مسئلے کے متعلق سوچنے کے لئے ایک مددگار طریقہ پایا۔ خاکہ کے مرکز کے قریب منسٹری کے پہلو ہیں جن میں شراکت داری قائم کرنے میں زیادہ محتاط اور امتیازی سلوک کرنا مفید ہے۔ بیرونی دائرے میں پوری طرح غیر مسیحی لوگوں کے ساتھ کچھ معاملات میں اتحاد بھی ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات وہ تعلقات جو کسی بیرونی دائرے پر توجہ مرکوز کرنے سے شروع ہوتے ہیں بعد ازاں زیادہ تر قریبی بھروسے مند تعلقات میں ترقی کر سکتے ہیں۔ اِس نقطہ نظر کی پیروی اکثر تعلقات اور اتحاد کے مظاہروں کو آگے لے جا سکتی ہے جہاں وہ دوسری صورت میں جا سکتے ہیں۔

اجتماعی کوششوں کے درجات

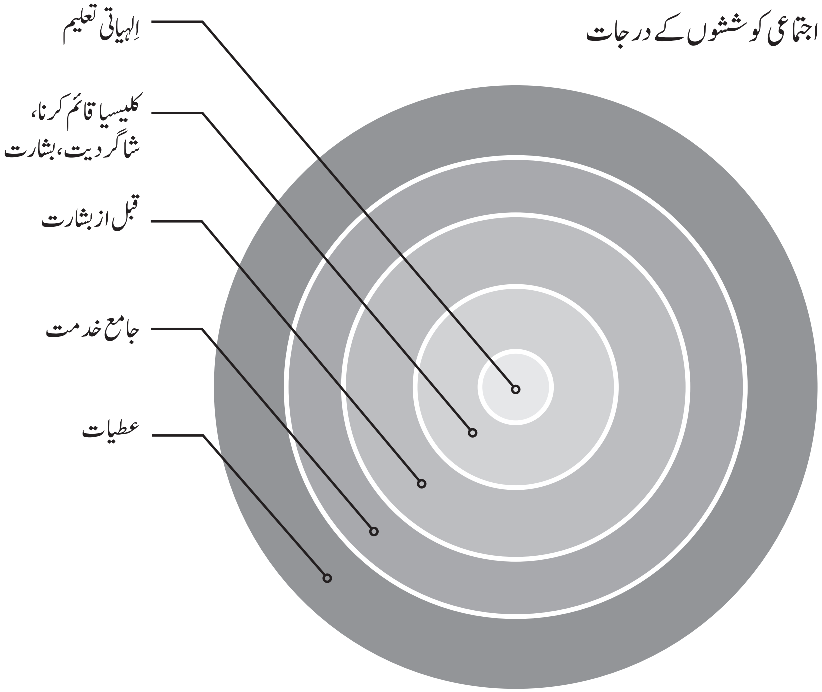

دُعا

اَے یسوع! تُو نے آکر اپنی جان دی تا کہ ہم ایک ہو سکیں جیسے تُو اور باپ ایک ہیں۔ یہ ناممکن لگتا ہے۔ مجھے ذمہ داری بخش کے تیرے خاندان میں اتحاد قائم کروں۔ میری مدد کر۔ میری مدد کر کہ تیرے بچوں سے پیار کروں کیونکہ وہ تجھ سے پیدا ہُوئے ہیں۔ میری مدد کر کہ مَیں دوسروں کو اپنے سے زیادہ اہم سمجھوں۔ جس طرح تُو نے ہم سب کو بنایا ہے اُس کی قدر کرنے میں میری مدد کر۔ یہ پہچاننے میں میری مدد کر کہ مجھے اُس کی ضرورت ہے۔ اپنی ترجیحات کو ترک کرنے میں میری مدد کر تا کہ وہ تعمیر ہو سکیں۔ میری مدد کر کہ اپنے دماغ میں آواز کو خاموش کروں جو دوسروں پر تنقید کرنے میں تیز ہے۔ مجھے دکھا کہ مَیں امن اور اتحاد کی پیروی کیسے کر سکتا ہُوں۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھِر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا ماضی کے کوئی وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہے تو، نظرِ ثانی شُدہ تکمیل کی تاریخوں کو دوبارہ سے مقرر کریں۔

۱۔ مَیں خُداوند کی پیچھے چلنے کے اجتماعی پہلوؤں سے کتنا واقف ہُوں؟ مَیں مسیح کے بدن کے اندر اپنے تعلقات میں اپنی پختگی اور اتحاد کے درجہ کو کیسے بڑھا سکتا ہُوں؟

۲۔ مَیں مسیح کے بدن میں اتحاد کے حصول کے لئے کیا کر رہا ہُوں؟ مجھے کیا کرنے کی ضرورت ہے؟ کیا ایسے اقدامات ہیں جو مجھے ذاتی طور پر یا ایک تنظیم کے راہنما کے طور پر اُٹھانے کی ضرورت ہے؟

۳۔ کیا میری کہنے یا کرنے کی کوئی چیزیں ہیں جو مسیح کے بدن میں تفرقے کا بیج بو رہی ہیں؟

۴۔ اِس باب کے جواب میں خُدا مجھ سے کیا خاص اقدام کرانا چاہتا ہے؟ (اپنے روزنامچہ میں اُن کو درج کریں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دیں)۔

۵۔ مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اشتراک کروں؟ (کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اُن وعدوں پر عمل کرنے کے قابل بنائے، اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کرے جن کے ساتھ آپ بصیرت کا اشتراک کرنا چاہتے ہیں۔

۱۱ رابطے کے لئے خُدا ہمارا نمونہ ہے

رابطہ ذاتی، مناسب طریقے سے مناسب رد عمل کا نمونہ سننے کی ضرورت ہے۔

اَے خُداوند! مجھے اپنے آئین کی راہ بتا
اور مَیں آخر تک اُس پر چلوں گا۔
مجھے فہم عطا کر اور مَیں تیری شریعت پر چلوں گا۔
بلکہ مَیں پورے دل سے اُس کو مانُوں گا۔
مجھے اپنے فرمان کی راہ پر چلا کیونکہ اُسی میں میری خوشی ہے۔

—زبور ۱۱۹:۳۳-۳۵

جب خدا بولتا ہے، تو اس کا مطلب وہی ہے جو وہ کہتا ہے، وہ وہی کرتا ہے، اور وہ ہم سے وہی کرنے کی توقع کرتا ہے جو وہ کہتا ہے۔ ہمیں خُدا کی طرف سے رابطے کے ساتھ اُن رابطوں کی نسبت مختلف برتاؤ کرنا چاہئے جو ہماری زندگی میں سیلاب لے آتے ہیں۔ ہم پیغام رسانی سے بھرے ہوئے زمانہ میں رہتے ہیں — جن میں اکثر غیر متعلقہ، بے معنی یا غلط ہیں۔ ضرورت کے مطابق ہم نے اپنی طرف بھیجے جانے والے زیادہ تر مواصلات کو تقطیر کرنا اور نظر انداز کرنا سیکھ لیا ہے۔ ہم خُدا کے ساتھ ایسا نہیں کرسکتے۔

خُدا ایک حکمت عملی سے بات چیت کرنے والا ہے اور اُس کا کلام با مقصد اور طاقتور ہے۔ یسعیاہ ۵۵:۱۰-۱۱ میں خُداوند فرماتا ہے "کیونکہ جس طرح آسمان سے بارش ہوتی ہے اور برف پڑتی ہے اور پھر وہ وہاں واپس نہیں جاتی بلکہ زمین کو سیراب کرتی ہے اور اُسی کی شادابی اور روئیدگی کا باعث ہوتی ہے تاکہ بونے والے کو

بیج اور کھانے والے کو روٹی دے۔ اِسی طرح میرا کلام جو میرے مُنہ سے نکلتا ہے ہوگا۔ وہ بے انجام میرے پاس واپس نہ آئے گا بلکہ جو کچھ میری خواہش ہوگی وہ اُسے پورا کرے گا اور اُس کام میں جس کے لئے مَیں نے اُسے بھیجا موثر ہوگا۔" آخر میں ہم اُس کے تابع ہوں گے اور اُس کی مرضی کے مطابق چلیں گے۔ سوال صرف یہ ہے کہ ہم ایسا خوشی سے کریں گے یا مجبوری سے۔ ہم یہ پیارے فرزندوں کی طرح کریں گے یا مجبور دشمنوں کی طرح؟

نئی مواصلاتی تکنیک نے معلومات کو تقطیر کرنے اور عمل میں لانے کے نئے نمونے متعارف کرائے ہیں۔ بد قسمتی سے ہم اکثر اُن فلٹرز کا اطلاق خُدا کی طرف سے پیغام پر کرتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کے پیغامات پر لاگو ہونے پر یہ نمونے بالکل موزوں ہوسکتے ہیں لیکن جب ہمارے لئے خُدا کے پیغامات پر اِن کا اطلاق ہوتا ہے تو یہ قطعی طور پر نامناسب ہوتے ہیں۔ ہمارے لئے اُس کے پیغامات ذاتی، مستند، قابل عمل اور اہم ہوتے ہیں۔ وہ ہماری پوری توجہ اور جواب کا مطالبہ کرتے ہیں۔

پچھلے پانچ سو سالوں میں مواصلاتی تکنیک نے گٹن برگ کے پرنٹنگ پریس سے لے کر ٹیلی گراف، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ تک حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اِس ارتقاء نے ہمارے تاثرات اور بات چیت کے طریقوں پر بہت اثر ڈالا ہے۔ بلاشُبہ، جدید مواصلاتی تکنیک کا استعمال خُدا کی بادشاہی کی جانب سے حیرت انگیز کاموں کو انجام دینے کے لئے کیا گیا ہے۔ تاہم میرا یہ بھی ماننا ہے کہ اُس کے کچھ منفی اثرات بھی ہیں۔

پرنٹنگ پریس سے پہلے، زیادہ تر مواصلات ذاتی—کسی خاص فرد یا گروہ کے لئے ہوتے تھے۔ جب پولُس نے تیمتھیس کو خط لکھا، تو تیمتھیس کو یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی کہ "کیا اِس کا اطلاق مجھ پر ہوتا ہے؟" بے شک اِس کا اطلاق اُس پر تھا؛ یہ خصوصاً اُسی کے لئے لکھا گیا تھا۔ پرنٹنگ پریس کی آمد کے ساتھ مواصلات نمایاں طور پر غیر متعلقہ ہوگئے۔ پرنٹنگ پریس کے نتیجے میں مواصلات کا بالکل ایک نیا گروہ بن گیا، زیادہ عام اور اصول پر مبنی اور کم ذاتی۔ قارئین کے لئے یہ پوچھنا ضروری ہوگیا کہ "کیا یہ میرے لئے ہے؟ کیا یہ قابل عمل یا میری زندگی سے تعلق رکھتا ہے؟" لہٰذا قارئین نے اُن باتوں کو نظر انداز کرتے ہُوئے جن کا اُن پر اطلاق نہیں ہوتا تھا ذاتی مطابقت کے لئے مواصلات کو تقطیر کرنا شروع کر دِیا۔

ٹیلی گراف کی ایجاد نے مواصلات کی ذاتی نوعیت کو بحال کِیا کیونکہ ٹیلی گراف عام طور پر ایک مخصوص شخص کو بھیجے جاتے تھے۔ لیکن اُس نے ایک نیا فلٹر بنایا، ریسنی کا فلٹر۔ منتقل کی گئی معلومات فوری طور پر ضروری تھی لیکن دیرپا اہمیت کی نہیں۔ نئے حقائق نے دوسرے حقائق کو تیزی سے شعور سے باہر دھکیل دِیا۔ روزنامہ اخبارات نے اِس رجحان کو فروغ دِیا۔ اِس لئے کہاوت ہے، "کل کا اخبار صرف مچھلی لپیٹنے کے لئے اچھا ہے۔" اِس روئیے کے مطابق گزشتہ خبر، خبر نہیں اُسے نظر انداز کر دینا چاہئے۔

ریڈیو اور پھر ٹیلی ویژن کے ساتھ لوگوں نے مواصلات کی قدر کا اندازہ اُس کی تفریحی اہمیت کی بنیاد پر کرنا شروع کر دِیا۔ اِس رجحان نے مذہب اور سیاست کے دائروں میں میں گھس کر ثقافت پیدا کر دی جس میں تعلیم اور تفریح لازم وملزوم ہیں۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے لوگوں کی توجہ کا دورانیہ بھی کم کر دِیا۔ اشتہارات نے اِن معلومات میں اہم کردار ادا کیا، معلومات کو صاف طور پر پیک کرتے ہُوئے بتیس سیکنڈ کی شکل میں پیش کِیا۔ تصاویر اور موسیقی کے ساتھ کہانی بیان کرنا ضروری ہو گیا۔ معقول دلائل اور سوچے سمجھے تجزیئے کو ایک طرف رکھ دِیا گیا جب تک کہ اُنہیں ایک گھنٹے کے تفریحی پروگرام میں بند نہ کِیا جائے۔ نتیجہ ذہنی پسماندگی اور کاہل سوچ ہُوا۔ ہم نے ایک اور فلٹر قائم کِیا، اکثر پوچھتے ہُوئے کہ "یہ میرے لئے دلچسپ ہے یا دل لگی؟" اگر نہیں تو ہم اِسے آسانی سے نظر انداز کر دیتے ہیں۔

انٹرنیٹ نے اِس رجحان کو اور بڑھا دِیا، جس کی وجہ سے لوگ ڈیٹا اوورلوڈ سے نمٹنے کے لئے مسلسل فلٹر اور خلاصہ کرتے ہیں۔ ہم ڈیٹا کی دلدل میں ہیں جو اکثر تجزیہ یا تشخیص کے لئے درکار وقت یا معلومات کے بغیر جذبات سے بھرے طریقوں میں پیک ہوتا ہے۔

ٹویٹر نے اختصار کے ثقافتی نمونوں کو مزید بڑھا دِیا ہے، جو توجہ کے دورانئے میں اضافی کمی اور آواز دبانے کی ثقافت کا سبب بنتا ہے۔ فیس بُک کے تصویری شعور کو مزید بڑھاوا دِیا۔ تصویر کو مواد پر، شہرت کو کردار پر، تاثر کو حقیقت پر فوقیت حاصل ہے۔ یہ طریقہ کار استعمال کرتے ہُوئے مواصلات امیج مینجمنٹ کے متعلق ہو گئے۔

مواد کی فراوانی لوگوں کو وہ چیز فلٹر کرنے پر مجبور کرتی ہے جو وہ استعمال کرتے ہیں۔ اشد ضرورت کے تحت ہم اپنے پاس آنے والی معلومات کو فوری طور پر نظر انداز کرنے پر مجبور ہیں۔ ہم اُسے لاگُو کرنے (کیا یہ مجھ پر اور میرے حالات پر لاگُو ہوتا ہے؟) موجودہ حالات کے لئے (کیا یہ آج کی خبر ہے؟) تفریحی قدر کے لئے (کیا مَیں اِس سے لطف اندوز ہُوں؟) عمل کے لئے (کیا اِس میں میرے لئے ہے؟) اور اختیار کے لئے (کیا مجھے اِس آدمی پر اعتماد ہے؟) فلٹر کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر، مجھے حال ہی میں اپنے سیل فون پر ایک ریکارڈ شُدہ پیغام موصول ہُوا: (قدرے غیر ملکی لہجہ تھا) "یہ سوشل سکیورٹی ایڈمنسٹریشن ہے۔ براہ مہربانی قانونی کاروائی شروع کرنے سے پہلے ہم سے فوری رابطہ کریں۔" مجھے معلوم نہیں کہ اِس کے بعد ریکارڈنگ نے کیا کہا کیونکہ مَیں کال کاٹ دی، پیغام ڈلیٹ کر دِیا اور نمبر بلاک کر دِیا۔ کیوں؟ اِس لئے کہ مَیں نے چند سیکنڈز میں فیصلہ کر لِیا یہ اصل میں سوشل سکیورٹی

ایڈ منسٹریشن نہیں ہے (اصلی سرکاری دفاتر اپنی دستاویز کو محفوظ رکھنے کے لئے خط لکھیں گے) اور مَیں جانتا ہُوں کہ بہت سے لوگ میرے ذاتی اکاؤنٹ کی معلومات کی شدید "تلاش" کر رہے ہیں۔ بیس سال پہلے مَیں ایسا نہ کرتا۔ مَیں پورا پیغام سُنتا۔ لیکن جو لوگ مجھے کچھ بیچنے، میری معلومات چوری کرنے یا میری نظر اپنے ٹویٹر پر ڈلوانے کی کوشش میں اُنہوں نے مجھے آنے والی معلومات کو تیزی سے فلٹر کرنے اور اُس میں سے بیشتر کو نظر انداز کرنے پر مجبور کر دِیا ہے۔

لیکن جب ہم فلٹر کرتے ہیں، ہم فطری طور پر اُن معلومات پر توجہ دیتے ہیں ہماری پہلے سے رکھی ہُوئی ترجیحات کی تصدیق کرتی ہیں۔ یہ رجحان تیزی سے متعدد متعین سامعین کی طرف لے جاتا ہے، جن میں سے ہر ایک خُود کو تقویت دینے والے چیمبر میں موجود ہے۔ اِس کے نتیجے میں مواصلات کے پہلے بیان کردہ عمل کی بجائے یہ پیمانے پر بکھر گئے ہیں۔

نتیجہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرتے (بائبل کے لحاظ سے "سُن اور مان") اور بہت کم سُنتے ہیں۔ خبریں فعال اور قابل عمل ہونے سے غیر متعلقہ حقائق کے مجموعے میں تبدیل ہوگئی ہیں۔ معلومات اور کاروائی کا تناسب مسلسل کم ہو رہا ہے۔ (اپنے آپ سے پوچھیں کہ ٹی وی کی کتنی خبریں تفریح کے لئے بنائی گئی ہیں اور آپ کی زندگی پر اُس کا براہ راست عملی اثر کتنا پڑتا ہے)۔

یہ رجحانات بڑے مواد اور مصنوعی ذہانت کے ساتھ اپنے منطقی انجام کو پہنچ رہے ہیں۔ اِن کے ساتھ ہم پہلے سے طے شُدہ عمومی اصولوں کی بنیاد پر کمپیوٹر الگورتھم کو تشخیص کی ذمہ داری سونپتے ہیں۔ سوچنے کے انداز، تجزیاتی صلاحیت، اخلاقیات اور زندگی کے دیگر شعبوں پر گہرے اثرات ہوں گے۔ مَیں بڑے مواد اور مصنوعی ذہانت کا مُخالف نہیں ہُوں؛ یہ بڑے ممکنہ فوائد پیش کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں اِس بات پر توجہ دینی چاہئے کہ ہم اِس راستے پر کیا کھو سکتے ہیں۔

ہم ایک ایسی دنیا بنا رہے ہیں جس میں ہم مواد اور اعداد و شمار پر اپنی فیصلہ سازی کا اعتماد رکھتے ہیں۔ یہ فرض کرتے ہُوئے بھی کہ یہ مواد درست اور مناسب ہے اور یہ فرض کرتے ہُوئے کہ ہم مواد کی صحیح تشریح کرتے ہیں ایک بڑا مسئلہ باقی ہے، کیونکہ ہم ایک اُلٹی بادشاہی میں رہتے ہیں جہاں "سمارٹ" فیصلہ اکثر صحیح فیصلہ نہیں ہوتا۔ یشوع کے بارے میں سوچیں کہ وہ یریحو کے گرد نرسنگے پھونکتے ہُوئے چکر لگا رہا تھا (یشوع ۶) یا جدعون اپنے فوجیوں کی اکثریت کو بھیج رہا ہے (قضاۃ ۷)۔ مواد پر مبنی فیصلے کرنا ہمیں خُدا کی بجائے اپنے مواد پر بھروسا کرنا سکھاتا ہے۔ اعداد و شمار کی بنیاد پر بہت سے فیصلے پہلے سے کئے جا رہے ہیں، ہم خُدا کے لئے اپنی ضرورت کو اتنی شدت سے محسوس نہیں کریں گے اور خُدا کی کم سُنیں گے۔ کیا ہم اپنے سافٹ وئیر پر

زیادہ بھروسا کریں گے اور خُدا کو کم سنیں گے؟ کیا ہم اپنے فیصلوں کو بیرونی ذرائع سے کرنا یا پہلے سے طے کرنا شروع کر دیں گے؟

مَیں مواد یا تحقیق کی قدر میں کمی نہیں کر رہا۔ خُدا ہماری راہنمائی کے لئے تحقیق کو استعمال کر سکتا ہے۔ ۱۹۹۰ کی دہائی میں، مَیں نے چینی گھریلو کلیسیاء کی تحریک کے متعدد راہنماؤں کو مشورہ دِیا کہ وہ مشن کی حکمت عملی تیار کرنے میں اُن کی مدد کریں۔ تحریک کے سینئر راہنما مشن ریسرچ کو مسترد کر رہے تھے۔ اُن کو اِس بات کی نشاندہی کرنی تھی کہ تکبر نے داؤد کو مردم شماری کرنے پر مجبور کیا (۲-سموئیل ۲۴:۱-۲۵؛ ۱-تواریخ ۲۱:۱-۳۰)۔ مجھے ایسے مواقع کی نشاندہی کر کے جواب دینا ہوگا جب خُدا نے مردم شماری کی اجازت دی (خروج ۳۰:۱۱-۱۶؛ گنتی ۱:۱-۴۶؛ ۴:۱-۴۹؛ ۲۶:۱-۶۵؛ ۲-تواریخ ۲:۱۷-۱۸؛ ۲۵:۵؛ نحمیاہ ۷:۱-۶۸)۔ پھر مَیں بحث کرتا کہ مشن ریسرچ کا سب سے اہم کام یہ معلوم کرنا ہے کہ کہاں کام نہیں ہو رہا۔

میرا مقصد یہ تھا کہ چینی راہنماؤں کو چین میں بہت سے لوگوں کی جماعتوں کے بارے میں جاننا ہے جن تک رسائی نہیں ہے۔ مشن کی حکمت عملی کے بارے میں اُن کا روایتی نقطہ نظر خُدا کی راہنمائی حاصل کرنا اور پھر وہاں جانا جہاں خُدا اُن کو جانے کا کہے۔ لیکن ایک مسئلہ تھا۔ وہ اُن لوگوں کی زیادہ تر جماعتوں کے وجود سے بے خبر تھے۔ ایسی جگہ جانا مشکل ہے جس کے بارے آپ نہیں جانتے کہ وہ موجود ہے۔ ایک بار جب وہ اُن غیر رسائی یافتہ جماعتوں سے آگاہ ہو گئے تو وہ اُن کے پاس جانے کے لئے خُدا کی بلاہٹ کو محسوس کرنے لگے۔ اعداد و شمار نے اُنہیں خُدا کو زیادہ مکمل طور پر سننے میں مدد کی۔

سوال یہ نہیں کہ ہمیں خُدا کی طرف سے سُننے کی بنیاد پر فیصلے کرنے چاہیئں یا نہیں۔ بے شک ہمیں کرنا چاہئے۔ لیکن خُدا بہت سے ذرائع سے رابطہ کرتا ہے جن میں تحقیق اور عقلی منصوبہ بندی شامل ہے۔ جس طرح وہ اُن لوگوں کو زیادہ علم بخشتا ہے جو جانفشانی سے اُس کے کلام کا مطالعہ کرتے ہیں۔ وہ اُن لوگوں کو حکمت کا پیغام دیتا ہے جو اپنے فیصلوں کے لئے دُعا اور محتاط تحقیق دونوں پر انحصار کرتے ہیں۔ منصوبہ بندی بری چیز نہیں۔ سوال یہ ہے کہ ہم اپنے اعتماد کی منصوبہ بندی کریں گے یا اپنے منصوبے پر بھروسا کریں گے۔ ہم خُدا پر بھروسا کریں نہ کہ اپنی منصوبہ بندی پر۔

ہم ایسے وقت میں رہتے ہیں جو ہمیں ہماری طرف بھیجی گئی مواصلات کو تیزی سے فلٹر کرنے اور نظر انداز کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ جب مَیں اپنے خطوط دیکھتا ہُوں تو اُس کا بہت سا حصہ لفافے کے بیرونی مشاہدہ کی بنیاد پر بغیر کھولے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتا ہُوں۔ مَیں اپنی ای میل کے ساتھ بھی ایسا ہی کرتا ہُوں، مضمون کی بنیاد پر اُس میں سے زیادہ تر کو چھوڑ دیتا ہُوں۔ میرے پاس یہ سب پڑھنے کے لئے وقت نہیں ہے۔

یہ اچھا بلکہ ضروری ہے۔ لیکن مجھے خُدا کی باتوں سے ایسا سلوک کرنے کے رجحان کے خلاف لڑنا چاہئے۔ جب خُدا کلام کرتا ہے—چاہے بائبل میں سے بولے یا اپنے روح کے ذاتی اشارے کے ذریعے بولے —تو مجھے تمام فلٹرز کو بند کرنے اور اُس کی باتوں کو احتیاط سے ماننے کی ضرورت ہے۔ مجھے رفتار کو کم کرنے، متعدد چیزوں کو روکنے اور اُس پر غیر منقسم توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

شاگردیت میں ہمیں موصول ہونے والی معلومات کو فلٹر کرنے کے ثقافتی نمونوں کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں سوچنے اور بات چیت کرنے کے طریقوں کو بحال کرنا چاہئے جو ہمیں خُدا کی آواز سُننے کے لئے تیار کرتے ہیں، جب وہ ہم سے ذاتی، بروقت، مستند اور موثر طریقوں سے بات کرتا ہے۔ ہم ایسا کرسکتے ہیں کلام مقدس کے ساتھ، ایک دوسرے کے ساتھ، اور دعا میں عملی نمونے قائم کرنے سے جو خُدا کی مواصلات کے اِن پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اِس کتاب کا بقیہ حصہ چھوٹی جماعتوں، ذاتی شاگردیت کی بابت تجاویز اور اُس مقصد کو پورا کرنے میں ہماری مدد کے لئے ذاتی عقیدت کی عادت پر مشتمل ہے۔

لیکن بشارت دیتے وقت ہمیں اِس طریقے سے گفتگو کرنے کی ضرورت ہے جو موجودہ ثقافت میں موثر طور پر کام کرے۔ ہمیں انجیل کی بشارت پر عمل کرنے اور شاگرد بنانے میں اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اِس طرح سے بشارت دینے کی ضرورت ہے جو اُن لوگوں کے لئے سمجھنے کے قابل ہو جن سے ہم بات کر رہے ہیں—اُن کی عمر اور ثقافتی گروپ کے مطابق۔ ہم لوگوں کے ساتھ اُن طریقوں سے بات چیت نہیں کرسکتے جن کو وہ قبول نہیں کرسکتے یا قبول کرنے کو تیار نہیں۔ بنیادی پیغام تبدیل نہیں ہوتا، مگر اُس کے ابلاغ کے ذرائع کو مسلسل فی زمانہ ثقافت کے مطابق ڈھالنا چاہئے۔ تجسم اِسی سب کے متعلق ہے۔

اعمال ۱۷ ایک مثال فراہم کرتا ہے، جب پولُس دو مختلف بشارتی پیغامات پیش کرتا ہے۔ اول، (اعمال ۱۷:۱-۴) تھسلنیکے میں یہودیوں کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ اِس پیغام میں وہ دلیل دیتا ہے کہ یسوع، پرانے عہد نامہ کے مسیح کے متعلق تمام وعدوں کو پورا کرتا ہے۔ اپنے دوسرے انجیلی پیغام میں (اعمال ۱۷:۲۲-۳۲) پولُس یونانی فلاسفروں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہا ہے۔ وہاں وہ مسیح یا پرانے عہد نامے کا ذکر نہیں کرتا۔ اِس کے بجائے وہ ایک قربان گاہ کے بارے میں گفتگو سے شروع کرتا ہے جو اُس نے اتھینے میں دیکھی—نا معلوم خُدا کے لئے قربان گاہ۔ پھر وہ ایک یونانی شاعر کا حوالہ دیتے ہُوئے دلیل پیش کرتا ہے کہ خُدا ایک ہے، سب چیزوں کا خالق، جس پر ہم سب انحصار کرتے ہیں۔ وہ یسوع کے آنے سے پہلے عدالت کے ساتھ اختتام کرتا ہے جو مردوں میں سے جی اُٹھا۔

پولُس انجیل کے دو مختلف پیغامات دیتا ہے کیونکہ وہ دو قسم کے مختلف سامعین سے بات کر رہا ہے۔ وہ اپنے پیغام کو اِس ثقافت کے مطابق ڈھالتا ہے جس میں وہ بات چیت کر رہا ہے۔ خوشخبری پیش کرنے میں ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ لازمی طور پر ہمیں خوشخبری کو ثقافتی انداز میں بیان کرنا چاہیئے۔

تاہم، ایک بار جب لوگ بادشاہی میں بطور شاگرد داخل ہو جاتے ہیں، تو ہمیں اُن کی اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اُن کو خُدا کی مواصلات کا جواب دینے کی تربیت دینے کی ضرورت ہے ثقافت کے انداز میں نہیں بلکہ جس طرح خُدا گفتگو کا انتخاب کرتا ہے۔ ہمیں اُن کو سُننے کے نئے نمونوں میں تربیت دینے کی ضرورت ہے تاکہ وہ خُدا کے پیغامات کو اِس طرح وصول کر سکیں جس طرح وہ چاہتا ہے: ذاتی، مستند، فرمانبردار کاروائی کے جواب کی بلاہٹ کے طور پر۔ اگلے ابواب میں ہم بات کریں گے کہ یہ کیسے کرنا ہے— اس طریقے سے تربیت اور شاگرد کیسے بنایا جائے جو لوگوں کو خدا کے کلام کو سیکھنے، کرنے اور بانٹنے کرنے کی ترغیب دینے کے لیے بنایا گیا ہو۔

کیونکہ لوگ اُن کی طرف بھیجے گئے پیغامات کو فلٹر اور نظر انداز کرنے کے عادی ہیں، ایسے شخص کو شاگرد بنانا ناممکن ہے جس نے مسیح کی خُداوندیت کو تسلیم نہیں کیا۔ ہم اُن کو خُدا کے کلام سے کچھ سکھاتے ہیں اور وہ چُنتے اور منتخب کرتے ہیں کہ وہ کیا لاگو کریں گے۔ یہ بائبل کے مطابق شاگردیت نہیں ہے۔

اُنہیں معلومات اور عمل کے درمیان رابطہ بحال کرنے کی ضرورت ہے۔ اُنہیں وہ کرنا سیکھنے کی ضرورت ہے جو خُدا فرماتا ہے۔ اُنہیں پیغامات کی ذاتی اور متعلقہ اور مستند نوعیت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اُنہیں اپنے ذاتی تصور اور توجہ کر منظم کرنے کے طریقے کے طور پر اپنے مواصلات کے بارے میں سوچنا بند کرنے کی ضرورت ہے اور اُس کے برعکس سوچنے کی ضرورت ہے کہ وہ خُدا کو عزت اور جلال کیسے دے سکتے ہیں۔ اِن میں سے کچھ بھی نہیں ہو سکتا پہلے یہ فیصلہ کئے بغیر کہ یسوع ہی خُداوند ہے اور ہماری فرمانبرداری کا مستحق ہے۔

جان ڈیوئے، ایک مشہور استاد تھا، اُس نے کہا، "سبق کی فہرست وہ اہم چیز ہوتی ہے جسے آخر میں سیکھنا ضروری ہوتا ہے"۔ باالفاظ دیگر یہ بات اہم ہے کہ کوئی کیسے سیکھتا ہے۔ تکنیک، نظریہ، فلسفہ اور طرز عمل کو متاثر کرتی ہے۔ ہم اگلے ابواب میں اُن آلات کے بارے میں مزید سیکھیں گے جو اختیار کرنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔

دُعا

اَے خُداوند! تُو میری فوری، مکمل اور سارے دل سے فرمانبرداری کا مستحق ہے۔ تیرا کلام میرا حکم ہے۔ اِس طرح زندگی بسر کرنے کے لئے میری مدد کر۔ مَیں آنے والے پیغامات کو فلٹر کرنے، جانچنے اور نظر انداز کرنے اور مسترد کرنے کا عادی ہُوں۔ میری مدد کر کہ تیرے ساتھ کبھی ایسا نہ کروں۔ مَیں جس ثقافت میں رہاہُوں اُسے سمجھنے میں میری مدد کر۔ مجھے دکھا کہ تیری انجیل کو اُس طریقے سے کیسے بیان کروں جو سچا، قابل فہم اور قائل کرنے والا ہے۔ پھر، میری مدد کہ ایسے شاگرد تیار کروں جو تیرے کلام کے ساتھ ایسا سلوک کریں جیسا کرنا چاہئے۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھِر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا کوئی سابقہ وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہو تو، جائزہ لی گئی تکمیل کی تاریخوں کو ترتیب دے لیں۔

۱۔ مَیں خُدا کے مواصلات کا جواب کیسے دیتا ہُوں —وہ چاہے تحریری کلام ہو یا ذاتی اشارے؟ جو کچھ لاگُو کرنا ہے کیا مَیں اُس کو فلٹر کرنا، اندازہ لگاتا یا منتخب کرتا ہُوں یا کیا مَیں فوری طور پر، پوری طرح سے اور پورے دل سے اُس کی فرمانبرداری کرتا ہُوں۔

۲۔ کیا مَیں یسوع کے دوسرے پیروکاروں کی مدد کرتا ہُوں کہ وہ خُدا کی طرف سے مواصلات کو فلٹر کرنے کے ثقافتی طور پر سیکھے گئے نمونوں کو درست کریں؟

۳۔ کیا مَیں انجیل کی بشارت میں لوگوں کے پسندیدہ مواصلاتی نمونوں کو جگہ دیتا ہُوں؟

۴۔ مَیں دو شعبوں میں کیسے بہتری لا سکتا ہُوں؟

۵۔ اِس باب کے جواب میں خُدا مجھ سے کون سے خاص اعمال کروانا چاہتا ہے؟ (اُن کو اپنے روزنامچہ میں درج کریں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دے دیں)۔

۶۔ مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اُسے بانٹوں کروں (کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے درخواست کریں کہ آپ کو اِن وعدوں پر عمل کرنے اور اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کرنے کے قابل بنائے جن کے ساتھ آپ بصیرت بانٹنا چاہتے ہیں۔

حصہ ٣

عملی تصورات
اور دینداری میں ترقی کے آلات

۱۲ مسیح منجی بھی ہے اور خُداوند بھی

نجات کے لئے خُدا کی بلاہٹ قیمت سے قطع نظر اُس کے پیچھے چلنے کی ہے
اور روح القدس کی قدرت سے تبدیل ہونے اور قابل بننے کی ہے۔

جب بہت سے لوگ اُس کے ساتھ جا رہے تھے تو اُس نے پھر کر اُن سے کہا "اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور ماں اور بیوی اور بچوں اور بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی دشمنی نہ کرے تو میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔ جو کوئی اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے نہ آئے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔"

—لوقا ۱۴:۲۵-۲۷

متی ۲۸:۱۸-۲۰ میں ارشادِ اعظم کے بنیادی تین حصے ہیں پہلا یسوع کی قدرت اور اختیار کا بیان ہے: "آسمان اور زمین کا کُل اِختیار مجھے دِیا گیا ہے۔" دوسرا ہمارا مشن یا کام کی تفصیل ہے: "پس تُم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا مَیں نے تم کو حکم دِیا۔" "اور دیکھو مَیں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہُوں۔"

ہم پہلا اور آخری حصہ پسند کرتے ہیں۔ ہم یسوع کی قدرت، اُس کے اختیار اور وعدے کے متعلق سُننا پسند کرتے ہیں کہ یسوع ہمارے ساتھ ہے۔ درمیانہ حصہ — مشن — کم پسندیدہ ہے۔ یہ بہت زیادہ کام اور ذمہ داری جیسا لگتا ہے۔ لیکن ہم پہلے اور آخری حصوں کا تجربہ نہیں کر سکتے — ہم ہر گز یسوع کی قدرت اور

حضوری کا تجربہ نہیں کریں گے —جب تک ہم دوسرا حصہ نہیں کر رہے یعنی جو کام یسوع نے ہمیں کرنے کو دِیا ہے۔

جدید مشنری تحریک کے بانی ولیم کیری نے کہا کہ ارشادِ اعظم کا وعدہ ایک حکم کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ باالفاظ دیگر، اگر یسوع کا وعدہ اُس کے سارے پیروکاروں سے تھا تو پھر اُس کا وعدہ بھی اُنہیں کے ساتھ تھا۔ آج، بہت سے مسیحی، مسیحی زندگی کو یسوع کے ساتھ پُرسکون رفاقت کی زندگی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ وہ مریم اور مرتھا کی کہانی کو نظر کرتے ہیں (لوقا ۱۰:۳۸-۴۲) سیکھنے کے لئے یسوع کے نزدیک کیسے آئیں۔ وہ یسوع کے قدموں میں بیٹھ کر اور اُس کی تعلیم سُن کر اُس کی قربت کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔

یہ سچ لیکن نامکمل ہے۔ یہ سچ ہے کہ خدمت ہماری نجات کما نہیں سکتی اور یہ کہ ہمیں خُداوند کی باتوں کو مسلسل توجہ کے ساتھ سُننا چاہئے۔ لیکن اگر یسوع کہتا ہے، "جاؤ! شاگرد بناؤ!" پھر بیٹھے رہنا سُننا نہیں —بائبل کے معنی میں نہیں۔ یسوع کی باتیں محض ہماری تفریح اور تسلی کے لئے بلکہ ہماری ہدایت اور راہنمائی کے لئے ہوتی ہیں۔ ہم اِس طرح سے اُس سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

کتاب کے اِس حصے میں، مَیں چند آلات اور مشقیں پیش کروں گا تو جو دیندار زندگی کو سہارا دینے والا نمونہ قائم کرنے میں ہماری مدد کریں گے۔ کچھ لوگ شکایت کرتے ہیں کہ اِس طرح کے نمونے، عادات یا نظم وضبط مردہ یا بے جان ہیں اور یہ کہ وہ دوسروں کے ساتھ زندہ اور اہم رشتے میں مداخلت کرتے ہیں۔ یہ اعتراض غیر منطقی ہے اور یہ میرا تجربہ نہیں رہا۔ بلکہ یہ نمونے یا مضامین ایک بنیاد ڈالتے ہیں جس پر خُدا وہ چیز تعمیر کرتا ہے جو وہ ہماری زندگیوں کے لئے چاہتا ہے۔ جب ہم اُس کا کلام سیکھتے ہیں، فرمانبرداری کی عادات بناتے ہیں، دعا میں اُس کو تلاش کرنا سیکھتے ہیں اور جو سیکھا ہے وہ دوسروں کو بتاتے ہیں تو، ہم اپنے آپ کو اُس کی آواز سُننے اور اُس کا کام کرنے کے لئے تیار کر رہے ہیں۔

اِس ایسے سمجھیں جیسے چاندی کے برتن میں کھانا کھانا اور وقت پر کھانا۔ کیا کھانا بیزار کُن اور نرم ہے کیونکہ ہم ہمیشہ چھری، کانٹے اور چمچ کے ساتھ کھاتے ہیں؟ کیا کھانا بے معنی ہو جاتا ہے کیونکہ ہم بار بار ایک ہی آلہ استعمال کرتے ہیں؟ کیا ہم ناشتے، دوپہر کے کھانے اور رات کے کھانے کے لامحدود چکر کی زندگی کو ختم کرنے والی تکرار کی وجہ سے کھانے میں دلچسپی کھو دیتے ہیں؟ کیا ہم اُن خالی عادات کی وجہ سے کھانے سے لطف اندوز ہونا چھوڑ دیتے ہیں؟ نہیں، چاندی کے برتن اور وقت کھانے کو ہمارے مُنہ تک پہنچا دیتے ہیں۔

اِس حصے میں پیش کئے گئے آلات اور تصورات زندگی سے جوش و خروش نہیں لیتے۔ بلکہ وہ ذاتی زندگی کے نظم وضبط کی بنیاد فراہم کرتے ہیں جو ہمیں خُدا کی بلاہٹ کو سُننے اور اُس کا جواب دینے کے لئے بنیاد فراہم کرتی

ہے۔ وہ ہمیں خُدا کی آواز سُننے، اُس زندگی کا تعاقب کرنے کے لئے جو وہ ہمارے واسطے چاہتا ہے، اُسے زیادہ گہرائی میں جاننے، اُسے زیادہ موثر طریقے سے پہچاننے اور اُس سے زیادہ جذباتی محبت رکھنے میں زیادہ توجہ دینے والے بننے میں مدد دیتے ہیں۔ آیئے ہم اپنی زندگی کو مقدس جیروم کی طرح سوچ سمجھ کر گزارنے کی کوشش کریں تا کہ ہم اُس کو خُوش کر سکیں جس سے ہم محبت رکھتے ہیں۔

ہمیں انجیل کو صحیح طور پر سمجھنے سے شروع کرنا چاہئے۔ اکثر اِس کی تبلیغ اِس طرح کی جاتی ہے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو اور مطلوبہ عزم کو کم سے کم کیا جائے۔ اِس طرح سے گرنا آسان ہوتا ہے۔ ہم گُناہوں کی معافی، خُدا کے ساتھ صلح، ہمیشہ کی زندگی کی اُمید اور برکت کی بات کرتے ہیں۔ وہ ساری باتیں سچ ہیں۔ لیکن ہماری خوشخبری مکمل نہیں ہوتی جب تک ہم مطلوبہ عزم، قربانی اور یسوع کو اول درجے پر رکھنے کی بات نہیں کرتے۔

جب یسوع نے منادی کی تو وہ اِن چیزوں کے بارے میں بہت واضح تھا۔ یسوع کی نظر میں آسمان کی بادشاہی پہلی ترجیح مانگتی ہے:

> آسمان کی بادشاہی کھیت میں چھپے خزانے کی مانند ہے جسے کسی آدمی نے پا کر چھپا دِیا اور خُوشی کے مارے جا کر جو کچھ اُس کا تھا بیچ ڈالا اور اُس کھیت کو مول لے لیا۔
>
> پھر آسمان کی بادشاہی اُس سوداگر کی مانند ہے جو عمدہ موتیوں کی تلاش میں تھا۔ جب اُسے ایک بیش قیمتی موتی ملا تو اُس نے جا کر جو کچھ اُس کا تھا سب بیچ ڈالا اور اُسے مول لے لِیا۔ (متی ۱۳:۴۴-۴۶)

لوقا ۱۴:۲۵-۳۵ ہمیں یسوع کی سوچ کی شاندار مثال دیتا ہے۔ یسوع نے جب لوگوں کو تعلیم دی، شفا دی، اور دیگر معجزے کئے تو لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ یسوع نے پھر اُن سے ایک چونکا دینے والی بات کہی، گویا وہ بھیڑ کو بھگانے کی کوشش کر رہا تھا:

> اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور اپنی ماں اور بیوی اور بچوں اور بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی دشمنی نہ کرے تو میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔ جو کوئی اپنی صلیب اُٹھا کر میرے پیچھے نہ آئے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔ (لوقا ۱۴:۲۶-۲۷)

یسوع جوہر میں اُن سے کہہ رہا ہے "میرے پیچھے آنے کا فیصلہ کرنے سے پہلے احتیاط کے ساتھ قیمت پر غور کر لو۔" اُس نے اپنے سُننے والوں سے کہا میرے پیچھے آنے کا مطلب ہے کہ تم اپنے انتہائی قریبی انسانی رشتوں سے بڑھ کر مجھ سے محبت رکھو جس میں ماں باپ، شوہر، بیوی، اور بچے شامل ہیں۔ اِس کا مطلب ہے

ہر روز اُس کی خاطر مرنے یا کسی بھی وقت اپنی زمینی جائیداد کو چھوڑنے کے لئے تیار رہنا (۱۴:۳۳)۔ یسوع نے مشورہ دِیا کہ دوسری صورت میں، وہ اُسے پیروکار بننے کے لائق نہیں ہیں— کھاد کا ڈھیر بننے کے لائق بھی نہیں (۱۴:۳۵)۔

واہ! یہ پیروکار بھرتی کرنے کا ایک خوفناک طریقہ دکھائی دیتا ہے۔ لیکن یسوع ایک خاص قسم کے پیروکار تلاش کر رہا ہے—جو اُسے کائنات کی سب سے اہم چیز تسلیم کریں۔ یہاں یسوع اُن لوگوں کے مقاصد کو پرکھ رہا تھا جو اُس کے پیچھے چل رہے تھے۔ کیا وہ تفریح کے متلاشی تھے؟ تعلیم کی تلاش میں تھے؟ شفا چاہتے تھے؟ مفت کھانا چاہتے تھے؟ یا جو کچھ وہ کہتا اور کرتا تھا اُس کی وجہ سے پہچانتے تھے کہ وہ کون ہے: ہر چیز کا خالق اور خُداوند؟ اگر موخر الذکر مقصد موجود تھا، تو پھر اُس کے مطالبات بالکل معقول بلکہ واضح بھی تھے۔

آج کل اکثر مسیحی انجیل کی بشارت کا کام منسوخ کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں انجیل کی خوشخبری یہ ہے کہ ہم اپنی ضروریات پوری کر سکتے ہیں اور برکت پا سکتے ہیں۔ یہ سچ ہے، لیکن یہ ایک ثانوی فائدہ ہے۔ حقیقی خوشخبری یہ ہے کہ ہم ساری مخلوق کے ناقابل بیان خُداوند کو جان سکتے، اُس کی خدمت کر سکتے اور اُس کے ساتھ قریبی رشتہ رکھ سکتے ہیں جو—نیک، کامل، مہربان اور پیار کرنے والا خُدا ہے۔

کیونکہ ہم اکثر کم قیمت والی خوشخبری سُناتے ہیں، خُدا کے پاس آنے والے اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں یا خُدا کے لئے ترک کرتے ہیں وہ قابل ذکر ہے اور خاص تعریف یا فائدہ کا مستحق ہے۔ وہ اپنی زندگی کا اندازہ اپنی خوشی یا سکون کی بنیاد پر کرتے ہیں۔ وہ شاگردیت کے نقطہ کو مکمل طور پر کھو دیتے ہیں۔ کیونکہ ایک سچے شاگرد کے لئے زندگی کا ہر پہلو خُدا کو جاننے اور پہچاننے کے موقع پر مرکوز ہوتا ہے—اُس کو عزت دینا، جلال دینا، اُس کو پسند آنا اور اُس میں خوش ہونا۔

ایک عام نقطہ نظر لوگوں کو جلد سے جلد ممکنہ طور پر "مسیح کے لئے ایک فیصلہ" اور پھر اُس کے بعد وقت کے ساتھ اُس فیصلے کے نتائج کو ظاہر کرنے کی دعوت دینا ہے۔ ہم شاگردیت کی قیمت کو آہستہ آہستہ متعارف کراتے ہیں تا کہ لوگ خوف زدہ نہ ہوں۔ آخر کار، جب نئے ایماندار مسیح کو جاننے کے استحقاق کی طرف آتے ہیں تو ہم اُنہیں باقی کہانی سُناتے ہیں۔

کبھی کبھار یہ کام کر جاتی ہے لیکن بہت سے معاملات میں نئے ایماندار یا تو صارف پر مبنی مسیحی بن کر ختم ہو جاتے ہیں یا چرچ چھوڑ جاتے ہیں کیونکہ اُن کو لگتا ہے کہ جیسے وہ "چ" دھوکے سے پھانسنا (bait and switch) جیسے فروخت کے حربوں کا شکار بن گئے ہیں۔ نتیجہ کے طور پر، ہمارے گرجا گھر صارفین مسیحیوں سے بھرے ہُوئے ہیں، جن کی نظر میں ذاتی ترجیح—نا کہ خُدا کی بادشاہی فیصلہ کُن

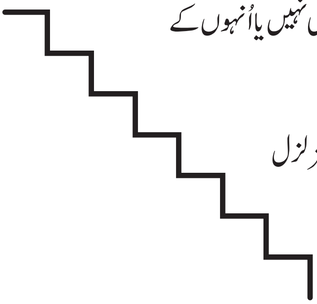

قدر ہے۔ یا تو اُنہوں نے حقیقت میں اپنی زندگی کبھی خُداوند کو دی ہی نہیں یا اُنہوں کے خود غرضی اور کاہلی کی ناپختہ حالت میں رہنے کا انتخاب کر رکھا ہے۔

نتیجتاً، ہو سکتا ہے ہمارے گرجا گھر بھرے ہوں لیکن وہ نیم گرم، متزلزل ایمانداروں سے بھرے ہیں۔ اِس سے ہمارے گرجا گھروں کا اور ہماری بابت دُنیا کے نقطہ نظر کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ یہ اُن لوگوں میں بھی روح القدس کی قوت میں بڑھنے کی بجائے اپنی طاقت میں بڑھنے کے رجحان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے—کیونکہ بتدریج تبدیلیاں اور بہتری انسانی گرفت میں دکھائی دیتی ہے۔

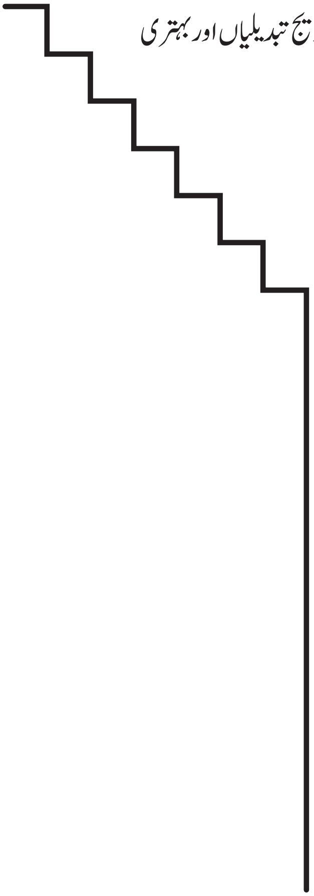

مَیں مندرجہ ذیل طریقے سے اُس نقطہ نظر پر گرفت ڈال سکتا ہُوں:

یہ نقطہ نظر داخلے کی کم رکاوٹ اور پھر ترقی کا ایک لمبا بتدریج نمونہ ہے۔ اِس زندگی اور اگلی زندگی کے لئے مسیحی ہونے کے فوائد پر زور دِیا گیا ہے؛ کم از کم ابتدائی طور پر ذاتی قربانی اور عزم کی قیمت کو کم کِیا جاتا ہے۔

اِس کے برعکس یسوع کا نقطہ نظر لوقا ۱۴ میں ایسا دکھائی دیتا ہے:

یسوع نے داخلے کی ایک اعلیٰ، انسانی طور پر ناممکن رکاوٹ پیش کی جس کے بعد ترقی کا ایک طویل بتدریج نمونہ پیش کِیا۔ اُس نے مطلوبہ غیر محدود وابستگی پر توجہ مرکوز کرتے ہُوئے اعلیٰ داخلے کی رکاوٹ کی وضاحت کی۔ دراصل اُس نے غیر ذمہ داروں کو دُور کرنے کی کوشش کی۔ اُس کی "کلیسیاء" نسبتاً خالی تھی (جن کو اُس نے تبلیغ کی تھی اُن میں سے صرف ۱۲۰ لوگ بالہ خانہ میں انتظار کر رہے تھے اعمال ۱:۱۵)، لیکن جو باقی رہ گئے وہ قیمت ادا کرنے کو تیار تھے۔

جب داخلے کی اُونچی رکاوٹ ہٹ جاتی ہے، تو شروع ہی سے خُدا کی بادشاہی میں داخل ہونے یا یسوع کے پیروکار کے طور پر زندگی گزارنے کے لئے طاقت کے متعلق سوال نہیں رہ جاتا۔ کوئی بھی اپنی طاقت کے بل

بوتے پر مطلوبہ قربانی نہیں دے سکتا تھا۔ اِس کے برعکس بادشاہی کی زندگی صرف روح القدس کے وسیلے ہی ممکن ہے۔

نیز یہ کہ شروع ہی سے یہ واضح ہے کہ کسی کی زندگی میں ہر چیز کا مرکز بادشاہ اور اُس کی بادشاہی کو ہونا اور اُسی کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ خُداوند کی تمام مہربانی، فضل اور عظمت کا جواب شکر گزاری، محبت اور قربانی کے ساتھ دینے پر زور دِیا گیا ہے۔ کسی کو بعد میں قائل نہیں ہونا چاہیئے کہ اُس کی زندگی کے کچھ اضافی پہلوؤں کو خُدا کے سپرد کِیا جائے۔ یہ فیصلہ اُنہوں نے شروع میں کِیا تھا۔ اُنہوں نے پہلے ہی فیصلہ کر لِیا تھا کہ جب اُن کو خُدا کی مرضی سمجھ آئے گی تو وہ روح القدس کی قدرت کے وسیلے سے اُس کی فرمانبرداری کریں گے۔

اِن دونوں کے درمیان فرق زبور ۳۲:۸-۹ میں بیان کِیا گیا ہے:

مَیں تجھے تعلیم دُوں گا اور جس راہ پر تجھے چلنا ہوگا تجھے بتاؤں گا؛
مَیں تجھے صلاح دُوں گا۔ میری نظر تجھ پر ہوگی۔
تُم گھوڑے یا خچر کی مانند نہ بنو جن میں سمجھ نہیں۔
جن کو قابو میں رکھنے کے لئے ساز دہانہ اور لگام ہے۔
ورنہ وہ تیرے پاس آنے کے بھی نہیں۔

خُدا کی آنکھوں سے راہنمائی کرنے کی تصویر ایک تربیت یافتہ کتے کے مالک کی طرح ہے—جو اپنے مالک کے مرضی کو اِس قدرت سمجھتا ہے کہ کتے کو حرکت میں لانے کے لئے محض ایک آنکھ کے اشارے کی ضرورت ہے۔ یہ گھوڑے اور خچر کے برعکس ہے، جو اچھا ترتیب یافتہ نہیں ہوتا اور مجبوراً جواب دیتا ہے۔ جو لوگ اپنی زندگی میں خُدا کے اختیار کی مطابقت کو تسلیم نہیں کرتے وہ غیر تربیت یافتہ خچر کی مانند ہوتے ہیں۔ اُنہیں تعمیل کے لئے مجبور یا قائل کرنا پڑتا ہے۔ اُن کو راہنمائی کے لئے لگام اور چھڑی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو شخص اپنی پوری زندگی پر خُداوند کے دائرہ اختیار کو تسلیم کرتا ہے، وہ صرف ہدایت کا انتظار کر رہا ہے، مالک کی طرف سے ہلکے سے اشارے کا انتظار۔

لوقا ۱۴ اور ہمارے مشترکہ نمونے کے درمیان تضاد کو مندرجہ ذیل خاکوں سے واضح کِیا گیا ہے۔ دونوں بائیں سے دائیں منتقل ہونے والی ٹائم لائنز کی نمائندگی کرتے ہیں۔ صلیب اُس نقطہ کی نشاندہی کرتی ہے جہاں ایک شخص مسیح کے اپنی شناخت کرتا ہے۔ وہ نقطہ جہاں دونوں لکیریں ایک ہو جاتی ہیں وہ لمحہ ہے جب وہ شخص مسیح کے اختیار اور ساری زندگی پر اُس کی حکمرانی کو تسلیم کرتا ہے۔

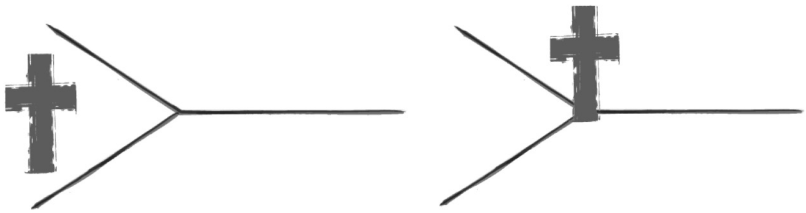

بائیں طرف کے خاکے میں، اُس شخص کو کسی بھی تبدیلی یا قربانی کا یقین ہونا چاہئے جس کی خُداوند کو ضرورت ہے۔ دائیں طرف کے خاکے میں، ایماندار نے پہلے ہی فیصلہ کِیا ہوتا ہے کہ جہاں بھی خُداوند لے جائے اُس کی پیروی کرے گا۔ عملی نتائج گہرے ہوتے ہیں اور رویئے اور مزاج مسلسل ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ یہ بنیادی وجہ ہے کہ دنیا ہمیشہ کلیسیاء پر منافقت کا الزام لگاتی رہتی ہے —کیونکہ یہ سچی ہے۔

حالیہ دہائیوں میں، انجیل کی بشارت کے حلقوں میں "خُداوند کی نجات" کے حوالے سے ایک بحث چھڑ گئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایک شخص کا پہلے بطور خُداوند، یا مالک یسوع کی پیروی کرنے کا فیصلہ کئے بغیر نجات پانا ممکن ہے یا نہیں۔ مَیں یہاں اُس بحث کو حل کرنے کی کوشش نہیں کر رہا۔ اِس کتاب میں ہم یہ سوال نہیں پوچھ رہے۔ "خُداوند کی نجات" کی بحث میں حصہ لینے والے جوہر میں پوچھتے ہیں، "کوئی شخص نجات پانے کے لئے کم سے کم کیا کر سکتا ہے؟" یا "کیا یہ کافی ہے کہ ایک شخص یسوع کی الوہیت، موت اور جی اُٹھنے پر یقین کرکے اُس کی پیروی کرتا ہے؟" مجھے یہ سوال غلط لگتا ہے۔ ہمیں نہیں پوچھنا چاہئے، "ہم کم سے کم کیا کر سکتے ہیں" لیکن مَیں زیادہ سے زیادہ کیا کر سکتا ہُوں؟ مَیں یسوع کی بہترین خدمت کیسے کر سکتا ہُوں؟ مَیں شاگرد کیسے بن سکتا اور شاگرد بنا سکتا ہُوں جیسے یسوع چاہتا ہے؟"

کلام مقدس سے یہ بالکل واضح ہے کہ ہمارے لئے یسوع کا مقصد یہ نہیں کہ ہم کم سے کم کام کریں اور پھر بھی فردوس تک پہنچادیں۔ وہ ہماری زندگی میں انقلاب لانا چاہتا ہے۔ وہ یہ بدلنے کے لئے مر گیا کہ ہم کیسے اور کیوں جیتے ہیں: "اور وہ اِس لئے سب کے واسطے مُوا کہ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لئے نہ جئیں بلکہ اُس کے لئے جو اُن کے واسطے مُوا اور پھر جی اُٹھا" (۲-کرنتھیوں ۵:۱۵)۔ اور جب ہم شاگرد بناتے ہیں، ہمارا مقصد گہرائی سے تبدیل شُدہ فرمانبردار زندگیوں میں اُن کی راہنمائی کرنا ہے: "سب قوموں کو شاگرد بناؤ—اُن کو تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا مَیں نے تُم کو حکم دِیا ہے" (متی ۲۸:۱۹-۲۰)۔

داخلے کی اُونچی رکاوٹ اور داخلے کی کم رکاوٹ کے درمیان عملی فرق اِس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ ہم نئے ایمانداروں کو کیسے جواب دیتے ہیں۔ کم رکاوٹ کے نظریہ میں نئے ایمانداروں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایک طویل مُدت تک پیچھے بیٹھیں اور سیکھیں۔ ہم فرض کرتے ہیں کہ بادشاہی کے فعال سفیر بننے سے پہلے

اُنہیں تھوڑی دیر کے لئے تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ توجہ بائبل پڑھنے، دعا کرنے اور گرجا گھر میں شرکت کے ذریعے روحانی علم حاصل کرنے پر ہے۔ وہ غیر فعالی اور کھپت کے نمونے سے مشروط ہیں۔

اُونچی رکاوٹ کے نمونے میں، پیروی کرنا بہت مختلف ہوتا ہے۔ فوری توجہ اِس پر ہے کہ نئے ایمانداروں کو اُن کے فعال عقیدہ کی تبلیغ کے لئے تیار کِیا جائے۔ اُنہیں فوری طور پر مبشر اور کلیسیاء قائم کرنے والے بننے کا چیلنج کِیا جاتا ہے۔ اُن سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے واقف کار ایک سو لوگوں کی فہرست بنائیں اور پھر اُن میں سے پانچ لوگوں کو منتخب کریں جن کو وہ فوری طور پر اپنے یسوع کی پیروی کے فیصلے کا بتائے۔ وہ خوشخبری سُنانے اور ایک سادہ سی گواہی دینے اور پھر شاید کردار ادا کرنے مشق کے بعد، اپنے منتخب پانچ لوگوں کے ساتھ بات چیت کرنے کی غرض سے باہر جانے کے لئے تربیت یافتہ ہوں۔ اگر اُن پانچوں میں سے کوئی ایمان لے آئے تو اُن کے ساتھ بھی یہی نمونہ لاگو ہوتا ہے۔ یہ سب ہو سکتا ہے پہلے دِن جب ایک نیا ایماندار مسیح کی پیروی کا عزم کرتا ہے۔ اِس تمثیل میں اُن کی پیش رفت کی پیروی اور جائزہ اڑتالیس گھنٹوں کے اندر ہوتا ہے۔

ہم کم رکاوٹ والے نمونے کے اتنے عادی ہیں کہ اِس طرح کی فوری کاروائی ناممکن معلوم ہوتی ہے۔ پھر بھی بالکل وہی ہے جو ہم نئے عہدنامہ کی تمثیلوں میں دیکھتے ہیں یعنی گراسینیوں کا بدروح گرفتہ شخص (مرقس ۵:۱۹-۲۰)، لاوی محصول لینے والا (لوقا ۵:۲۷-۳۰)، اور سامری عورت کنویں پر (یوحنا ۴:۲۸-۳۰)۔

اعلیٰ رکاوٹ کے نقطہ نظر سے قائم کردہ نمونہ یہ ہے کہ جو کچھ بھی خُداوند ایماندار پر ظاہر کرتا ہے اُسے فوراً اُگو کِیا اور دوسروں کو بتایا جائے۔ یہ نمونہ اُس وقت نقش ہو جاتا ہے جب لوگ بادشاہی میں داخل ہو جاتے ہیں اور اُس کے بعد اُس کی زندگی کی خصوصیات بنتی ہیں۔ وہ غیر تربیت یافتہ خچر کی بجائے تربیت یافتہ کتے کی طرح رہنا سیکھتے ہیں۔ وہ تسلیم کرتے ہیں کہ بادشاہی کے سفیر کے طور پر اُنہیں زندگی بھر خُدا کے فضل اور لوگوں کی محبت کا ایک ذریعہ بننے کا اعزاز حاصل ہو گا۔ زندگی اُمید سے گزاری جاتی ہے، کیونکہ وہ بالکل نہیں جانتے کہ اگلے موڑ کے قریب کون سا نیا چیلنج یا نئی مہم ہے۔ خُداوند پر بھروسا روزبروز قائم ہوتا ہے، جب وہ اُس کی روزانہ کی ہدایت کو سنتے اور اُس کا جواب دیتے ہیں اور نئے طریقوں سے مسلسل اُن کی کفالت کا تجربہ کرتے ہیں۔

دُعا

اَے خُداوند! مَیں اچھے تربیت یافتہ کتے جیسا بننا چاہتا ہُوں جو تیری جھلک کو بے تابی سے دیکھ رہا ہے کہ مجھے دُم ہلانے والی فرمانبر داری میں بھیجا جائے۔ لیکن کبھی کبھی مَیں خچر کی مانند ہو سکتا ہُوں۔ میرے دل کو بدل دے۔ تُو میری فرمانبر داری کا مستحق ہے۔ اور مجھے تاخیر یا مزاحمت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ فرمانبر داری کا راستہ برکت کا راستہ ہے۔ ضد اور ہچکچاہٹ نہ خوشی لائے گی نہ پھل اور نہ تجھے جلال دے گی۔ مجھے معاف کر دے۔ مجھے اپنے روح کے وسیلے سے سننے والے کان اور فرمانبر دار عطا کر دے۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھِر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا کوئی سابقہ وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہو تو، جائزہ لی گئی تکمیل کی تاریخوں کو ترتیب دے لیں۔

۱۔ کیا مَیں خُدا کی طرف سے سُن کر پھر فیصلہ کرتا ہُوں کہ حکم ماننا ہے یا نہیں یا میرے دل میں فرمانبر داری عہد پہلے سے طے ہو چکا ہے؟ مَیں اپنی زندگی میں اپنے جاننے والوں کی زندگیوں میں مذکورہ بالا نقطہ نظر کو کیسے فروغ دے سکتا ہُوں؟

۲۔ مَیں "داخلہ کم رکاوٹ" خوشخبری کی منادی کر رہا ہُوں یا "داخلہ کی بڑی رکاوٹ" خوشخبری کی منادی کر رہا ہُوں؟ مجھے یسوع کی نقل کرنے کے لئے اپنے اعلان کو کیسے ترتیب دینا چاہئے؟

۳۔ جب مَیں نئے ایمانداروں کے ساتھ عمل کرتا ہُوں تو کیا مَیں اُن کو حکم ماننے اور فوری طور پر بیان کرنے کی تربیت دے رہا ہُوں یا کیا مَیں اُنہیں غیر فعال طریقے سے سیکھنے کی ترغیب دے رہا ہُوں؟

۴۔ اِس باب کے جواب میں خُدا مجھ سے کون سے خاص اعمال کروانا چاہتا ہے؟ (اُن کو اپنے روزنامچہ میں درج کریں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دے دیں)۔

۵۔ مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اُسے بانٹوں کروں (کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے درخواست کریں کہ آپ کو اِن وعدوں پر عمل کرنے اور اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کرنے کے قابل بنائے جن کے ساتھ آپ بصیرت بانٹنا چاہتے ہیں۔

۱۳ مسیح کے پاس ہماری خاص وفاداری ہے

خُداوند کو محض ہماری زندگی کے تقابلی پہلوؤں کا بڑا
ہی نہیں بلکہ ہماری زندگی کے ہر پہلو کا تعین کرنے والا موضوع ہونا چاہئے۔

کیونکہ اُسی کے واسطے اور اُسی کے وسیلہ سے اور اُس کے لئے سب چیزیں ہیں۔ آمین۔
—رومیوں ۱۱:۳۶

نمبر ایک بامعنی ہے۔ اِس کا مطلب انفرادیت، یکجہتی اور بالادستی ہے۔ درست شمال صرف ایک ہے۔

جب مَیں بچہ تھا، مَیں جنوبی کوریا میں رہتا تھا۔ کورین بڑے مقابلہ باز اور کھیلوں کے دلدادہ لوگ ہیں۔ پھر جب آپ نے کوئی کھیل دیکھا، آپ کو فوراً پتا چل گیا کہ ہر ایک ٹیم میں کون سا کھلاڑی بہترین ہے، کیونکہ اُس کھلاڑی نے نمبر ۱ پہنا تھا۔ اِس تناظر میں ایک کا مطلب ہے بہترین۔ خُدا کے حوالہ سے ایک کا مطلب ہے واحد۔ یہ خصوصی ہے۔

جب کلامِ مقدس کے مصنفین ہمیں بتاتے ہیں کہ خُدا غیور ہے، جب وہ بہت دفعہ یہ کہتے ہیں، اُس کے ذہن میں خصوصیت کا یہ احساس ہوتا ہے۔ خروج ۳۴:۱۴ میں بھی خُدا کہتا ہے کہ اُس کا نام غیور ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے شادی کا ارادہ مخصوص ہوتا ہے، اُسی طرح ہم صرف اُس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ کسی دوسرے کی پرستش نہیں کی جاتی، کسی اور پر بھروسا اور اعتماد نہیں کیا جاتا، اور محبت اور خدمت نہیں کی جاتی یا کسی اور کی تمجید نہیں کی جاتی۔ خُدا دوسروں کو شریک نہیں کرتا کیونکہ کوئی اور ہے نہیں۔ کسی دوسرے کا

کسی بھی لحاظ سے اُس کے موازنہ نہیں کِیا جاتا۔ خُدا سمجھتا ہے کہ وہ ہماری ۱۰۰ فیصد عبادت کے لائق ہے اور وہ اشتراک کرنے کو تیار نہیں۔

> خُداوند مَیں ہُوں یہی میرا نام ہے؛
> مَیں اپنا جلال کسی دوسرے کے لئے
> اور اپنی حمد کھُدی ہُوئی مورتوں کے لئے روانہ رکھوں گا۔ (یسعیاہ ۸:۴۲)

صرف اُسی پر بھروسا کرنا اُس کو اُتنا ہی پسند ہے جتنا صرف اُس کی پرستش کرنا اُس کو پسند ہے۔ ہم اُس کے علاوہ جس چیز کی بی خواہش کرتے ہیں، خدمت کرتے ہیں، تعریف کرتے ہیں یا جس سے پیار کرتے ہیں اُس سے توبہ کرنی چاہئے۔ اگر وہ ہماری زندگی کا واحد مقصد نہیں ہے تو ہماری سوچ خراب اور اندھی ہے۔

طبیعیات میں سائنس دان، ایک عظیم متحدہ نظریہ تلاش کر رہے ہیں جو طبیعیات کی تمام شاخوں کو ایک ساتھ جوڑ دے گی۔ خُدا نے پہلے ہی اپنے آپ کو ایک متحد حقیقت کے طور پر ظاہر کِیا ہے۔ کلسیوں ۱:۱۵-۲۰ میں، یسوع کو تمام مخلوق میں دیدنی اور نادیدنی طور پر ہر چیز کا منبع، سنبھالنے والا اور نجات دہندہ کے طور پر پیش کِیا گیا ہے۔

> کیونکہ اُسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں آسمان کی ہوں یا زمین کی۔ دیکھی ہوں یا اَن دیکھی۔ تخت ہوں یا ریاستیں یا حکومتیں یا اختیارات سب چیزیں اُسی کے وسیلہ سے اور اُسی کے واسطے پیدا ہُوئی ہیں۔ اور وہ سب چیزوں سے پہلے ہے اور اُسی میں سب چیزیں قائم رہتی ہیں۔ (کلسیوں ۱:۱۶-۱۷)

نوٹ کریں کہ یہ حوالہ کیا کہتا ہے: تمام چیزیں مسیح کے وسیلے سے، اُس کی معرفت اور اُس کے واسطے بنائی گئیں۔ وہ واقعی ہر ایک چیز کا منبع اور مقصد ہے۔

استثنا میں، جس حوالہ سے یہودی شیما کہتے ہیں، خُدا اپنے لوگوں سے کہتا ہے کہ وہی اکیلا خُدا ہے اور اُن کو حکم دیتا ہے کہ اُس سے اپنی پوری جان سے محبت رکھیں (استثنا ۶:۴-۹)۔ اُن سے کہا جاتا ہے کہ وہ خُدا کو پہلے درجے پر رکھنے کے لئے جسمانی یاددہانیوں کا استعمال کریں—جب وہ گھر پر ہوں یا گھر سے دُور ہوں، اپنے لئے اور دوسروں کے لئے عوامی اور نجی طور پر، جب جاگتے اور رات کو سوتے ہیں۔ جس سمندر میں وہ تیرتے ہیں اُن کے لئے اُس کی قابلیت اور بڑائی پر مسلسل غور کرنا ضروری ہے۔

۱۶۰۰ کی دہائی میں راہب برادر لارنس نے "خُدا کی حضوری پر عمل کرنا" کی بات کی، جس سے اُس کی مراد خُداوند کی حضوری اور اُس کے ساتھ گفتگو کے متعلق مستقل آگاہی تھی۔ میرے لئے اِس مستقل تعلق

کا مطلب پوری زندگی کو اُس کے نقطہ نظر سے دیکھنا ہے۔ اپنے آپ کو اُس کے سامنے بیٹھا تصور کرنے کی بجائے، مَیں اُس کی گود میں بیٹھ کر باہر کو دیکھنے کا تصور کرتا ہُوں۔ میں سنتا ہوں کہ اُس کی آواز میری توجہ اِس طرف مبذول کراتی ہے جسے وہ لانا چاہتا ہے۔

خُدا پر یہ خصوصی توجہ دوسروں کے ساتھ میرے تعلق کو متاثر کرتی ہے۔ مَیں اِسے دو جوڑی عینکوں سے دیکھتا ہُوں۔ پہلی عینک اُن لوگوں پر مرکوز ہے جن کے ساتھ میرا مسلسل تعلق ہے (خاندان، دوست، ہمسائے، ساتھ کام کرنے والے، ہم جماعت یٹ)۔ دوسری کا تعلق اُن لوگوں سے ہے جو میرے معمول کے رشتوں سے باہر ہیں۔

اِس پہلی عینک کے ساتھ خُدا میری توجہ میرے قریبی رشتہ داروں پر کرواتا ہے۔ خُدا نے ہم سب کو ہمارے خاندانوں، دوستوں اور سماجی حلقوں میں کسی وجہ سے رکھا ہے۔ وہ ہمیں استعمال کرتا ہے کہ اُن کے سامنے اُس کی تمجید کریں۔ ہمیں اُن لوگوں کے ساتھ اپنے طویل المدتی تعلقات کو ہر لحاظ سے اپنے پیسے، وقت توانائی یا دیگر وسائل کے ساتھ سنبھالنا ہے۔ اُن میں سے بہت سے لوگ اب کھلے نظر آتے ہیں۔ لیکن کیونکہ خُدا نے اُن کو میرے قریب رکھا ہے، میرا کام اُن کے ساتھ دعا میں ٹھہرنا، اُن سے خُدا کی محبت کا اظہار کرنا اور اُن کو خُدا کے متعلق سچائی بتانا ہے۔ اُن کا ساتھ مَیں کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔

جو میرے معمول کے حلقہ سے باہر ہیں اُن کے لئے مَیں خُدا کی راہنمائی پر زیادہ بھروسا کرتا ہُوں کہ کب اور کہاں دھیان دینا ہے۔ یہ عینک، آخری، کم از کم کھوئے ہُوؤں کو دیکھنے کے لئے ہے۔ آخر کار وہ سب خُدا کے پسندیدہ ہیں۔ کتاب مقدس اِس خاص فکر کے ثبوت سے بھری پڑی ہے جو وہ حقیر، ترک شُدہ، بھولے ہُوئے، پسماندہ اور بے اختیار لوگوں کے لئے رکھتا ہے۔ لیکن خُدا اکثر غیر متوقع ہوتا ہے، اِس لئے ہمیں اُس سے بات چیت کے لئے اُس کے اشارے کی بابت حساس ہونے کی ضرورت ہے۔

اِس میدان میں، مَیں عام طور پر محسوس کرتا ہُوں کہ خُدا مجھے اُن کی طرف لے جاتا ہے جن کو وہ پہلے سے اپنی طرف کھینچنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ لہٰذا مَیں اپنے قریبی تعلقات کے دائرے سے باہر خُدا کی آواز کو احتیاط سے سُن رہا ہُوں تاکہ غور کر سکوں کہ وہ مجھے متاثرین کی مدد کی ہدایت کیسے کرے گا اور مجھے وہ لوگ دکھائے گا جن میں وہ پہلے سے کام کر رہا ہے۔

لوگوں کے اپنے تعلقات کو سنبھالنے کے لئے حساسیت میں اضافہ کے لئے جن ایمانداروں کو مَیں شاگرد بنا رہا ہُوں اُس نے کہتا ہُوں کہ وہ اپنے جاننے والے ایک سو لوگوں کی فہرست بنائیں۔ پھر وہ اُن کو تین اقسام میں تقسیم کرتے ہیں: مسیحی، غیر مسیحی اور نامعلوم۔ اُنکے اگلے مراحل مختلف ہوں گے، اُس کے منحصر کرتے

ہُوئے جس زمرے میں ہر شخص آتا ہے۔ اب پہلا کام یہ دریافت کرنا ہے کہ ناواقف لوگ روحانی طور پر کہاں ہیں؛ غیر مسیحیوں کو خوشخبری سُنانی ہے؛ مسیحیوں کو تربیت اور حوصلہ دینا ہے۔

بہت سے لوگ روحانیت کے بارے میں دو الگ الگ گروہوں کے لحاظ سے سوچتے ہیں۔ اُن کے نزدیک ہر فرد یا تو خُدا کی بادشاہی میں ہے یا اُس سے باہر ہے۔ پہلا خاکہ اِس پابند سوچ کو واضح کرتا ہے؛ دوسرا خاکہ مرکوز سوچ کو ظاہر کرتا ہے۔

مرکزی گروہ

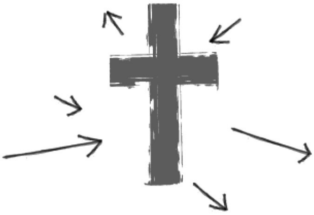

محدود گروہ

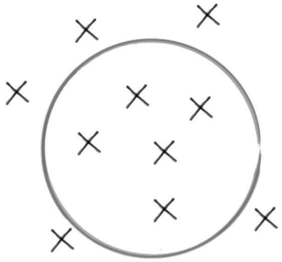

پابند سوچ میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ مددگار اور متعلقہ ہے۔ یہ واقعی سچ ہے کہ ہر شخص یا خُدا کی بادشاہی کے اندر ہے یا باہر ہے۔ پابند سوچ یقینی بنانے کی ترجیح پر زور دیتی ہے کہ لوگ بادشاہی میں داخل ہوں۔ یہ قدر یسوع کی چرواہے والی کہانی سے واضح ہوتی ہے جو ننانوے بھیڑوں کو چھوڑ کر ایک کھوئی ہوئی بھیڑ کی تلاش میں جاتا ہے (لوقا ۱۵:۴-۷)۔

بہر حال مرکوز سوچ ایک مددگار ضمیمہ ہے۔ مرکزی گروہ کے خاکہ میں، کسی خاص شخص عقیدت تیر کی سمت سے ظاہر ہوتی ہے۔ صلیب کی طرف اشارہ کرنے والے تیر اُن لوگوں کی نشاندہی کرتے ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں یسوع کے لئے وقف کی ہیں۔ لیکن تیروں کی لمبائی مختلف ہے اور تیر کی لمبائی اُن کے جذبے کی سطح کو ظاہر کرتی ہے۔ کچھ لوگ بنیادی طور پر زندگی میں ایک مختلف مقصد کی تلاش میں ہیں۔ مسیح کی پیروی کچھ لوگ جوش کرتے ہیں اور کچھ نرمی سے۔

خُدا کی خواہش (اور اُمید ہے کہ ہماری بھی کہ) تمام تیروں کو نئی سمت دینا ہے تاکہ صلیب کی طرف اشارہ کریں۔ خُدا کسی شخص کی ہلاکت سے خوش نہیں ہوتا (حزقی ایل ۱۸:۲۳، ۳۲؛ ۳۳:۱۱)۔ وہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا (۳:۹)، اور وہ چاہتا ہے کہ سب ایمان لائیں (۱- تیمتھیس ۲:۳-۴)۔ اُن سچائیوں کو چاہئے کہ ہر کسی کے ساتھ گفتگو میں ہماری راہنمائی کریں جو خُدا کو نہیں جانتے۔

خُدا اُن تِیروں کو بھی لمبا کرنا چاہتا ہے جو پہلے سے صلیب کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ جو لوگ پہلے سے مسیح کے ساتھ وابستہ ہیں اُن کی وابستگی کی سطح کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہ ہم سب کے لئے سچ ہے ہم میں سے کوئی بھی خُدا سے اپنے سارے دل، ساری جان اور ساری طاقت سے ہر روز ۲۴ گھنٹے، سال میں ۳۶۵ دن محبت نہیں رکھتا۔ اُمید ہے کہ ہم اُس مقصد کی طرف بڑھ رہے ہیں، اگرچہ بہت سے ایمانداروں کا رجحان مخالف سمت میں ہے۔

اِس کا مطلب ہے کہ جو لوگ پہلے سے خُداوند سے محبت رکھتے اور خدمت کر رہے ہیں اُن کے ساتھ ہم جب بھی باہمی عمل کرتے ہیں ہمارا مقصد اُن کے محبت کو بڑھانا ہونا چاہئے۔ ہمیں احتیاط اور ایمانداری سے سوچنا چاہئے کہ یہ کام بہتر طور پر کیسے کیا جائے۔ "اور محبت اور نیک کاموں کی ترغیب دینے کے لئے ایک دوسرے کا لحاظ رکھیں" (عبرانیوں ۱۰:۲۴)۔ ہم سب کو دوسروں سے اِسی قسم کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے، چاہے وہ لوگ عزم میں ہم سے آگے ہوں یا پیچھے۔

جو لوگ خُداوند کو نہیں جانتے اُن کے لئے مرکوز سوچ اب بھی مددگار ہے۔ یہ سمجھنے میں ہماری مدد کرتی ہے کہ تیر کو آہستہ آہستہ قدم بہ قدم موڑا جا سکتا ہے جب یہ صلیب کی طرف اشارہ نہ کرے، اور یہ کہ مختلف لوگوں میں خُدا کو جواب دینے کے عمل کے درجات مختلف ہوتے ہیں۔

مندرجہ ذیل چارٹ اِس اصول کو پیش کرنے میں مدد کرتا ہے۔ رویئے کو وائی ایکسس ایکس-ایکسس سے دکھایا گیا ہے ہمراہ علم بطور ایکس-ایکسس (x-axies)۔ لہٰذا مثال کے طور پر شیطان حق (اعلیٰ علم) سے بہت دور اور بہت کم (برا رویہ، خدا کے بالکل مخالف) ہوگا۔ عام طور پر ایک بے ایمان شخص بہت کم علم اور خُدا کی بابت منفی رویہ یا نظریہ کے ساتھ شروع کرتا ہے۔ لیکن چارٹ میں بیان کئے گئے ایک سے زیادہ رابطے، انسان کو صلیب کی طرف لے جاتے ہُوئے علم اور رویئے میں بتدریج تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ مرکوز سوچ میں، یہ تیر کی بتدریج گردش سے دکھایا جائے گا، بڑھتی ہُوئی شدت (لمبائی) کے ساتھ تیری طرف اشارہ کرتے ہیں۔

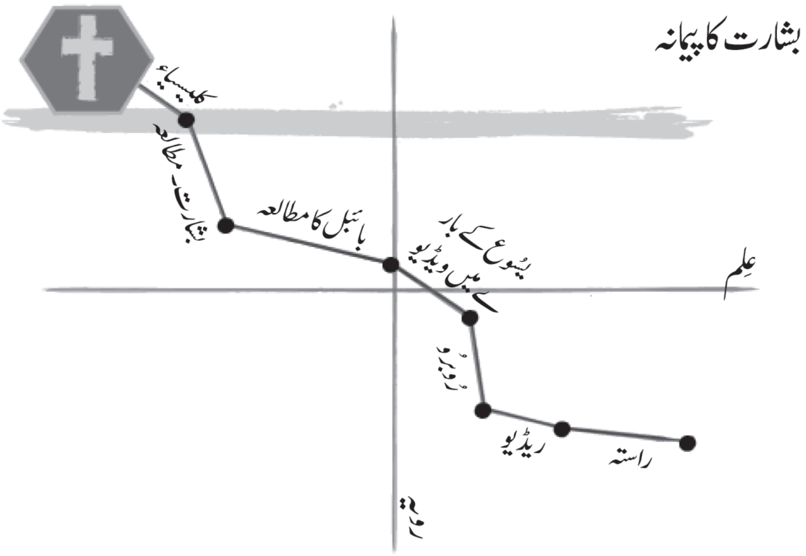

جن افراد کے ساتھ آپ بار بار رابطہ کرتے ہیں اُن کے لئے یہ اُن کو خُداوند کی طرف کھینچنے کا ایک مددگار طریقہ ہے۔ عام طور پر لوگوں کی مسیحیوں کے ساتھ متعدد ملاقاتیں ہوتی ہیں، جو اُنہیں بالآخر مسیح کی پیروی کا فیصلہ کرنے سے پہلے قریب سے قریب تر لاتے رہتے ہیں۔

جن افراد کے ساتھ آپ بار بار رابطہ نہیں کرتے اُن کے لئے یہ لوگوں کو ہوشیار رہنے کی یاددہانی کا کام کرتا ہے جو خُداوند کی تابعداری اور اُس مقام کے قریب ہیں۔ یہ ہر عمل میں ہر فرد کو اِس مقام تک لانے کی کوشش کرنے کے دباؤ کے احساس کو بھی کم کرتا ہے۔ یہ اِس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ اُن کے ساتھ آپ کا عمل ممکنہ طور پر واقعات کے سلسلے میں سے ایک ہے جسے خُدا اُنہیں اپنی طرف کھینچنے کے لئے استعمال کرے گا۔

تاہم خُدا کا نقطہ نظر لوگوں کے ساتھ ذاتی عمل سے بہت آگے ہے۔ اِس میں پوری زندگی شامل ہے۔ بحیثیت خالق، خُدا اُن تمام چیزوں کے لئے فکرمند اور مشغول ہے جو موجود ہیں۔ وہ نہ صرف انسان کو بلکہ ساری مخلوق کو نجات دے رہا ہے (رومیوں ۸:۱۸-۲۳)۔ وہ ہماری راہنمائی کر سکتا اور مخلوق کا معقول تخلیقی استعمال کر سکتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو فطرت کے نمونوں میں بھی ظاہر کرتا ہے۔ اگر ہم خُدا کو سُنیں تو ہم اُس کے متعلق اُن تمام چیزوں سے سیکھ سکتے ہیں جو اُس نے بنائی ہیں اور سیکھنے کی ہر شاخ میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔

ہم جو کچھ دیکھتے ہیں اُس کے متعلق مسلسل سوال کرتے ہُوئے ہمیں جستجو کی زندگی گزارنے کا شرف حاصل ہے۔ مَیں اکثر خُداند سے پوچھتا ہُوں کہ مَیں کسی چیز سے کیسے سیکھ سکتا ہُوں۔ اُن میں سے کچھ سوالات

نے میری سوچ میں خاص بصیرت اور رکاوٹیں پیدا کی ہیں۔ مَیں نے کوکا کولا کمپنی، یو ایس میرین چھاپہ ماروں، سائیکل، کھیتی باڑی، فوٹو گرافی، لہروں، رسی کی مدد سے چٹانوں پر چڑھنا، کھال کی بنی ڈونگی، موسیقی کے آلات اور سکوبا غوطہ خوری کے بارے میں دریافت کِیا ہے۔ مَیں ہاتھیوں، خرگوشوں، گھوڑوں، خچروں، چھپکلیوں، مینڈکوں، مچھلیوں، آکٹوپس، ڈالفن، بغلوں، بطخوں اور دیگر جانوروں کے بارے میں سوال پوچھتا ہُوں۔ مَیں مواصلاتی ٹیکنالوجی، کاروباری طریقوں، معاشیات، حکومت، نقل و حمل، تعلیمی اصولوں، اور بہت سی چیزوں کے متعلق پوچھتا ہُوں۔

مَیں نے برسوں کے دوران شاگرد بنانے، کلیسیاء تعمیر کرنے اور مشن سے متعلق جو علوم حاصل کئے وہ مدارس کی کلاسوں یا مذہبی کتابوں کی بجائے اُن ذرائع سے آئے۔ ہر موضوع کے بارے میں خُدا کے علم کی کوئی حد نہیں۔ مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے؟

ہم خُدا کی دی ہُوئی بصیرتوں سے سیکھنے کے شعبوں میں بھی اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ جارج واشنگٹن کارور کو خُدا سے چیزوں کے متعلق پوچھنے کی عادت تھی۔ وہ الاباما میں کام کرتا تھا جہاں مَیں اب رہتا ہُوں۔ بطور مسیح کا پیروکار، ایک سائنس دان اور معلم اُس کی زندگی کی میراث قابل ذکر ہے۔ ٹس کیجی انسٹی ٹیوٹ کا صدر ہوتے ہُوئے اُس نے انتہائی غیر متوقع ماحول میں دُنیا کو بدلنے کی دریافت کی۔ اپنی کتاب سینکچوری آف دی ساؤل میں (Santuary of the Soul: Journey into Meditative Prayer) جرنی اِن ٹو میڈی ٹیٹیو پرئیر، میں رچرڈ فاسٹر کہانی سناتا ہے:

> جارج واشنگٹن کارور ایک عظیم سائنس دان تھا اور اکثر دعا میں خُدا کو بطور "اَے خالق" کہہ کر پکارتا تھا۔ ایک رات وہ جنگل میں گیا اور دعا کی، "اَے خالق! تُو نے یہ کائنات کیوں بنائی؟" اُس کو آواز آئی اُس نے یہ سُنا: "اَے چھوٹے انسان یہ سوال تیرے لئے بہت بڑا ہے۔ کوئی اور سوال کر۔" اگلی رات اُس نے جنگل میں جا کر دُعا کی، "اَے خالق! تُو نے انسان کو کیوں بنایا (یعنی نسل انسان کو)؟" اُس کو آواز آا اور اُس نے سُنا: "اَے چھوٹے انسان یہ سوال تیرے لئے بہت بڑا ہے کوئی اور سوال کر۔" تیسری رات اُس نے جنگل میں جا کر دعا کی، "اَے خالق! تُو نے مونگ پھلی کیوں بنائی؟" اُس کو آواز آئی: "اَے چھوٹ انسان یہ سوال کے سائز کا ہے۔ تُو سُن اور مَیں تجھے سکھاؤں گا۔"

باقی تاریخ میں، کارور نے مونگ پھلی کے سینکڑوں استعمال تیار کئے اور جنوبی امریکہ کی معیشت کو بدل دِیا۔

کوئی فرق نہیں کہ آپ کس شعبے میں مصروف ہیں، خُدا آپ سے یا کسی بھی اور شخص سے زیادہ جانتا ہے۔ اگر آپ اُس سے مانگیں تو وہ آپ کو حکمت بخش سکتا ہے۔ جیسے مقدس اگسٹین نے کہا، "ساری سچائی خُدا کی سچائی ہے۔"

زندگی کے تمام پہلوؤں کے لئے خُدا کی فکر اور شمولیت کو تسلیم کرنا روحانی حساسیت کو فروغ دینے کا حصہ ہے۔ صفنیاہ ۱:۱۲ اُن لوگوں کی بات کرتا ہے جو دنیا میں خُدا کی سرگرمی کو "روح میں جمود" کے طور پر سمجھتے۔ یہ ایسی چیز ہے کو خُداوند کو واضح طور پر ناراض کرتی ہے۔

ہر شخص دنیا کا نقطہ نظر رکھتا ہے—ہمارا دنیا کی ترجمانی کا ایک طریقہ—اگرچہ بہت سے لوگوں نے کبھی اپنے عالمی نظریئے پر شعوری طور سے دھیان نہیں دِیا یا کسی رسمی طریقے سے اُس کا اندازہ نہیں لگایا۔ عالمی نظریہ کے ساتھ اہم پہلو ہیں:

۱۔ علمیات: کیا سچ ہے؟
۲۔ مابعد الطبیعیات: کیا حقیقت ہے؟
۳۔ علم کائنات: کائنات کی فطرت اور مقصد کیا ہے؟
۴۔ ٹیلیولوجی: نظریہ ءغلیتیات؟
۵۔ الہیات: خُدا (یا دیوتاؤں) کی فطرت اور مقصد کیا ہے؟
۶۔ علم الانسان: انسان کی فطرت اور مقصد کیا ہے؟
۷۔ عِلمُ الاقدار: معنی خیز، قیمتی اور خوبصورت کیا ہے؟

ظاہر ہے کہ اِس کتاب میں مَیں عمومی طور پر عالمی نظریات یا خاص طور پر مسیحی عالمی نظریہ کی جہتوں کی تلاش شروع نہیں کر سکتا۔ لیکن مسیحیوں کے لئے خُدا کو ہمارے عالمی نظریہ کے تمام پہلوؤں کے حوالے سے سچائی کا مرکز اور منبع ہونا چاہئے۔ وہ اکیلا ہی سچائی کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ اُسی نے خلق کیا اور تعین کِیا کہ کیا حقیقی ہے۔ کائنات اُس کی رضا اور مقصد کے لئے موجود ہے۔ وہ حد سے زیادہ نیک اور عظیم ہے۔ اُسی نے ہم کو بنایا اور ہمیں مقصد دیتا ہے۔ وہی اکیلا معنی، قدر اور خوبصورتی کا تعین کرتا ہے۔

اِس لئے، اپنی بہترین صلاحیت کے مطابق اُسے جاننا اور اور سمجھنا بہت اہم ہے۔ دنیا یا کسی اور موجود چیز کو صحیح طور پر سمجھنے کا یہی ایک طریقہ ہے۔ نتیجتاً، خُدا پرست (Theopraxy)—خُدا پر مرکوز اور اِس بنیاد پر زندگی گزارنا ایک مسیحی عالمی نظریہ کا ہی جوہر ہے۔

اگر آپ اِس موضوع کو گہرائی سے دیکھنا چاہتے ہیں، تو متعدد کتابیں اور پیشے بھی مسیحی عالمی نظریہ اور اُس کے نتائج کی مکمل تفہیم کے لئے وقف کئے گئے ہیں۔ جن لوگوں نے مسیحی عالمی نظریہ کے بارے میں مختلف زاویوں سے مطالعہ کیا اور لکھا اُن کی فہرست دیکھنے کے لئے بہترین جگہ christianworldview.net ہے۔ اِس کے بعد آپ اُن کے خیالات کے بارے میں مزید جاننے کے لئے دیگر ذرائع پر جاسکتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ فرانسس شیفر کی تحریریں اکثر ایک اہم نقطہ آغاز پیش کرتی ہیں۔ اُس کا نظریہ قابل رسائی ہے لیکن اُس کی آبیاری نہیں کی گئی اور وہ مفروضوں کے ٹھوس مجموعے سے کام کرتا ہے۔

عبرانیوں ۱۱ ایک مسیحی عالمی نظریہ کی مثال کے طور پر کام کرتا ہے۔ شک پر مبنی سوالات جو اکثر مسیحیوں سے پوچھے جاتے ہیں اُن میں سے ایک ہے "اگر خُدا اتنا اچھا اور طاقتور ہے تو اچھے لوگوں کے ساتھ برا کیوں ہوتا ہے؟" عبرانیوں ۱۱ اِس سوال کا جواب دیتا ہے۔ یہ باب ایمان کے موضوع پر بات کرتا ہے۔ ابتدائی طور پر یہ مسیحی مذہب کے مشہور ہیروز کی زندگیوں کو بیان کرتا ہے: ہابل، حنوک، ابرہام، اضحاق، یعقوب، یوسف، موسیٰ، راحب، جدعون، برق، سمسون، افتاح، داؤد، سموئیل اور انبیاء (عبرانیوں ۱۱: ۴-۳۵)۔ لیکن حوالہ دوسرے لوگوں کا ذکر کرتا ہے جو تقریباً اُن جتنے مشہور یا فاتح نہیں تھے—کم از کم دنیاوی نقطہ نظر سے نہیں۔ لیکن حوالہ دوسرے لوگوں کا ذکر کرتا ہے جو تقریباً اُن جتنے مشہور یا فاتح نہیں تھے۔۔۔کم از کم دنیاوی نقطہ نظر سے نہیں۔

> بعض مار کھاتے کھاتے مر گئے رہائی منظور نہ کی تا کہ اُن کو بہتر قیامت نصیب ہو۔ بعض ٹھٹھوں میں اُڑائے جانے اور کوڑے کھانے بلکہ زنجیروں میں باندھے جانے اور قید میں پڑنے سے آزمائے گئے۔ سنگسار کئے گئے۔ آرے سے چیرے گئے۔ آزمائش میں پڑے۔ تلواروں سے مارے گئے۔ بھیڑوں اور بکریوں کی کھال اوڑھے ہُوئے محتاجی میں مصیبت میں، بد سلوکی کی حالت میں مارے مارے پھرے۔ (دنیا اُن کے لائق نہ تھی) وہ جنگلوں اور پہاڑوں اور غاروں اور زمین کے گڑھوں میں آوازہ پھرا کئے۔ (عبرانیوں ۱۱:۳۵ب-۳۸)۔

وہ کون لوگ تھے جنہوں نے اتنی مصیبتیں سہیں؟ مجھے معلوم نہیں۔ مَیں اُن کہانیوں کو نہیں پہچانتا۔ لیکن خُدا جانتا ہے۔ اور خُدا اُن سب کے بارے میں کہتا ہے مشہور اور مبہم، زندگی کے فاتح اور زندگی ہارنے والے:

> اور اگرچہ اُن سب کے حق میں ایمان کے سبب سے اچھی گواہی دی گئی تو بھی اُنہیں وعدہ کی ہُوئی چیز نہ ملی۔ اِس لئے کہ خُدا نے پیش بینی کر کے ہمارے لئے کوئی بہتر چیز تجویز کی تھی تا کہ وہ ہمارے بغیر کامل نہ کیے جائیں (عبرانیوں ۱۱:۳۹-۴۰)۔

آیات ۳۲-۳۵ الف میں، "اچھے لوگ" جدوجہد کے بعد جیت جاتے ہیں۔ لیکن آیات ۳۵b-۳۸ الف میں اچھے لوگ شکست کھاتے ہیں اور اُنہیں اذیت اور پُر تشدد موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اُن افراد کو ایمان کا نمونہ کیوں کہا جاتا ہے؟

ظاہر ہے آسمانی نقطہ نظر کا دنیاوی نتائج یا ایمان کے نتائج سے کوئی تعلق نہیں کہ وفادار شخص کے لئے حالات کیسے آتے ہیں۔ بلکہ وفادار لوگوں کی خاص شناخت ہے کہ وہ خُدا پر مکمل بھروسا کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ تاکہ اُس کو جلال ملے۔ بعض اوقات وہ ڈرامائی بچاؤ کے ذریعے جلال پاتا ہے؛ بعض اوقات وہ اپنے لوگوں کی وفاداری سے جلال پاتا ہے جب وہ اُس کی خاطر دُکھ جھیلنے اور مرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ خُدا کو تب جلال ملتا ہے جب اُس کے لوگ سب کچھ خطرے میں ڈالنے اور اُس کی خدمت کے لئے کچھ بھی قربان کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ اِس سے بڑھ کر اُس کی قابلیت کا مظاہرہ کیا ہو سکتا ہے؟

جیسے یہ حوالہ ظاہر کرتا ہے، ایک مسیحی عالمی نظریہ اِس بات کو تسلیم کرتے ہُوئے مصائب کا سبب بنتا ہے کہ یہ گری ہُوئی دنیا کہانی کا خاتمہ نہیں ہے اور یہ کہ ایمان کی زندگی خُدا کو جلال دیتی ہے چاہے زمینی نتیجہ کچھ بھی ہو۔ آخری تجزیہ میں، ہم جو مسیح پر ایمان رکھتے ہیں جیتیں گے اور اپنا ابدی اجر پائیں گے۔ کہانی کا اختتام اُن لوگوں کے لئے اچھا ہوتا ہے جو زمین پر ایمان کی زندگی گزارتے ہیں۔

ایک مسیحی عالمی نظریہ کسی بھی تقابلی عالمی نظریہ سے مختلف ہو گا کیونکہ یہ معنی، سچائی، مقصد، قدر یا تقدیر کے لئے خُدا ہی کو واحد معیار بناتا ہے۔ ہمیں اِس ابدی نظریئے کے لئے کوشش کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہم پولُس کی نصیحت پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ "اور اِس جہان کے ہم شکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تاکہ خُدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو" (رومیوں ۱۲:۲)۔

دُعا

اَے خُداوند! میری عقل کو نیا کر دے۔ میری مدد کر کہ مَیں زندگی کے ہر پہلو کو تیری روشنی میں دیکھوں۔ میری مدد کر کہ دوسروں کے ساتھ باہمی گفتگو کو اِس طرح دیکھوں کہ اُن کی زندگی میں تجھے سراہا اور تسلیم کِیا جائے۔ مجھے اِس فانی بدن میں جو تجربہ ہوتا ہے اُس سے مجھے اپنی سچائیاں سکھا۔ مجھ پر ظاہر کہ مَیں جو کچھ کہتا اور کرتا ہُوں اُس میں دوسروں کے لئے تیرا برکت کا وسیلہ کیسے بنُوں۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھِر دُعا کریں اور خدا سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا کوئی سابقہ وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہو تو، جائزہ لی گئی تکمیل کی تاریخوں کو ترتیب دے لیں۔

۱۔ کیا مَیں خُدا کے ساتھ اپنے تعلق کو اپنی زندگی کے ایک پہلو کے طور پر دیکھتا ہُوں یا اپنی زندگی کے ہر پہلو کی بنیاد کے طور پر دیکھتا ہُوں؟ مَیں اپنے سامنے اُس کی حضوری اور نقطہ نظر کو روزانہ مسلسل کیسے یاد رکھ سکتا ہُوں؟

۲۔ کیا میرے عالمی نظریئے کی کچھ خاص پہلو ہیں (علمیات، مابعد الطبیعیات، فلکیات، علم العلت، الٰہیات، بشریات، اور محوریات) جن کو خُدا کی توجہ میں لانے کی ضرورت ہے؟

۳۔ مَیں اپنی زندگی میں جاری تعلقات کو کتنے موثر طریقے سے سنبھال رہا ہُوں؟ مَیں جان بوجھ کر اُن لوگوں کی مدد کیسے کر سکتا ہُوں جو پہلے ہی سے خُدا سے پیار کرتے ہیں تاکہ اُس میں بڑھتے جائیں؟ مَیں اُن لوگوں کو خُدا کے ساتھ پیار بھرے رشتے کی طرف کیسے لا سکتا ہُوں جو اُس کو نہیں جانتے؟

۴۔ کیا مَیں ہر اُس شخص کے لئے مسلسل برکت بننا چاہتا ہُوں جس کے ساتھ میرا رابطہ ہے؟ مَیں ایسا کرنے کی اپنی گنجائش کیسے بڑھا سکتا ہُوں؟

۵۔ کیا مجھے یہ عادت ہے مجھے روز بروز جن حالات کا سامنا ہوتا ہے اُن کے متعلق خُدا سے فہم مانگُوں؟ مَیں یہ عادت کیسے پیدا کر سکتا ہُوں؟

۶۔ کیا مَیں اپنے کام اور زندگی سے متعلق معاملات میں باقاعدگی سے خُداوند سے حکمت مانگتا ہُوں؟ مَیں یہ عادت کیسے پیدا کر سکتا ہُوں؟

۷۔ اِس باب کے جواب میں خُدا مجھ سے کون سے خاص اعمال کروانا چاہتا ہے؟ (اُن کو اپنے روزنامچہ میں درج کریں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دے دیں)۔

۸۔ مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اُسے بانٹوں کروں (کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے درخواست کریں کہ آپ کو اِن وعدوں پر عمل کرنے اور اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کرنے کے قابل بنائے جن کے ساتھ آپ بصیرت بانٹنا چاہتے ہیں۔

۱۴

۳/۳: ایماندار زندگی کے لئے ایک نمونہ

آگے شاگرد پیدا کرنے کے لائق جو شاگرد ہوتا ہے
وہ فعال طور پر بڑھتا ہے اور اپنے اندر توازن رکھتا ہے
سیکھتا ہے، عمل کرتا ہے اور اپنا علم دوسروں کو سکھاتا ہے

جیسے باپ نے مجھ سے محبت رکھی ویسے ہی مَیں نے تُم سے محبت رکھی۔ تُم میری محبت میں قائم رہو۔ اگر تُم میرے حکموں پر عمل کرو گے تو میری محبت میں قائم رہو گے جیسے مَیں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کِیا ہے اور اُس کی محبت میں قائم ہُوں۔

—یوحنا ۱۵:۹-۱۰

خُدا کی آواز کو سُننے کی صلاحیت میں اضافہ کا طریقہ ہے جب آپ اُس کو بولتے ہُوئے سنتے ہیں تو فوری اور مکمل طور پر جواب دیں۔ خُدا ہمیں اُس کے لئے جواب دہ رکھتا ہے کہ وہ ہمیں جو مواقع اور ہدایات دیتا ہے ہم اُن کا جواب کیسے دیتے ہیں۔ ہمارے ساتھ اُس کے مستقبل کے معاملات، اُس کے ساتھ ہماری ترقی بھی براہ راست اِس سے متعلق ہیں کہ اب ہم جواب کیسے دیتے ہیں۔

خُدا قدرکی پیمائش دنیا سے فرق طریقے سے کرتا ہے۔ زمینی معیشت کی بنیاد تبادلے پر ہے۔ میرے پاس کچھ ہے جو تُو چاہتا ہے (مثال کے طور پر، پستارامی سینڈوچ)۔ آپ مجھے کچھ پیسے دے دیں اور مَیں آپ کو اپنا پستارامی سینڈوچ دے دیتا ہُوں۔ آپ مجھے کچھ پیسے دے دیں اور مَیں آپ کو اپنا پاسٹرامی سینڈوچ دے دیتا ہُوں۔ تُم مجھے جو چاہو ادا کرو۔ مَیں یہ مفت نہیں دیتا۔

اِس کے برعکس، آسمانی معیشت میں مَیں کچھ ادا کر کے حاصل کرتا ہُوں۔ جو مَیں مفت میں دیتا ہُوں اُس سے مجھے منافع ہوتا ہے۔ ایک مثال کے طور پر معافی کے متعلق خُدا کے نظریئے پر غور کریں۔ دونوں تمثیلوں میں (متی ۱۸:۲۳-۳۵) اور براہ راست نمائش میں (متی ۶:۱۴-۱۵) یسوع نے سکھایا کہ خُدا مفت ہمیں معاف کرتا ہے اگر ہم دوسروں کو مفت معاف کریں۔ خُدا نے ہمیں فراخ دلی سے دِیا ہے۔ ہمیں یہ آگے دینا ہے۔ جب ہم مفت دیتے ہیں تو ہمیں برکت ملتی ہے۔ ہم دے کر حاصل کرتے ہیں۔

یہ متضاد اصول نئے عہد نامہ میں مسلسل دہرایا گیا ہے۔ متی ۱۰:۸ میں یسوع کہتا ہے "تُم نے مُفت پایا مُفت دینا" لوقا ۱۲:۴۸ "جسے بہت دِیا گیا اُس سے بہت طلب کِیا جائے گا"۔ پولُس تیمتھیس سے کہتا ہے کہ جو اُس کو ملا ہے وہ آگے منتقل کرے (۲-تیمتھیس ۲:۲) اور وہ یسوع کی تعلیم کا خلاصہ پیش کرتا ہے "دینا لینے سے مبارک ہے" (اعمال ۲۰:۳۵)۔

خُدا ہمیں دیتا ہے۔ اور اُس نے ہمیں جو دِیا ہے ہم اُس کے ذمہ دار ہیں، دوسروں تک پہنچانے کے ذمہ دار ہیں۔ توڑوں کی تمثیل کا بنیادی نقطہ متی ۲۵:۱۴-۳۰ میں ہے کہ خُدا ہم سے جواب طلب کرے گا کہ اُس نے ہمیں جو دِیا ہے ہم اُس کا انتظام کیسے کرتے ہیں۔

پرانے عہد نامہ میں آسمانی معیشت بھی نمایاں ہے۔ خُدا کے اپنے لوگوں کے ساتھ معاملات کے آغاز سے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ہمیں برکت دیتا ہے تا کہ ہم دوسروں کو برکت دیں۔ جب خُدا نے ابرہام کو بلایا تو (اُس کا نام ابرام سے بدلنے سے پہلے) اُس نے کہا:

> تُو اپنے وطن اور اپنے ناتے داروں کے بیچ سے
> اور اپنے باپ کے گھر سے نکل
> کر اُس ملک میں جا جو مَیں تجھے دکھاؤں گا۔
> اور مَیں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔
> اور برکت دُوں گا اور تیرا نام سرفراز کروں گا
> اور تُو باعث برکت ہو گا۔ جو تجھے مبارک کہیں اُن کو مَیں برکت دُوں گا
> اور جو تجھ پر لعنت کرے اُس پر مَیں لعنت کروں گا
> اور زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلہ سے برکت پائیں گے۔
> (پیدایش ۱۲:۱-۳، اضافی زور دِیا گیا ہے)

خُدا ابرہام کو برکت دینے کا وعدہ کرتا ہے لیکن اُس کا مقصد واضح ہے کہ: بدلے میں ابرہام دوسروں کو برکت دے گا دراصل، دنیا کی تمام قوموں کو۔ اِلٰہی معیشت میں ہمیں دینے کے لئے ملتا ہے۔ ابرہام کو برکت دینے کے لئے برکت ملی تھی۔

خُدا ہمیں بتاتا ہے کہ اُس نے ابرہام کو اپنے لوگوں کا باپ بننے کے لئے چُنا ہے کیونکہ ابرہام نے اُس کا حکم مانا (پیدایش ۲۲: ۱۵-۱۸؛ ۲۶: ۲-۵)۔ یہ فرمانبرداری روحانی معیشت اور خُدا کے سامنے جواب دہی کا مرکز ہے۔ یہ ایک قریبی امتحان کا مستحق ہے۔ ابرہام کامل نہیں تھا۔ مثال کے طور پر، اُس نے ایک بار نہیں بلکہ دو بار سارہ کو اپنی بہن کے طور پر چھوڑنے کی کوشش کی۔ تاہم اُس نے بار بار فوری، بنیاد پرست، قیمتی فرمانبرداری کا مظاہرہ کِیا۔

خُدا نے ابرہام سے کہا کہ اپنے ملک سے اپنے باپ کے گھر سے اور اپنے ناتے داروں سے نکل کر اُس جگہ جو خُدا اُسے دکھائے گا۔ وہ چلا گیا۔ اُس نے فوری طور پر حکم کی تعمیل کی (پیدایش ۱۲: ۱-۴)۔ یہ ایک بڑا خطرہ تھا۔ ابرہام ایک محفوظ آبادی والا، مانوس علاقہ چھوڑ کر جنگل میں خوفناک باشندوں سے بھرے علاقے میں گھومنے کو تیار تھا۔

پیدایش ۱۷ نے ایک اور امتحان پیش کیا۔ خُدا نے ابرام کا نام بدل کر ابرہام رکھا اور اُسے حکم دِیا کہ عہد کے نشان کے طور پر اپنے گھرانے ہر مرد کا ختنہ۔ اُس میں شامل جسمانی تکلیف کے علاوہ، غور کرنے کے لئے ایک تحفظ کا مسئلہ بھی تھا۔ پیدایش ۳۴: ۱۳-۳۱ میں، ابرہام کا پڑپوتا ایک پورے قبیلے کے ختنے کے بعد اُن کو ہلاک کرنے والا تھا، کیونکہ وہ اِس عمل کے دوران اپنی حفاظت نہیں کر سکتے تھے۔ تاہم ابرہام نے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔ زور دینے کے لئے ہمیں دوبارہ بتایا جاتا ہے کہ جس دن خُدا نے اُسے کہا کہ اپنا ختنہ کروا، اُس نے اُسی دن اپنے بیٹے اسماعیل اور اپنے گھرانے میں پیدا ہونے والے ہر مرد کا ختنہ کِیا اور ہر مرد اپنے ساتھ پیسے لایا (پیدایش ۱۷: ۲۳-۲۷)۔

پیدایش ۲۱: ۹-۱۹ میں داؤ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سارہ پریشان تھی کیونکہ اسماعیل (ابرہام کا بیٹا جو سارہ کی خادمہ ہاجرہ سے پیدا ہُوا) اُس کے بیٹے اضحاق کو ٹھٹھہ کرتا تھا۔ اُس نے ابرہام سے مطالبہ کِیا اسماعیل اور ہاجرہ دونوں کو نکال دے۔ ابرہام اپنے بیٹے کو گھر سے رخصت کرنے پر بڑا دلگیر تھا۔ تاہم خُدا نے اُس سے کہا کہ تُو ساری کی بات مان۔ بغیر تاخیر کئے وہ اگلی صبح سویرے اُٹھا اور اُن کو رخصت کر دِیا۔

پیدایش ۲۲: ۱-۱۴ میں، ابرہام کی فرمانبرداری کو بہت بڑی چنوتی کا سامنا کرنا پڑا۔ خُدا نے اُس سے کہا کہ اپنے بیٹے اضحاق کو سوختنی قربانی کے طور پر قربان کر دے۔ اضحاق وعدہ کا فرزند تھا، جس کی اُمید میں انتظار

کرتے کرتے ابرہام سو سال کا ہو گیا تھا۔ ابرہام نے سوال یا تاخیر کئے بغیر حکم کی تعمیل کی۔ وہ صبح سویر اُٹھا اور اُس پہاڑ کی جانب روانہ ہُوا جہاں خُدا نے اُسے یہ نا قابل تصور کام کرنے کی ہدایت کی تھی۔ جُونہی اُس نے اضحاق کو ذبح کرنے کے لئے چھری اُٹھائی، خُدا نے اُسے روک دِیا اور ایک مینڈھے کی شکل میں ایک متبادل قربانی مہیا کر دی۔

ابرہام خُدا کے حکم پر عمل کرنے کو تیار تھا اِس بات کی پرواہ کئے بغیر اُس کی قیمت کیا ہے۔ عبرانیوں ۱۱:۱۷-۱۹ ہمیں بتاتا ہے کی اُس کی رضامندی اُس کے ایمان سے آئی تھی کہ خُدا اس کے بیٹے کو زندہ کر سکتا ہے اور کرے گا۔ اِس کہانی میں دو باتیں یقینی ہیں: ابرہام خُدا سے محبت کرتا اور اُس پر مکمل بھروسا رکھتا تھا اور خُدا اُس سے خوش تھا۔ دراصل، خُدا نے وعدہ کِیا تھا کہ اُس کی نسل کو آسمان کے ستاروں اور سمندر کی ریت کی مانند بڑھائے گا (پیدایش ۲۲:۱۵-۱۷)۔

ابرہام کی بلا جھجک فرمانبرداری خُدا کے لئے اتنی اہم کیوں ہے؟ خُدا کے نقطہ نظر سے، خُدا سے محبت انسان کی زندگی کا سب سے اہم پہلو ہے (متی ۲۲:۳۴-۳۸) اور ہماری محبت کی پیمائش ہماری فرمانبرداری سے کی جاتی ہے (ا-یوحنا ۱۴:۱۵؛ ا-یوحنا ۵:۳)۔ باالفاظ دیگر، فوری، بنیادی، مہنگی فرمانبرداری خُدا سے اپنے سارے دل، ساری جان، ساری عقل اور ساری طاقت سے محبت رکھنے کا اظہار اور ضروری نتیجہ بھی ہے۔ اِسقسم کے انسان سے خُدا دوستی کرتا ہے۔ اِسی وجہ سے ابرہام کو خُدا کے لوگوں کے باپ کے طور پر چُنا گیا۔

ابرہام کو ایمانداروں کا باپ کہا گیا ہے اور ہم سے کہا جاتا ہے کہ اُس کی تقلید کریں۔ ہمیں بھی اپنی فوری، بنیادی مہنگی فرمانبرداری کے ذریعے خُدا سے اپنی محبت کا اظہار کرنا ہے۔ ہم امید کر سکتے ہیں کہ وہ ہم سے بات کرے گا۔ اُس نے ہمیں ابدی موت سے بچانے اور ہمیں اپنے پیارے فرزند اور ساتھی بنانے کے لئے جو کچھ کیا اُس کی وجہ سے ہمیں اُس سے محبت رکھنے اُس پر پورا بھروسہ کرنے کا موقع حاصل ہے۔ یہ خُدا سے ہماری محبت کا بنیادی پیمانہ ہے۔

لیکن حقیقی طور پر، ہم اکثر اس قسم کی فوری، بنیادی، مہنگی فرمانبرداری سے محروم رہتے ہیں۔ ہم اکثر ہچکچاتے ہیں، بہانے بناتے ہیں یا بس فرمانبرداری سے انکار کر دیتے ہیں۔ بہر حال ہمارا مقصد خُدا کی مدد سے مکمل فرمانبرداری کی طرف آگے بڑھنا ہے۔

لیکن کیسے؟ خواہش کرنے سے ایسا نہیں ہوتا۔ ایک اہم امداد ہمارے مسیحی بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ باہمی احتساب ہے۔ ہم ایک دوسرے کو وہ کام کرنے کے لئے جواب دہ ٹھہراتے ہیں جو ہم جانتے ہیں کہ خُدا ہم سے کروانا چاہتا ہے۔ اِس طرح ہم فرمانبرداری میں ترقی کرنے، خُدا کی دی ہُوئی برکات کو بانٹنے اور خُدا

نے اپنے فرمانبردار فرزندوں کے لئے جو برکات رکھی ہیں اُن کا تجربہ کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

احتساب کو اکثر ناخوشگوار چیز کے طور پر دیکھا جاتا ہے خاص کر ملازمت کے تناظر میں جہاں اِس میں ذیلی کاروائی کے لئے نظم وضبط شامل ہو سکتا ہے۔ لیکن مسیحی تناظر میں، ایک دوسرے کو جواب دہ رکھنا ایک محبت بھری چیز ہے جو ہم ایک دوسرے کے لئے کر سکتے ہیں۔ ہم ایک حقیقی خواہش سے یہ کرتے ہیں کہ دوسرے لوگ خُداوند کو زیادہ گہرائی سے جانیں اور کثرت کی زندگی جینے کا تجربہ اور خوشی حاصل کریں جو وہ ہمیں دینا چاہتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ خُدا کو واضح طور پر سُنیں اور اُس مقصد کو پورا کرنے کا تجربہ اور خوشی حاصل کریں جس کے لئے خدا نے اُنہیں بنایا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جو کچھ خُداوند سے سنتے ہیں اور جو کچھ اُس سے سیکھتے ہیں وہ ایمانداری سے دوسروں تک پہنچانے کے حکم پر عمل کرنے سے روحانی معیشت کا فائدہ حاصل کریں۔ دوسروں کے ساتھ سب سے اچھا کام مَیں یہ کر سکتا ہُوں کہ خُدا کی باتوں کو سیکھنے، اُن پر عمل کرنے اور دوسروں کو بتانے کا زندگی کا نمونہ قائم کرنے میں اُن کی مدد کروں۔ یہ کام ہم باہمی احتساب کے ذریعے کر سکتے ہیں۔

ہم اِس طرح کیسے رہ سکتے ہیں کہ یہ ہمارا فطری اور معمول کا کام بن جائے؟ مَیں تجویز کرتا ہُوں کہ ہم اپنی زندگی کو تین ٹانگوں والے سٹول کے طور پر دیکھیں: جاننا، عمل کرنا (فرمانبرداری)، اور دوسروں کو بتانا۔ جس طرح تین ٹانگوں والا سٹول ناگوار ٹانگوں کے ساتھ بے کار ہوتا ہے اُسی طرح غیر متوازن شاگردیت بے کار ہوتی ہے۔ ہمارے علم کو عمل کرنے اور بانٹنے کے ساتھ متوازن ہونا چاہئے۔ کلیسیاء اکثر بائبل کے علم پر بہت زور دیتی ہے اور اِس کو پختگی کے برابر قرار دیتی ہے۔

کلیسیا اکثر بائبل کے علم پر بہت زور دیتی ہے اور اِس کو پختگی کے برابر قرار دیتی ہے۔ یہ بدقسمتی ہے۔ علم بغیر فرمانبرداری کے بے کار ہے۔ دراصل، یہ بری طرح بے کار ہے کیونکہ یہ اضافی عیب جوئی کا سبب بنتا ہے جیسے یسوع فرماتا ہے وہ "نوکر جس نے اپنے مالک کی مرضی جان لی اور تیاری نہ کی نہ اُس کی مرضی کے موافق عمل کِیا بہت مار کھائے۔ مگر جس نے نہ جان کر مار کھانے کے کام کئے وہ تھوڑی مار کھائے گا" (لوقا ۱۲: ۴۷-۴۸)۔ علم بغیر عمل کے زیادہ سزا دلاتا ہے۔ "پس جو کوئی بھلائی کرنا جانتا ہے اور نہیں کرتا اُس کے لئے یہ گُناہ ہے" (یعقوب ۴:۱۷)۔

پختگی کا واحد پیمانہ مسیح کے پورے قد کے اندازے تک پہنچنا ہے (افسیوں ۴:۱۳)۔ خُدا کی مرضی ہے کہ ہم ایسے بنیں (رومیوں ۸:۲۹)۔ اگر ہم اپنی بابت خُدا کی مرضی کے علاوہ کسی چیز سے اپنا موازنہ کرتے ہیں یا روح کے علاوہ کسی اور چیز سے اُس کی مرضی کی پیروی کرتے ہیں تو ہم غلطی کرتے ہیں۔

پختگی میں وقت لگتا ہے۔ تاہم، وقت پختگی کی ضمانت نہیں دیتا۔ بہت سے لوگ اب بھی روحانی شیر خوار ہیں حالانکہ وہ کئی برسوں سے مسیحی ہیں۔ ہمیں پختگی کی بجائے وفاداری پر توجہ دینی چاہئے۔ یہ وہ چیز ہے جو ایک نیا مسیحی بھی دکھا سکتا ہے۔ مسیح کا نیا پیروکار وفادار ہو سکتا ہے جو اُس وقت پتا چلتا ہے۔ اگر ہم خُدا کے ساتھ وفادار ہیں تو خُدا ہمیں وقت کے ساتھ ساتھ بالغ کرتا جائے گا۔ یہ روحانی معیشت کا ایک نتیجہ ہے۔ خُدا ایک عقل مند سرمایہ کار ہے۔ وہ وفادار لوگوں میں سرمایاکاری کرتا ہے۔ یہ توڑوں کی تمثیل میں سے ایک کلیدی سبق ہے جو متی ۲۵:۱۴-۳۰ میں ہے۔

وفاداری کا اندازہ لگانے کا نہایت عملی طریقہ تین ٹانگوں والے سٹول کے تناسب کا جائزہ ہے جس کا ذکر مَیں نے اُوپر کِیا تھا۔۔۔ جاننا، عمل کرنا اور بانٹنا ہے۔ درج ذیل تصویر پر غور کریں۔ سادہ طور پر، یہ روحانی علم کے ساتھ تین لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ سب ایک ہی مقدار میں علم رکھتے ہیں لیکن اُن کی زندگیاں خُداوند کے نزدیک برابر نہیں ہیں۔

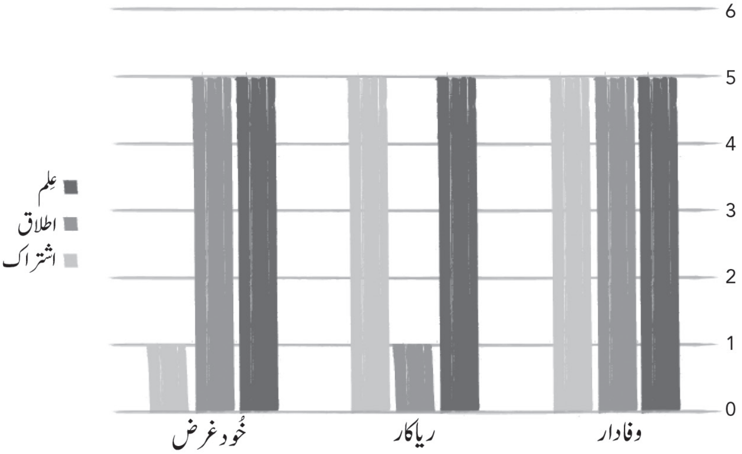

اِس گراف میں پہلا شخص وفادار ہے۔ وہ جو جانتی ہے اُس پر عمل کرتی ہے اور دوسروں کو بتاتی ہے۔ دوسرا ریاکار ہے۔ وہ جانتا ہے اُسے کیا کرنا چاہئے اور وہ دوسروں کو تبلیغ کرتا ہے لیکن اپنی زندگی میں اُس کو عمل میں نہیں لاتا۔ تیسرا خودغرض ہے۔ وہ سیکھ رہا ہے علم کو اپنی زندگی میں عملی جامہ پہنا رہا ہے لیکن دوسروں کو نہیں بتا رہا۔

جس طرح تین ٹانگوں والے سٹول کی ٹانگیں اگر برابر نہ ہوں تو وہ بے کار ہوتا ہے اُس طرح ایک شاگرد اِن تینوں پہلوؤں کو متوازن نہیں کرتا وہ خُدا کی بلاہٹ کے ساتھ وفادار نہیں۔ جسمانی دائرے میں، اگر ہم سانس اندر لیتے ہیں اور باہر نہیں نکالتے تو ہم دس منٹ کے اندر مر جائیں گے۔ لیکن روحانی دائرے میں ایسا

ہی کرتے ہیں جب ہم نئے علم کو اپنی زندگی میں لاگو کئے بغیر حاصل کرتے جاتے ہیں یا دوسروں کے ساتھ بانٹتے ہیں جو اُس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

ایک ساتھ احتساب کے ساتھ کئی عملی طریقے ہیں جن کو آپ روزمرہ معمولات میں شامل کرسکتے ہیں تاکہ آپ کے روحانی سانس میں توازن اور تسلسل برقرار رہے۔ اُن میں سے ایک کو مَیں تین تہائیاں کہتا ہُوں (یا ۳/۳)۔ تین تہائیاں درج ذیل ہیں:

۱۔) پیچھے دیکھیں ۲۔) اُوپر دیکھیں ۳۔) آگے دیکھیں

یہ سٹول کی تین ٹانگوں کے مترادف ہے۔ حصہ "اوپر دیکھیں" سٹول کی علمی ٹانگ کی نمائندگی کرتا ہے۔ ٹانگیں "پیچھے دیکھیں" اور "آگے دیکھیں" منصوبہ بندی پر روشنی ڈالتے ہیں "عمل کرو" اور "دوسروں کے ساتھ بانٹو"۔ باالفاظ دیگر، آپ پیچھے دیکھتے ہیں تاکہ اپنی سابقہ سرگرمیوں کو عمل میں لانے اور اشتراک کرنے کا جائزہ لیں اور آپ آگے دیکھتے ہیں تاکہ تعین کریں کہ خُداوند آپ کو یہ کس طرح عمل کرنے اور اشتراک کرنے کا کہہ رہا ہے اور اُس کی سمت میں جانے کا کہہ رہا ہے۔

ہم اِس ڈھانچے کو اپنی گھریلو کلیسیاء میں استعمال کرتے ہیں۔ مَیں اِس کو اپنی ڈیلی بائبل سٹڈی میں بھی استعمال کرتا ہُوں، تربیتی واقعات کے بعد جائزہ میں اور قیادت اور تدریسی نشستوں میں۔ مَیں دستیاب وقت کا ایک تہائی پیچھے دیکھنے میں صرف کرتا ہُوں گذشتہ عبادت میں جو کچھ ہُوا اُس کا جائزہ لینے کے لئے خاص کر گذشتہ نشست میں جو کچھ عمل کرنے اور بانٹنے کا عزم کِیا گیا۔ دوسرا ایک تہائی اُوپر خُدا کی طرف دیکھنے میں صرف کرتا ہُوں تاکہ کلام مقدس یا روح القدس سے نئی بصیرت حاصل کرسکوں۔ آخر میں ہم آگے کی طرف دیکھتے ہیں تاکہ جو کچھ ہم نے سیکھا اُس کو عملی جامہ پہنانے اور دوسروں کے ساتھ بانٹنے کا خاص منصوبہ بنائیں۔ "آگے دیکھو" کا حصّہ اِس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہم علم حاصل کرنے سے کبھی باز نہ آئیں لیکن ہمیشہ عمل کریں اور جو سیکھا ہے وہ دوسروں کے ساتھ بانٹیں۔

کیونکہ ۳/۳ شکل ایک پختہ عادت بن چکی ہے، مَیں جب بھی بائبل کھولتا ہُوں، دعا کرتا ہُوں یا کسی کے ساتھ گفتگو کرتا ہُوں، تو مَیں سوچتا ہُوں کہ کیا یہ خُداوند مجھے سکھانا (علم) چاہتا ہے کیا مجھے اِس پر عمل کرنا یا بانٹنا ہے۔ یہ مجھے دینے والے کی بجائے لینے والا بننے میں مدد کرتا ہے۔ یہ مجھے اِس سے بھی روکتا ہے کہ مَیں ریاکار بنوں اور چیزیں سیکھ کر دوسروں کے ساتھ بانٹنے کا اپنے اُوپر فیصلے لاؤں بلکہ اُن کو اپنی زندگی میں کبھی نہ رکھوں۔

جیسے مَیں نے ۳/۳ پروسیس میں بیان کیا، مَیں اکثر دو خدشات سنتا ہُوں۔ (۱) کہ ایماندار بدعت میں پڑ جائیں گے کیونکہ ہم بغیر رسمی مذہبی ترتیب کے لوگوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں کہ وہ کلام مقدس کی تشریح کریں اور اطلاق کریں، اور (۲) کہ لوگوں کو خاص اہداف پر کام کرنے اور شئیر کرنے کا کہنا اور اُن لوگوں کو اُن اہداف کے لئے جواب دہ رکھنا قانونی بنیاد پر کام کرتا ہے۔ مَیں باری باری اِن دونوں اعتراضات کا آزالہ کروں گا۔

مذہبی الٰہیات کے بارے میں تشویش اِس قدر گہری اور وسیع پیمانہ پر ظاہر کی گئی ہے کہ مَیں اُس تفصیل سے جائزہ لینا چاہتا ہُوں۔ اِس تشویش کا جائزہ لینے میں، ہمیں پہلے یہ پوچھنا چاہئے کہ آیا مذہبی طور پر ترتیب یافتہ قیادت موثر طریقے سے بدعتی عقائد کو روکتی ہے۔ ۲۰۱۸ میں، لائف وے منسٹری(Life Way Ministries) نے اور لگونئیر منسٹریز (Ligonier Ministries) نے علم الٰہی پر ایک وسیع مطالعہ کے نتائج شائع کئے۔ thestateoftheology.com آپ اِس ویب سائٹ پر اُس کے متعلق مزید پڑھ سکتے ہیں سائٹ کے نیچے ایک لنک ہے جہاں آپ مطالعہ کا تمام ڈیٹا دیکھنے کے لئے جاسکتے ہیں۔

مطالعہ کا ایک حصہ انجیلی بشارت مسیحی عقیدے پر مرکوز تھا — جس کی وضاحت یُوں کی گئی وہ لوگ جو سختی سے متفق ہیں کہ بائبل ایک اعلیٰ اختیار ہے، انجیل کی بشارت بہت اہم ہے، گُناہ صرف یسوع کی موت کے وسیلے سے مٹ سکتا ہے اور نجات صرف یسوع پر بطور نجات دہندہ ایمان لانے سے ملتی ہے۔

اِس تحقیق سے پتا چلا کہ انجیلی مسیحی (evangelical Christians) کم از کم ایک درجن عقائد کے بارے میں بدعتی عقائد رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک چوتھائی سے کم لوگ یقین رکھتے ہیں کہ یسوع ابدی ہے، یہ تسلیم کرتے ہُوئے کہ اُس کو تخلیق نہیں کیا گیا تھا۔ ایک تہائی سے کم لوگ یقین رکھتے ہیں کہ روح القدس ایک شخصی ہستی ہے۔ ۳۰ فی صد سے بھی کم لوگ یقین رکھتے ہیں روح القدس انسان کو صرف مسیح پر ایمان لانے کے بعد نئی زندگی دیتا ہے۔ صرف ۴۱ فی صد لوگ یقین رکھتے ہیں لوگ فطرت کے اعتبار سے نیک نہیں ہیں۔ صرف ۴۰ فی صد لوگوں کا ماننا ہے کہ سب سے چھوٹا گُناہ دائمی سزا کا مستحق ہے۔ یہ سطحی معاملات نہیں؛ یہ بنیادی عقائد ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں انجیلی مسیحی وسیع پیمانے پر الٰہیات کے بنیادی پہلوؤں پر بدعتی عقائد رکھتے ہیں۔

یہ نظام کا اصل حصہ ہے جہاں مذہبی طور پر ترتیب یافتہ کلیسیاء کے راہنما اصول کے بنیادی اساتذہ ہیں۔ توقع یہ ہے کہ مذہبی تربیت کے نتیجے میں منبروں سے اچھے عقیدے کی تعلیم دی جائے گی۔ اور یہ کہ اِس کے نتیجے میں نشستوں پر راسخ العتقاد پیدا ہوں گے۔ مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ اِس نقطہ نظر نے مقصد کے مطابق کام

نہیں کِیا۔ دراصل، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تر انجیل کی بشارت دینے والے مسیحی سنجیدگی سے مذہبی الٰہیات رکھتے ہیں۔ اب تک اِس مسئلہ کا بڑی حد تک پتا نہیں چل سکا جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ نشستوں والے لوگوں کو چرچ سیٹنگ میں نہیں بلایا جاتا یہ کہنے کے لئے کہ حقیقت میں کیا ایمان رکھتے ہیں۔ صرف فرض کر لیا جاتا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں اور جو اُن کو سکھایا جاتا ہے اُس پر یقین رکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہوتا۔

ہم کلیسیاء کے ارکان کے ساتھ ایسا سلوک کر رہے ہیں گویا کہ وہ غیر فعال شرکاء ہیں۔ وہ تربیت یافتہ نہیں ہیں یا اُن سے توقع نہیں کی جاتی کہ وہ اپنی بڑھوتی اور ترقی یا دوسروں کی خدمت کے ذمہ دار ہیں۔ زیادہ تر حصے میں خدمت کو یُوں دیکھا جاتا ہے کہ آیا یہ پیشہ ور خادموں کی ذمہ داری ہے۔ زیادہ تر مسیحیوں کو چیلنج نہیں کِیا جاتا اور جواب دہ نہیں ٹھہرایا جاتا کہ وہ فرمانبردار پیروکار اور اپنے عقیدے کی تبلیغ کرنے والے بنیں، بلکہ اُنہیں روحانی صارفین بننے کی اجازت دی گئی ہے۔

لٰہذا معلوم ہوتا ہے کہ مذہبی طور پر تربیت یافتہ قیادت کا غیر فعال اراکین کو تبلیغ کرنا بدعت سے بچنے کا موثر طریقہ نہیں ہے۔ زیرِ قیادت ۳/۳ جماعتوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا اُن کا نتیجہ بھی منحرف الٰہیات ہے؟ اگر آپ کتاب مقدس کی تشریح اور اُس کا اطلاق کرنے کے لئے ۳/۳ نمونہ استعمال کرنے والی ایمانداروں کی جماعت میں شامل ہیں تو آپ ممکنہ طور پر کچھ بدعتی یا قابل اعتراض باتیں سُنیں گے۔ آپ وہ باتیں سنیں گے کیونکہ اراکین کو بولنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اُنہیں اپنے لئے کلام مقدس کا اطلاق کرنا سکھایا جاتا ہے۔

وقت کے ساتھ اُن کے ماننے اور کہنے میں بہتری آئے گی، کیونکہ وہ کلام مقدس کی ایک بڑی مقدار سے واقف ہو جاتے ہیں اور اُس کی تشریح اور اطلاق میں سہولت حاصل کرتے ہیں۔ یہ اگلے باب میں متعارف کرائے گئے طریقوں کے ساتھ مل کر ہوتا ہے، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر رُکن ہر ہفتے پچیس یا زیادہ ابواب پڑھتا ہے۔ اُس کا نتیجہ نیچے دئے گئے گراف کی طرح ہوتا ہے جو بائیں سے دائیں منتقل ہونے والی ٹائم لائن کی نمائندگی کرتا ہے۔ اُفقی لکیر درست تعلیم یا عقیدے کی نمائندگی کرتا ہے۔ خم دار لکیر اُس درست فہم کے تبادلے کی نمائندگی کرتی ہے۔

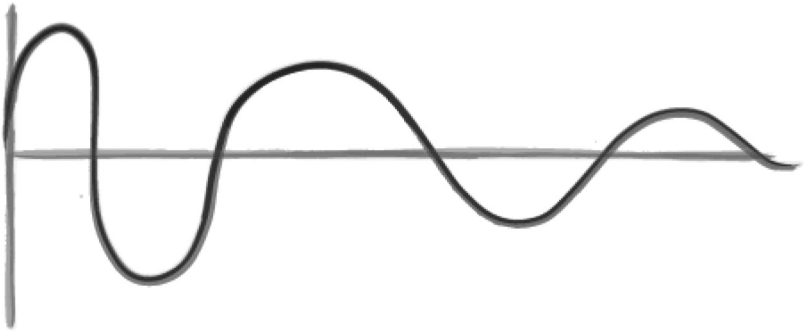

شریک ۳/۳ جماعتوں کے ساتھ ہم وقت کے ساتھ راسخ العتقاد مسیحی سچائی کو سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے میں بہتری کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ہمیں وقت کے ساتھ اُن لوگوں میں یہ بہتری دکھائی نہیں دیتی جو ہفتوں کے ہفتے نشستوں پر غیر فعال روحانی صارفین کے طور پر بیٹھے رہتے ہیں۔ ہمیں اپنی کچھ واقف کلیسیائی عادات پر سوال کرنے کی ضرورت ہے۔

جب مَیں ساؤدرن بیپٹسٹ انٹرنیشنل مشن بورڈ کے ساتھ گلوبل سٹریٹیجی کے صدر کے طور پر خدمت کر رہا تھا، میرے دائرہ کار میں ایک شعبہ گلوبل ریسرچ ڈیپارٹمنٹ کا تھا (جی آر ڈی)۔ جی آر ڈی نے ایک درجن بڑے رسمی مطالعات کئے جو اُن تحریکوں کے متعلق تھے جو کلام مقدس کے ساتھ ۳/۳ کا نظریہ استعمال کرتی تھیں۔ سیٹنگز (settings) غیر رسائی یافتہ لوگوں کی جماعتیں تھیں جنھوں نے بعد میں کلیسیاء تعمیر کرنے والی بڑی تحریکوں کا تجربہ کِیا جنھوں نے تیزی سے ترقی کی۔ اُن سیٹنگز میں بالغ ایماندار نہیں تھے کیونکہ مسیح کے تمام پیروکار اپنے ایمان میں نئے تھے۔ تشویش یہ تھی کہ اُس کے نتیجے میں بدعت کے نمونے پیدا ہو سکتے ہیں۔ لٰہذا جب تعصب کم ہوتا ہے، یہ مطالعات مختلف تنظیموں کے محققین کے ذریعے کئے گئے تھے۔ اُن میں کرداروں اور وسیع پس منظر والے لوگوں کے، ہمسائے میں رہنے والے گروہوں کے مسیح اور غیر مسیحی لوگوں انٹرویوز شامل تھے — جب ممکن ہو ۳۶۰ ڈگری کی تشخیص حاصل کرنے کے لئے۔

اُن درجن بھر تحریکوں میں بدعت کے کئی، نمونے نہیں ملے۔ قریب ترین چیز اڑیسہ، انڈیا کے کوئی لوگوں میں تھی، جو بپتسمہ میں تاخیر کا نمونہ اپناتے تھے جب تک نیا ایماندار وقت کے ساتھ اپنے عقیدے میں درستگی کا مظاہرہ نہ کرتا۔ یہ نظریہ بائبل کا نہیں ہے بلکہ یہ بنیادی مسئلہ کی بجائے تیسرا مسئلہ ہے۔ یقینی طور پر بپتسمہ کا وقت مندرجہ بالا مطالعہ میں امریکی انجیلی بشارت کے ذریعے منعقد کی گئی بدعتوں سے کم مرکزی ہے۔ مَیں یہ نہیں کہہ رہا کہ اِس نقطہ نظر کو استعمال کرتے وقت بدعت ناممکن ہے۔ لیکن اُن درجن بھر مطالعات کی بنیاد پر مَیں محفوظ طریقے سے کہہ سکتا ہُوں یہ عام یا متوقع نہیں ہے۔

ایک عملی مثال کے طور پر، جب مَیں چین میں کام کر رہا تھا، ایک یونیورسٹی کے تقریباً ایک درجن طلبا خزاں کے سمیسٹر میں ایمان لے آئے۔ وہ سب مکمل طور پر بے دین پس منظر سے آئے تھے اور اُن کا مسیحیت کے ساتھ کوئی سابقہ تعلق نہیں تھا۔ بہار کے سمیسٹر کے نصف میں ہم نے اُن نوجوان ایمانداروں کے لئے ایک عبادت کا انعقاد کِیا۔ ایک تفریحی سرگرمی کے طور پر، ہم نے ایک بائبل میں سے معمولی باتوں کے گیم کارڈز لئے اور جماعت سے بائبل ۷۰۰ عام باتوں کے سوالات پوچھے۔ ہم نے اُنہیں ایک ساتھ کام کرنے کی اجازت دی۔ اجتماعی طور پر، اُنہوں نے ۷۰۰ میں سے ۶۹۸ (یاننانوے اشاریہ ۷ فیصد) سوالوں کے درست جواب دیئے۔

امریکہ میں کئی بار ایمانداروں کے ساتھ بائبل کی عام باتوں کا کھیل کھیلتے ہُوئے، مَیں آپ کو بتا سکتا ہُوں کہ یہاں پرانے مسیحیوں کے لئے بھی عام نہیں ہو گا۔ اِس مثال کو اگلا باب پڑھتے وقت بھی اپنے ذہن میں رکھیں کیونکہ یہ نتیجہ حوالہ جات کی اجتماعی تحقیق کے طور پر کلام مقدس کے روزانہ استعمال کی بدولت تھا۔ بات یہ تھی کہ اُن کو صرف تعلیم نہیں دی جا رہی تھی بلکہ اُنہیں اپنے آپ کو تربیت دینے تربیت دی جا رہی تھی۔ نتیجتاً جلد ہی اُنہوں نے بائبل کے علم کا ایک درجہ حاصل کر لیا جس کو ہم اپنی امریکی کلیسیاؤں میں بہت غیر معمولی اور ایسے نئے ایمانداروں میں تقریباً ناقابل تصور سمجھیں گے۔

تعلیمی اعتبار سے یہ نقطہ نظر اہمیت رکھتا ہے۔ سیکھنے کے نہایت موثر طریقوں میں شامل ہے خود دریافت کرنا، جو کچھ سیکھا ہے وہ دوسروں کو سکھانا اور دوہرانا۔ ۳/۳ نظریہ میں وہ تمام تکنیکیں شامل ہیں۔ دوہرائی اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب کوئی دوسروں کو سکھا رہا ہوتا ہے اور اُنہیں سُن کر بھی اپنے فہم اور ہدایت کے ساتھ جواب دیتا ہے۔

کسی ایسے شخص کا تصور کریں کہ جس نے کبھی سائیکل نہیں چلائی ہو اسے اکیس دنوں تک صوفے پر بیٹھ کر ٹور ڈی فرانس دیکھنے کے لیے کہیں۔ آپ کے طالب علم کی تقلید کے لئے دنیا کے بہترین سوار آئیں گے۔ ریس کے اختتام پر تصور کریں، اُسے شخص باہر لے جا کر کہتے ہیں کہ سائیکل چلانا شروع کر۔ یہ بہت اچھی طرح کام کرے گا! پھر ہم کلیسیاء کے اراکین سے کیوں توقع کرتے ہیں کہ اپنے پاسٹر کو کلام کی تشریح کرتے ہُوئے دیکھ کر سیکھیں گے؟ سائیل پر سوار ہونے کے لئے آپ کو سائیکل لینا ہو گی کچھ وقت دینا ہو گا اور اُس کی بہت زیادہ مشق کرنی ہو گی۔ اِس طرح ہم کوئی بھی ہُنر سیکھ سکتے ہیں۔ اِسی طرح کلام مقدس کی تشریح اور اطلاق کرنے کے لئے، آپ کو خُود (شاید پہلے پہل بری طرح) اُس کی مشق کرنی ہو گی بجائے اِس کے کہ دوسروں کو کرتے ہُوئے دیکھیں۔

سائیکل چلانا سیکھنے کے لئے عام طور پر بار بار گرنا پڑتا ہے۔ کلام مقدس کو سیکھنے اور اطلاق کرنے میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ غلطیاں ہوں گی۔ لیکن لوگوں کو یہ تعلیم دینے سے اجتناب کرنے کے لئے یہ وجہ کافی ہے۔ وہ مشق کے ساتھ بہتر ہوں گے۔

اِس لئے، مضبوط شاگرد بنانے کے لئے ہمیں اُن کو چھوٹی جماعتوں میں لانے کی ضرورت ہے جہاں وہ خُود خُدا کی کلام کی تحقیق، اطلاق اور دوسروں کے ساتھ اشتراک کرنا سیکھیں۔ شاگرد بننا شاگرد بنانے کا ناگزیر حصہ ہے، لہٰذا ہر کسی کو سٹول کی تین ٹانگوں میں مشغول رہنے کی ضرورت ہے (متی ۲۸:۱۸-۲۰)۔

" قانونیت " کی پکار عمل کرنے اور شئیر کرنے کے مخصوص وعدوں کے لئے جواب بنانے اور جواب دہ ہونے کے ۳/۳ نمونے کا دوسرا اعتراض ہے۔ لیکن قانون سازی اُس وقت سامنے آتی ہے جب فریق الف فریق ب کو کہتا کہ اُسے کیا کرنا چاہئے اور اگر وہ نہیں کرتے تو تنقید کرتا ہے (جیسے فریسی سبت کے متعلق یسوع پر تنقید کرتے تھے)۔ ۳/۳ کی جماعت میں ایسا نہیں ہوتا۔ ۳/۳ جماعت میں، ہر فرد دعا کرتا ہے اور خُدا سے پوچھتا ہے کہ وہ اِس حوالہ کے جواب میں اُن سے کیا کروانا چاہتا ہے۔ پھر، ہر فرد جماعت کو اپنا منصوبہ بیان کرتا ہے۔

اگلی نشست میں، جماعت چیک کرتی ہے کہ اُس کے ہر رُکن نے اپنے اپنے منصوبے کا اطلاق کیسے کِیا ہے۔ فرد الف فرد ب کو اِس کا پابند نہیں کرتا کہ فرد الف کے خیال میں خُدا کیا چاہتا ہے۔ فرد ب اُس کا جواب دہ ہے جو اُس نے خُدا سے سُنا اور اپنی روحانی جماعت کے ساتھ اشتراک کِیا۔ زور کسی کے ظاہری رویئے پر نہیں بلکہ خُدا کے سامنے اُس کے دل پر ہے۔ اپنے اراکین کو جوابدہ بنا کر، جماعت ہر شخص سے محبت کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ خوشی کا واحد راستہ خدا کے کہنے پر عمل کرنا اور اشتراک کرنا ہے۔

دُعا

اَے خُداوند! تُو سب سے بڑھ کر بنیادی، فوری قیمتی فرمانبرداری کی قدر کرتا ہے۔ اُس سمت میں چلنے میں میری مدد کر۔ اور میری مدد کر کہ دوسروں کو بھی اِس سمت میں چلاؤں۔ صرف تیری حکموں پر عمل کر کے ہی مَیں تیری محبت میں قائم رہ سکتا ہُوں۔ اور مَیں اِس جگہ پر رہنا چاہتا ہُوں۔ اُن چیزوں کی جڑوں کا اُکھاڑ دے جو مجھے پیچھے روکتی ہیں۔ یسوع کے نام میں آمین۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھِر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا کوئی سابقہ وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہو تو، جائزہ لی گئی تکمیل کی تاریخوں کو ترتیب دے لیں۔

۱۔ کیا مَیں جاننے، عمل کرنے یا بیان کرنے میں سب سے زیادہ کمزور ہُوں؟ مَیں اپنی کمزوری کے علاقوں کو کیسے مضبوط کر سکتا ہُوں؟

۲۔ مَیں نئے ایمانداروں کو بتا رہا ہُوں کہ کس پر ایمان لانا ہے یا اُن کو خُود سے سیکھنے کی ترتیب دے رہا ہُوں؟ مَیں پہلے پہلو میں کم اور دوسرے پہلو میں زیادہ کیسے کر سکتا ہُوں؟

۳۔ مَیں اپنی زندگی میں ۳/۳ کے نمونے کو کیسے ضم کر سکتا ہُوں؟

۴۔ اِس باب کے جواب میں خُدا مجھ سے کون سے خاص اعمال کروانا چاہتا ہے؟ (اُن کو اپنے روزنامچہ میں درج کریں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دے دیں)۔

۵۔ مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اُسے بانٹوں کروں (کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے درخواست کریں کہ آپ کو اِن وعدوں پر عمل کرنے اور اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کرنے کے قابل بنائے جن کے ساتھ آپ بصیرت بانٹنا چاہتے ہیں۔

۱۵ جوابدہ زندگی گزارنا

خُداوند کو جاننے اور اُس کی پیروی کرنے
کے آپ کے روزمرہ تجربے میں مسلسل جواب دہی ضروری ہے۔

جو تھوڑے میں دیانت دار ہے وہ بہت میں بھی دیانت دار ہے۔ اور جو تھوڑے میں بددیانت ہے وہ بہت میں بھی بددیانت ہے۔

—لوقا ۱۶:۱۰

مسیحی زندگی ایک غذا یا موزونیت پروگرام کی طرح ہے۔ ایک ہیم برگر کھانے کا فیصلہ شاید ہی میرا وزن بڑھائے گا۔ میری موزونیت (یا اُس کی کمی) میری ہزاروں چھوٹے فیصلوں کا نتیجہ ہے۔ اِسی طرح، روحانی ترقی (یا اِس کی کمی) سیکھنے، بار بار عمل کرنے اور آگے بیان کرنے کا نتیجہ ہوتی ہے (یا نہیں ہوتی)۔ روزمرہ کی عادات وہ اینٹیں ہوتی ہیں جو آپ کی زندگی کے گھر کو تعمیر کرتی ہیں۔ مَیں وہ عادات بیان کرنا چاہتا ہُوں جو مجھے اور بہت سے دیگر دوستوں کو دیندار زندگی کی تعمیر کے لئے مددگار لگتی ہیں۔ دو طاقتور عادات ہیں ہر روز کلام مقدس پڑھنا اُس کو لکھنا اور محتسب شراکت دار کے ساتھ ہر ہفتہ وار گفتگو کرنا۔

کلام مقدس کے ساتھ روزانہ وقت میں مَیں چار سے پانچ ابواب پڑھتا ہُوں — فی ہفتہ کم از کم پچیس ابواب۔ ہر روز کی پڑھائی سے، مَیں ایک سے چار آیات منتخب کرتا ہُوں جن سے خُداوند مجھے خاص طور پر متاثر کرتا ہے۔ اس کے بعد میں نے اپنے رسالے میں ان چند آیات کے بارے میں بصیرت درج کی ہے، جس میں توشیحی ایس او اے پی ایس کا استعمال کیا گیا ہے:

ایس (Scripture) کلام مقدس (آیات لکھیں)

او (Observation) مشاہدہ (مرکزی خیال لکھنا یا آیات کی تشریح کرنا)

اے (Application) اطلاق (تعین کرنا کہ خُداوند مجھ سے کیا چاہتا ہے کہ مَیں کروں یا بنُوں یا تبدیل کروں)

پی (Prayer) دعا (اطلاق کے متعلق دعا تحریر کرنا)

ایس (Share) بیان کرنا (ایک شخص کا نام لکھنا جس کے ساتھ مَیں اپنی بصیرت شئیر کروں گا)

اِس کے علاوہ، میں ایک محتسب ساتھی کے ساتھ باقاعدگی سے گفتگو کرتا ہُوں (عام طور پر ہفتہ وار، فون پر یا ویڈیو کال کے ذریعے)۔ ہم اِس باتپر گفتگو کرتے ہیں کہ خُداوند نے ہم پر کیا ظاہر کیا ہے، اُس نے ہم پر کیسے اثر کِیا ہے، ہم نے کس کے ساتھ اشتراک کِیا ہے اور عام زندگی کے جواب دہی کے متعلق بہت سے سوالات پر بات چیت کرتے ہیں۔

احتسابی سوالات ایک مقدس زندگی گزارنے سے متعلق وسیع جاری مسائل کا احاطہ کرتے ہیں۔ وہ ابتدائی اِنتباہی نظام کے طور پر کام کرتے ہیں مجھے اُن علاقوں سے خبردار کرنے کے لئے جہاں مَیں روح کی بجائے بدن میں چلنا شروع کر رہا ہُوں۔ وہ مجھے پریشانی کے مسائل کو پہچاننے میں مدد کرتے ہیں اِس سے پہلے کہ وہ عادت بن جائیں۔ جہاں مسائل پیدا ہوتے ہیں، مَیں اُن کا اعتراف خُدا کے اور اپنے محتسب ساتھی کے سامنے کر سکتا ہُوں اور اُن کا سدِباب کر سکتا ہُوں اِس سے پہلے کہ وہ بڑے مسائل بن جائیں (یعقوب ۵:۱۶)۔

محتسب ساتھی کو آپ کا ہم جنس ہونا چاہئے جب آپ خُدا میں بڑھنے کا عہد کرتے ہیں۔ باہمی رازداری کو سمجھنے کی بھی ضرورت ہے۔ آپ اِس بات پر متفق ہو سکتے ہیں کہ ہر ہفتے کتاب مقدس کے کون سے حصے پڑھے جائیں گے۔ ملاقات کے دوران، آپ اپنی پچھلی ملاقات کے بعد سے اپنی زندگی سے متعلقہ سوالات پر جائیں گے۔

مَیں جو سوالات استعمال کرتا ہُوں اُن سے ملتے جلتے ہیں جو اصولیت (Methodism) کے بانی جان ویزلی اپنے مشہور احتسابی جماعتوں میں استعمال کرتا تھا، اور میرا اچھا دوست نِیل کول اپنی لائف ٹرانسفارمیشن گروپس میں استعمال کرتا تھا۔

مَیں مندرجہ ذیل سوالات استعمال کرتا ہُوں:

۱۔ پچھلے ہفتے کی پڑھائی سے آپ کی بصیرت نے آپ کے سوچنے اور زندگی بسر کرنے کے انداز کو کس طرح شکل دی؟

۲۔ آپ نے گزشتہ ہفتے سے اپنی بصیرتیں کس کے ساتھ شئیر بانٹیں اور اُن کیسے قبول کِیا گیا؟

۳۔ آپ نے خُدا کو کام کرتے کیسے دیکھا؟

۴۔ کیا آپ اِس ہفتے اپنی باتوں اور اپنے کاموں سے یسوع مسیح کی عظمت کے گواہ بنے ہیں؟

۴۔ کیا آپ کو جنسی دلکشی کے مواد کا سامنا کرنا پڑا یا آپ نے اپنے دماغ کو جنسی خیالات کی اجازت دی؟

۵۔ کیا آپ نے اپنے پیسے میں خُدا کی ملکیت کو تسلیم کِیا؟

۶۔ کیا آپ نے کسی چیز کی خواہش کی؟

۷۔ کیا آپ نے اپنی باتوں سے کسی کی ساکھ یا جذبات کو ٹھیس پہنچائی؟

۸۔ کیا آپ نے اپنی باتوں یا کاموں میں بے ایمانی یا کچھ بڑھا چڑھا کر پیش کِیا؟

۹۔ کیا آپ نے نشہ آور (یا سُست یا غیر تربیت یافتہ) رویہ اختیار کِیا؟

۱۰۔ کیا آپ لباس، دوستوں، کام یا مال کے غلام رہے ہیں؟

۱۱۔ کیا آپ کسی کو معاف کرنے میں ناکام ہُوئے؟

۱۲۔ آپ کو کِن پریشانیوں یا فکروں کا سامنا ہے؟ کیا آپ نے شکایت کی یا بڑبڑائے؟ کیا آپ نے شکر گزار دل برقرار رکھا؟

۱۳۔ کیا آپ اپنے اہم رشتوں میں عزت کرنے والے، سمجھنے والے اور فراخ دل رہے؟

۱۴۔ آپ کو سوچ، باتوں یا عمل میں کن آزمائشوں کا سامنا ہُوا اور آپ نے کیسے ردعمل کِیا؟

۱۵۔ کیا آپ نے دوسروں خاص ایمانداروں کی خدمت کرنے اور اُن کو برکت دینے کے مواقع حاصل کئے؟

۱۷۔ کیا آپ نے دعا کے مخصوص جواب دیکھے؟

۱۸۔ کیا آپ نے ہفتہ بھر کی پڑھائی مکمل کی؟

کسی وقت کم تعلیم والے علاقوں میں اُن روزہ مرہ اور ہفتہ وار نمونوں میں موافق بنانا ضروری ہو گا۔ سوالات کی فہرست کیبجائے، مَیں مَیں لوگوں سے کہتاہُوں کہکلامقدسکیاآیاتحفظکریں (مثال کے طور پر گلتیوں

۱۹:۵-۲۳؛ ۱-یوحنا ۲:۱۵-۱۶؛ ۱-کرنتھیوں ۱۳:۴-۷؛ ۲- تیمتھیس ۳:۱۶-۱۷) اور اُنہیں روحانیا حتسابک ے مسائلپر بحثکے لئے بنیاد کے طور پر استعمالکریں۔ فی ہفتہ پچیس یا زیادہ ابواب پڑھنے کی بجائے وہ کلام مقدس کو اپنے فون پر یا صوتی بائبل (audio Bible) میں سُنیں۔

جیسے ہم نے پچھلے باب میں بات چیت کی تھی، عملی اطلاق سیکھنے کے لئے بائبل کو بڑی مقدار میں پڑھنے کی ضرورت ہے (یعنی، بائبل کی تشریح اور اطلاق کا ہُنر)۔ خُداوند کے ہر ایک شاگرد کا پہلا مقصد یہ ہے کہ وہ کلام مقدس کو سیکھیں اور اپنے اُوپر اُس کا اطلاق کرے۔ یہ مجموعی طور پر بائبل کی وسیع تحقیق کے بغیر ناممکن ہے۔

اگر آپ اپنے چرچ کی عبادات میں ہفتہ وار ۳/۳ پیٹرن استعمال کرتے ہیں تو آپ مختصر حصّوں کے تفصیلی امتحان کی باقاعدہ خوراک لے رہے ہیں۔ آٹھ افراد کے گروپ کے ساتھ ۳/۳ نظریہ کو استعمال کرتے ہُوئے عام طور پر پچیس آیات کا احاطہ کرنے میں تِین گھنٹے لگتے ہیں۔ کثیر ابواب والے حصے عملی نہیں ہوتے۔

مختصر اقتباسات میں گہری کھدائی کے نتیجے میں کبھی بھی کلام مقدس کی تشریح کے لئے اچھی گول ٹُول کِٹ نہیں ملے گی۔ آپ بائبل کی تشریح کے اِن پہلوؤں کے بارے میں وعظ سُن کر یا کتابیں پڑھ کر جان سکتے ہیں۔ لیکن خود کتاب مقدس کی اچھی تشریح کے لئے آپ کو طویل حصّے نگلنے کی ضرورت ہے۔ آپ بائبل کی تشرح کے اِن پہلوؤں کے بارے میں وعظ سُن کر یا کتابیں پڑھ کر جان سکتے ہیں۔ لیکن خود کتاب مقدس کی اچھی تشریح کے لئے آپ کو طویل حصے نگلنے کی ضرورت ہے۔ مَیں آپ کو یقین دلاتا ہُوں کہ جو لوگ کلیدی بصیرت کے بارے میں لکھتے یا بولتے ہیں اُنہوں نے ایسا کیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ، کوئی دوسرا شخص آپ کو ٹھیک سے نہیں بتا سکتا کہ خُداوند کیسے چاہتا ہے کہ آپ کلام مقدس کا اِطلاق کریں۔ یہ صرف اُس کی طرف سے براہ راست آ سکتا ہے۔ کلام مقدس سے سیر ہونے سے آپ کو ایک اچھی بنیاد ملتی ہے جس سے اُس کو سُن سکتے ہیں۔

یہ یقینی طور پر ممکن ہے کہ کتاب مقدس کے بڑے حصوں کو بغیر سوچے سمجھے استعمال کِیا جائے جس کی وجہ سے توشیحی ایس او اے پی ایسنظریہ مددگار ہے۔ یہ توجہ کی سطح کو اور جب آپ روزانہ کی پڑھائی مکمل کرتے ہیں تو اطلاق کی طرف نظر برقرار رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ ہر روز ایک مختصر "گہرا غوطہ" لگانے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔

مَیں ایک روزنامچہ رکھنے کی تاکید کرتا ہُوں تاکہ جو کچھ خُداوند آپ کو سکھاتا ہے اُس کو سُن کر اُس پر گرفت رکھ سکیں اور آپ کو ترغیب دیتا ہُوں کہ اُس کا اطلاق کریں اور دوسروں کے ساتھ بانٹیں۔ لکھنے کا عمل

اُسے ذہن میں رکھنے میں مدد دے گا۔ یہ آپ کو وقتاً فوقتاً روزنامچہ دیکھنے کرنے کی بھی اجازت دے گا تا کہ دیکھیں کہ کوئی وعدہ ادھورا تو نہیں رہ گیا۔ اگر آپ کی یادداشت کامل ہے تو آپ کو اِس مقصد کے لئے روزنامچہ کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ ہم سب جیسے ہیں اور خُداوند آپ کو جو بتاتا ہے اُسے سنجیدگی سے لینا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو روزنامچہ کی ضرورت ہے۔ ایک بار آپ اُس کو عمل میں لے آئیں وہ آپ سے کہتا ہے تو پھر آپ کو دوبارہ اُسے دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو جو کچھ کہا جاتا ہے جب تک اُس کو کر نہ لیں آپ کو یاددہانی کی ضرورت ہے۔

یاد رکھیں، احتسابی ملاقاتوں میں جاری مسائل اور عمومی اصولوں پر غور کیا جائے گا۔ روزنامچہ کا مقصد اُن خاص اطلاقات سے ہے جو آپ روح القدس سے کہتے ہیں کہ آپ کی ۳/۳ اجلاس میں اور توشیحی ایس او اے پی ایسکی پڑھائی میں اجاگر کرے۔

جہاں تک ممکن ہو، ۳/۳ کے عمل میں اطلاقات کی اشیا اور توشیحی ایس او اے پی ایس روزنامچہ کی تحریروں کو بالخصوص قابل مشاہد اطلاق کے طور پر تیار کیا جانا چاہئے نہ کہ اصولوں پر مبنی تصورات پر۔ ہم عمل کا منصوبہ بنانا چاہتے ہیں، خواہش کا اظہار نہیں کرنا چاہتے۔ واضح عہد کرنا زیادہ طاقتور ہے، جیسے کہ "آج مَیں برتن دھونے میں آپ بیوی کی مدد کروں گا" یہ کہنے کی بجائے کہ، "مجھے دوسروں کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔"

ابتدا میں یہ مشکل لگ سکتا ہے، خاص کر اُن لوگوں کو جن کو مسیحی ہُوئے تھوڑا عرصہ ہُوا ہے۔ ہم خطبات اور درس سے اصول پر مبنی اطلاقات سُننے کے عادی ہیں۔ یہ لازمی ہے کیونکہ پاسٹرز اور اساتذہ کو عام اطلاقات بنانے کی ضرورت ہے جو ہر ایک پر لاگو ہوں۔ ہم خُداوند سے ہدایت چاہتے ہیں کہ وہ کس طرح چاہتا ہے کہ ہم اُن عمومی اصولوں یا تصورات کو اپنی ذاتی زندگیوں میں لاگو کریں۔ یہ اُس کی آواز سُننا سیکھنے اور اعمال کے احتساب کے لئے ایک ضروری قدم ہے جس کے لئے ہم جوابدہ ہو سکتے ہیں۔

دعا

اَے خُداوند چھوٹی چیزوں میں وفادار رہنے میں میری مدد کر۔ میری مدد کر کہ مَیں اپنی زندگی میں سیکھنے، عمل کرنے، بیان کرنے اور دوہرانے کا چکر قائم کرنے کی عادت اپناؤں۔ مجھ پر ظاہر کر کہ خاص طور سے تُو کیا تبدیلیاں چاہتا ہے کہ مَیں اپنے روزمرہ اور ہفتہ وار معمول میں کروں۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھِر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا ماضی کے کوئی وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہو تو، جائزہ لی گئی تکمیل کی تاریخوں کو ترتیب دے لیں۔

۱۔ کیا میری روزانہ اور ہفتہ وار عادات مجھے وفاداری میں بڑھنے کے لئے جواب دہ رکھتی ہیں؟ اِس باب میں کون سے ٹولز استعمال میں میری مدد کرسکتے ہیں؟

۲۔ اِس باب کے جواب میں خُدا مجھ سے کون سے خاص اعمال کروانا چاہتا ہے؟ (اپنے روزنامچہ میں اُن کو درج کریں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دیں)۔

۳۔ مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اشتراک کروں؟ (کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اُن وعدوں پر عمل کرنے کے قابل بنائے، اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کرے جن کے ساتھ آپ بصیرت کا اشتراک کرنا چاہتے ہیں۔

۱۶ دعا میں ترقی کرنا

ہمیں مسلسل دعائیہ زندگی کی طرف بڑھنے کی ضرورت ہے۔

اور یہ رسولوں سے تعلیم پانے اور رفاقت رکھنے میں اور روٹی توڑنے اور دعا کرنے میں مشغول رہے۔
—اعمال ۲:۴۲

دعا خُدا کے ساتھ گفتگو ہوتی ہے۔ یہ اُسے زیادہ قریب سے جاننے کا لازمی پہلو ہے۔ اُس کے ساتھ ہماری گفتگو اُس کے ساتھ ہمارے تعلق کی نوعیت کے متعلق بہت کچھ ظاہر کرتی ہے۔ خُدا کے ساتھ اچھی گفتگو میں بہت کچھ سننا شامل ہوتا ہے۔ مجھے سُننا چاہئے تاکہ مَیں اُس کی مرضی کو سمجھ اور پورا کر سکُوں۔ یہ مسیح کے ساتھ زندگی کا تانا بانا ہے۔ اِس باب میں، مَیں آپ کی دعائیہ زندگی کو بہتر بنانے کے لئے تِین آلات کی بات کروں گا۔

دعائیہ سیر چیزوں کو خُدا کے نقطہ نظر سے دیکھنا سکھاتا ہے۔ یہ اِس صلاحیت میں بڑھنے کا بہترین طریقہ ہے جو مَیں جانتا ہُوں۔ یہ روح القدس کی آواز کو پہچاننے اور یسوع کی حکم کو ماننے پر عمل کرنے کی بھی اجازت دیتا ہے کہ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو (متی ۶:۱۰)۔

دعائیہ سیر کا مطلب ہے چلتے پھرتے دعا کرنا، عام طور پر اُن چیزوں کے متعلق جو آپ چلتے پھرتے دیکھتے ہیں۔ ساتھی کے ساتھ دعائیہ سیر کرنا اچھا ہے۔ یہ آپ کے، دوست کے اور خُداوند کے درمیان تِین طرفہ گفتگو پیدا کرتا ہے۔ اِس طرح آپ کو دوہرا فائدہ حاصل ہو گا — براہ راست خُداوند کی طرف سے سُننا اور یہ بھی سُننا کہ خُداوند دوسرے شخص سے کیسے بول رہا ہے۔ اکثر نتیجے کے طور پر، آپ کی دعائیں ایک دوسرے کی دُعا پر استوار ہوتی ہیں اور اُس سمت کو جاتی ہیں کہ جو ہم اکیلے دعا کرتے ہُوئے سوچتے بھی نہیں ہیں۔

عام طور پر تعین کرنے کے چار طریقے ہیں کہ دعائیہ سیر کے دوران کس کے لئے دعا کرنی ہے:

۱۔ مشاہدہ
۲۔ انکشاف
۳۔ تحقیق
۴۔ کلام مقدس کے حوالہ پر مبنی دعا کرنا

مشاہدہ کا مطلب ہے کہ آپ چلتے پھرے جو دیکھتے ہیں، سنتے ہیں یا سونگھتے ہیں اُس کے متعلق دعا کرنا۔ مثال کے طور پر، اگر آپ رہائشی محلے میں ہیں اور صحن میں ایک ٹرائی سائیکل دیکھتے ہیں، تو اس سے آپ کو اس گھر میں خاندانی زندگی، یا پڑوس کے بچوں کے لیے، یا یہاں تک کہ لوگوں کی نقل و حمل کی ضروریات کے لیے دعا کرنے کا اشارہ ہو سکتا ہے۔

انکشاف سے مراد خُدا آپ کے ذہن میں کچھ ڈالتا ہے — جو کچھ آپ دیکھتے ہیں بظاہر اُس سے کوئی تعلق نہیں۔ بعض اوقات یہ تصویر کی شکل میں بھی ہو سکتا ہے لیکن اکثر یہ محض ایک خیال یا موضوع ہوتا ہے۔

ہم اُن مسائل کے لئے بھی دعا کر سکتے ہیں جن کے بارے ہم نے تحقیق سے سیکھا ہے۔ مثال کے طور پر، شاید آپ نے بے روزگاری، نو عمر حمل یا منشیات استعمال کے مسائل کے بارے میں پڑھا ہو۔ پھر جب آپ پڑوس میں جاتے ہیں آپ اُن مسائل کے لئے دُعا کر سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ منصوبہ بندی اور ارادے کے لئے پہلے تحقیق کی ضرورت ہوتی ہے۔

کلام مقدس کی بنیاد پر دعا کرنے کا منصوبہ پہلے سے بنایا جا سکتا ہے یا دعائیہ سیر کے دوران آپ کو کسی خاص آیت کی طرف لے جایا سکتا ہے۔ ایسا ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے اگر آپ کلام مقدس سے گہرے واقف ہوں۔

عملی لحاظ سے، ہم خُدا کی مرضی اور زمین پر حالات میں فرق تلاش کر رہے ہیں۔ دعائے ربانی میں یسوع نے ہمیں دعا کرنا سکھایا "تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو" (متی ۶:۱۰)۔ چلتے ہُوئے ہم اُن مخصوص علاقوں پر غور کرتے ہیں جہاں خُدا کی مرضی پوری ہو رہی ہے اور خُدا کہہ رہا ہے کہ کہ کرو، اپنے آپ کو اُس کے لئے دستیاب کریں دعا پر اُس کے جواب میں استعمال کر کے۔ جب ہم دعائیہ سیر کرتے ہیں تو ہم خُدا کے ساتھ بات چیت میں مشغول ہوتے ہیں، اُس سے کہتے ہیں کہ ہم پر ظاہر کر کہ جو ہم مشاہدہ کر رہے ہیں وہ اُس کے متعلق کیا سوچتا ہے۔ آپ خُدا سے اُن چیزوں کے متعلق سوال کر سکتے ہیں جو دعائیہ سیر میں دیکھ رہے ہیں اور وہ اُن لوگوں کے ساتھ گفتگو میں اور اُن کے لئے دعا کرنے میں آپ

کی راہنمائی کر سکتا ہے۔ یہ تمام تجربات خُدا کی آواز کو سُننے اور اُس کے نقطہ نظر سے حالات کو دیکھنے کی ہماری صلاحیت کو بڑھاتے ہیں۔

مشق کے ساتھ یہ عادت بن سکتی ہے اور صرف خاص اوقات اور جگہوں پر دعا کرنے کی بجائے ہم دعائیہ زندگی کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں حکم دیتے وقت پولُس کا یہی مطلب تھا کہ "بلاناغہ دعا کرو" (۱۔ تھسلنیکیوں ۱۷:۵)۔ دعائیہ سیر ہمیں دنیا کو اِس طرح دیکھنا سکھاتی ہے جیسے خُدا اِس کو دیکھتا ہے۔ یہ خُدا پرست ہونے کا مرکزی مقام ہے۔

دعا کے ساتھ ہمارا رویہ ایسا ہونا چاہئے جیسا ہوا یا پانی یا کھانے کے ساتھ ہوتا ہے۔ ہم اِس کے بغیر نہیں کر سکتے۔ یسوع یقینی طور پر یہ نظریہ رکھتا تھا۔ اُس نے کہا میرا کھانا یہ ہے کہ باپ کی مرضی کی موافق عمل کروں اور اُس کا کام پورا کروں (یوحنا ۳۴:۴)۔ اُس نے کہا کہ انسان صرف روٹی ہی جیتا نہ رہے گا بلکہ ہر اُس بات سے جو خُدا کے مُنہ سے نکلتی ہے (متی ۴:۴)۔ اگر ہم متواتر نہیں سُن رہے تو ہم ہر لفظ کیسے سُن سکتے ہیں؟ دُعا کوئی اتفاقی عمل نہیں بلکہ زندگی کی کاشت کا مسلسل انداز ہے۔

دعا اُن طریقوں سے ممکن ہے جن کی کوئی اہمیت نہیں۔ یسوع عوام میں دعا کرنے والوں کو تنبیہ کرتا ہے "تاکہ لوگ اُن کو دیکھیں" باپ کے پاس اُس کا کوئی اجر نہیں (متی ۶:۵-۶)۔ دعا کا مقصد عوام میں نمائش کرنا نہیں بلکہ خُدا کے ساتھ ذاتی طور پر باہمی گفتگو ہوتا ہے۔ اگر ہم اُس کی حضوری میں ہونے سے آگاہ ہیں تو اُس کو نظر انداز کرنا مشکل ہے۔ کسی زمینی بادشاہ کے سامنے کھڑے ہونے کا تصور کریں۔ کیا آپ پوری طرح اُسے نظر انداز کریں گے؟ نہیں، آپ جو کچھ بھی کر یا کہہ رہے ہیں اُس کی بابت اُس کے رویئے پر پوری توجہ دیں گے۔ جب ہم خُدا کی حضوری میں ہیں تو بھی ہمیں ایسا ہی کرنا چاہئے (جو ہمیشہ ہوتی ہے)۔ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے اعمال، بول چال اور رویوں کے بارے میں کیا سوچتا ہے۔

اکثر ہم نہیں جانتے کہ کیا دعا کرنی ہے۔ جب مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے، تو مَیں فرض کرتا ہُوں کے خاموش رہ کر سُننا زیادہ بہتر ہے۔ بعض اوقات اِس احساس کا مطلب ہوتا ہے کہ یہ سوال پوچھنے کا وقت ہے۔ اگر ہمیں دعا میں خُدا سے کچھ کہنا ہے تو ہمیں ناقابلِ تصور فائدہ ہے کہ روح القدس ایسی آہیں بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جو بیان سے باہر ہے اور مکمل طور پر سنتا اور سمجھتا ہے (رومیوں ۲۶:۸)۔

اکثر، اِس مصروف ترین دنیا میں، جب ہم دعا کرتے ہیں تو توجہ بر قرار رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ مشغول ہونا آسان ہوتا ہے۔ مَیں ایک اور عملی وسیلے کا ذکر کرنا پسند کرتا ہُوں: پہیہ، ڈِک ایسٹ مین (Dick Eastman) نے ایوری ہوم فار کرائسٹ (Every Home for Christ) میں تیار کِیا تھا۔

(اجازت سے استعمال کیا گیا۔ Dick Eastman, *The Hour that Changes the World*, Grand Rapids, MI: Chosen Books, 2002)۔ یہ دعا میں ایک گھنٹہ گزارنے کا آسان طریقہ ہے۔ اِسے بارہ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، ہر ایک مختلف قسم کی دعا کے لئے (جیسے ذیل میں درج ہے)۔ مقصد یہ ہے کہ ہر حصے کو پانچ منٹ کی دعا کے لئے راہنما کے طور پر استعمال کیا جائے۔ اکٹھے بارہ حصوں کے نتیجے میں دعا کے گھنٹے کے لئے ایک مددگار راہنما ہے۔

دعا کا پہیہ استعمال کرتے ہُوئے ایک گھنٹہ دعا کیسے کریں:

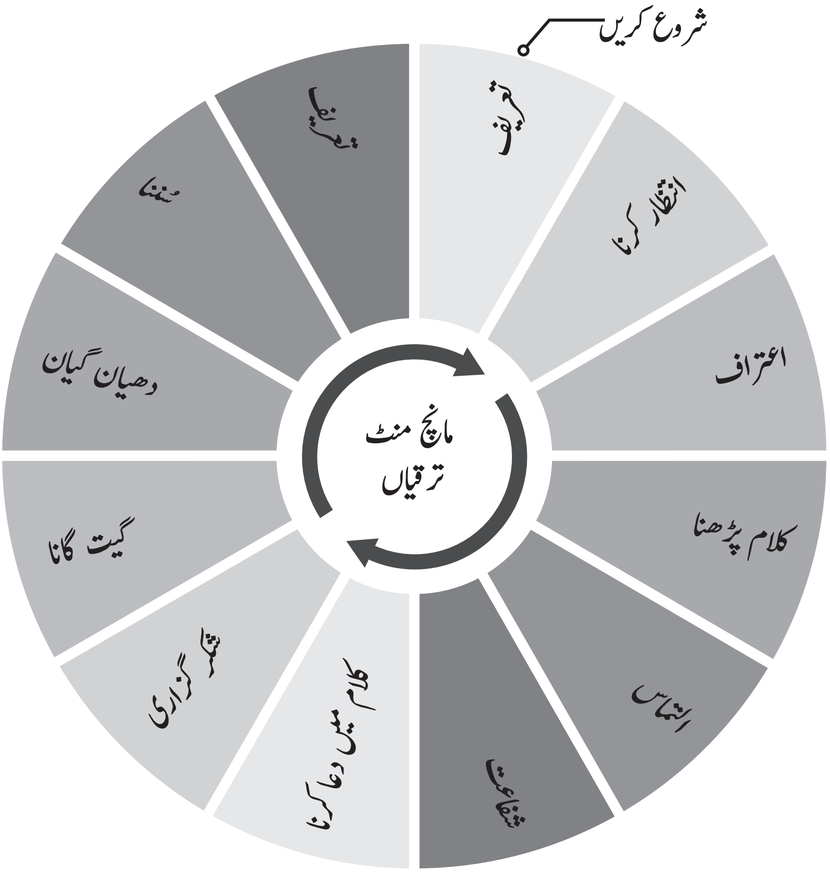

۱۔ **تعریف:** خُداوند کی تعریف کے ساتھ اپنے دعائیہ گھنٹے کا آغاز کریں۔ اُن چیزوں کے لئے اُس کی تعریف کریں جو ابھی آپ کے ذہن میں ہیں۔ ایک خاص کام کے لئے اُس کی تعریف کریں جو اُس نے پچھلے ہفتے آپ کی زندگی میں کی۔ اپنے خاندان کے ساتھ اُس کی بھلائی کے لئے اُس کی تعریف کریں۔ (زبور ۳۴:۱)

۲۔ **انتظار کرنا:** یہ وقت خُداوند کے انتظار میں گزاریں۔ اُس کو موقع دیں کہ آپ کے ساتھ مل کر غور کرے۔ اپنے سامنے آنے والے وقت کے بارے میں سوچیں اور اُن چیزوں کے متعلق سوچیں جو آپ اپنی زندگی میں خُداوند کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں (زبور ۲۷:۱۴)۔

۳۔ **اعتراف:** روح القدس سے کہیں کہ وہ آپ کی زندگی میں وہ چیز آپ پر ظاہر کر دے جو اُس کو ناگوار گزرتی ہے۔ اُس سے کہیں کہ وہ اُن رویوں کی نشاندہی کرے جو غلط ہیں، اور اُن رویوں کی بھی جن کے لئے ابھی تک آپ نے اقرار کی دعا نہیں کی۔ اب خُداوند کے سامنے اقرار کریں اور دعویٰ کریں ۱-یوحنا ۱:۹ تاکہ آپ اپنے سامنے باقی گھنٹے کے لئے پاک صاف ہو جائیں اور پھر کلام کو اُٹھائیں اور پڑھیں (زبور ۵۱:۱-۱۹)۔

۴۔ **دعا کے ساتھ کلام کو پڑھنا:** زبوروں میں، صحائف میں خُدا کے وعدوں کو اور نئے عہد نامہ میں موجود دعا سے متعلقہ حوالہ جات پڑھنے کے وقت گزاریں۔ اپنی ہم آہنگی پر نظر ڈالیں (زبور ۱۱۹:۹۷)۔

۵۔ **گزارش:** یہ دوسروں کے لئے عمومی درخواست ہے، دعائیہ فہرست میں سے، دعائیہ کارڈز میں یا اپنی طرف سے دوسروں کے لئے ذاتی دلچسپی سے دعا کرنا۔ (عبرانیوں ۴:۱۶)

۶۔ **شفاعت:** دوسروں کی طرف سے مخصوص دعا۔ خاص طور پر اُن درخواستوں کے لئے دعا کرنا جن سے آپ واقف ہیں۔ (رومیوں ۱۵:۳۰-۳۳)

۷۔ کلام میں سے دعا: اب کلام مقدس کو لیں اور کلام مقدس میں سے دعا کریں۔ زبور ۱۱۹ کے کچھ حصے اپنے آپ کو دعائیہ اظہار کے لئے خوبصورتی سے پیش کرتے ہیں۔ (زبور ۱۱۹:۳۸-۴۶)

۸۔ **شکر گزاری:** اِن لمحات کو اپنی زندگی کی چیزوں، اپنی کلیسیا کی چیزوں، اپنے اضافی خاندان، اپنے کام اور اپنی برادری کی چیزوں کے لئے شکر گزاری کرتے ہُوئے گزاریں۔ (فلپیوں ۴:۶)

۹۔ **گیت گانا:** گیت کی کتاب پکڑیں اور دعائیہ گیت گائیں، تعریف کا گیت گائیں، روحیں جیتنے یا گواہی دینے کا گیت گائیں۔ اِس کو تعریف کا وقت بننے دیں۔ (زبور ۵۹:۱۷)

۱۰۔ **کلام پر غور کریں:** خُداوند سے کہیں مجھ سے بول۔ کاغذ اور قلم ہاتھ میں رکھیں، اُن تاثرات کو بیان کرنے کے لئے تیار رہیں جو وہ آپ کی زندگی کی بابت بتاتا ہے۔ (زبور ۶۳)

۱۱۔ **سُنیں:** آپ نے جو باتیں کلام میں سے پڑھی ہیں، جن کے لئے دعا کی ہے، جن کے لئے شکر گزاری کی ہے اور جو گیت گائے ہیں اُن کو ضم کرنے میں وقت گزاریں اور دیکھیں کہ خُداوند اُن کو آپ سے بات کرنے کے لئے کیسے جمع کرتا ہے۔ (۱-سموئیل ۳:۹-۱۰)

۱۲۔ **تعریف کے ساتھ اختتام کریں:** اُس وقت کے لئے خُداوند کی تعریف کریں جو آپ نے اُس کے ساتھ گزرا۔ اُس تاثرات کے لئے اُس کی تعریف کریں جو اُس نے آپ کو دیئے۔ اُن دعائیہ درخواستوں کے لئے اُس کی تعریف کریں جو اُس نے آپ کے ذہن میں ڈالیں۔ (زبور ۱۴۵:۱-۱۳)

خاص طور پر ریاستہائے متحدہ امریکہ میں لوگوں کی توجہ کی مدت محدود ہے اور اسی وجہ سے دُعا کرنے کی صلاحیت محدود ہے۔ دعائیہ پہیہ بہت سے لوگوں کے لئے اپنی صلاحیت کو بڑھانے کا ایک موثر طریقہ پیش کرتا ہے۔ اِس سے لوگوں کو اُن دعائیہ زندگی کے لئے زیادہ متوازن انداز اختیار کرنے میں بھی مدد ملتی ہے —خاص طور پر زیادہ سُننے کے حوالے سے، جو خُداوند کی پیروی کا ایک اہم پہلو ہے۔

ایک اضافی دعا کی مشق جو مجھے حیرت انگیز طور پر نتیجہ خیز موثر معلوم ہُوئی وہ اپنے دشمنوں کے لئے دعا کرنا ہے۔ ہم سب جانتے ہیں کہ خُدا کی باشاہی کا ایک حصّہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھنا اور اپنے ستانے والوں کے لئے دُعا کرنا ہے۔ میری زندگی میں لوگوں نے تین بار مجھ پر ایسے طریقوں سے ظلم کِیا جس نے میری زندگی کو متاثر کِیا۔ خوش قسمتی سے، مَیں پیچھے ماضی میں دیکھ کر واضح طور پر سمجھ سکتا ہُوں کہ کس طرح خُداوند نے اُن سب کو میری بھلائی کے لئے استعمال کِیا۔ اِس زندگی میں ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔ ایسے بہت سے تکلیف دہ واقعات کو صحیح طور پر صرف ابدیت ہی میں سمجھا جاسکتا ہے۔

کسی بھی صورت میں، مَیں اُن تینوں کے لئے روزانہ دعا کرنے کو اپنا معمول بنالیتا ہُوں۔ روزنامچہ کے اپنے اندراج کے لئے اپنے "اِطلاق" سے متعلق طریقے سے دعا کرتا ہُوں۔ SOAPS مَیں اُس دِن کے توشیحی۔ (اتفاقیہ طور پر، مَیں بہت سے اُن لوگوں کے لئے بھی ایسا کرتا ہُوں جو میری روزانہ دعائیہ فہرست میں شامل ہوتے ہیں)۔ مثال کے طور پر، مَیں نے حال ہی میں لوقا ۲۱:۳۴-۳۶ کو پڑھا، جہاں یسوع فرماتا ہے،

> پس خبر دار رہو، ایسا نہ ہو کہ تُمہارے دل خمار اور نشہ بازی اور اِس زندگی کی فکروں سے سُست ہو جائیں اور وہ دن تُم پر پھندے کی طرح ناگہاں آپڑے۔ کیونکہ جتنے لوگ تمام رُوی زمین پر موجود ہوں گے اُن سب پر وہ اُسی طرح آپڑے گا۔ پر ہر وقت جاگتے اور دعا کرتے رہو تا کہ تُم کو اِن سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدُور ہو۔

عام اطلاق یہ تھا کہ ہمیں ہر اُس چیز سے اجتناب کرنا چاہئے جو مسیح کی واپسی کی بابت خبر دار رہنے سے کمزور یا سُست کرتی ہے یا اُن مشکلات کے لئے تیار رہنے سے روکتی ہے جو اُس کی واپسی سے پہلے آئیں گی۔ ہمیں اُن مشکلات کو برداشت کرنے کی طاقت کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ جب مَیں اپنی فہرست میں موجود لوگوں کے لئے دعا کرتا تھا اور خداوند سے پوچھتا تھا کہ اِس درخواست کے کون سے خاص پہلو ہر فرد کے لئے متعلقہ اور مددگار ہوں گے۔ پھر مَیں اُن کے لئے دعا کرتا تھا۔

اکثر اُس دِن کی درخواست کے بارے میں اُن تینوں "دشمنوں" کے لئے میری روزانہ کی دعائیں مجھے درخواست کی باریکیوں کے کے بارے میں اضافی بصیرت فراہم کرتی ہیں جس کو مَیں صرف اپنے لئے یا اپنے قریبی لوگوں کے واسطے دعا کرتے ہُوئے محسوس نہیں کِیا تھا۔ یہ دعائیں مجھے، پارسائی، بدعنوانی، ترغیب اور آزمائش کی بابت آگاہی دیتی ہیں جو مجھے دوسری صورت میں کبھی حاصل نہ ہوتی۔ مَیں مسلسل حیران ہُوں کہ ان سادہ عادت نے مجھ پر کیا اثر ڈالا ہے۔ مَیں نے اِس سے گہری برکت پائی ہے۔ یہ مجھے اُن لوگوں کو بہتر سمجھنے اور پیار کرنے میں بھی مدد دیتی ہے جن کے لئے مَیں دعا کر رہا ہُوں۔

دعا سُنن اور اتحاد کے موضوعات کو یک جاہ کرتی ہے۔ دعا کا مقصد اجتماعی نوعیت کے ساتھ انفرادی بھی ہے۔ دعائے ربانی میں، متی ۶:۹-۱۳، صیغہ جمع میں ہے۔ "اَے ہمارے باپ!۔۔۔ ہماری روز کی روٹی۔۔۔ ہمارے قرض ہمیں معاف کر۔۔۔ ہمیں آزمائش میں نہ۔۔۔ بلکہ برائی سے بچا"۔ خطوط میں بھی دعا کی ہدایات صیغہ جمع میں ہیں۔

یوحنا کے محبت پر زور کی بنیاد پر، سُننا اور اتحاد، یہ کوئی عجیب بات نہیں کہ وہ اپنی معروف دُعا کا وعدہ صیغہ جمع میں کرتا ہے جو ۱-یوحنا ۵:۱۴-۱۵ میں ہے:

> اور ہمیں جو اُس کے سامنے دلیری ہے اُس کا سبب یہ ہے کہ اگر اُس کی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے، اور جب ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہماری سنتا ہے تو یہ بھی جانتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے اُس سے مانگا ہے سو پایا ہے۔

اِس کا مطلب ہے کہ ہمیں ایک دوسرے ساتھ دعا کرنے میں وقت دینا چاہئے۔ اِس کا یہ مطلب بھی ہے کہ ہم ایک دوسرے کے واسطے اور ایک دوسرے کے ساتھ دعا کریں۔ اِس طرح دعا کرنے کی ایک خاص اہمیت ہے۔ ہم اِس کی ایک مثال دیکھتے ہیں متی ۱۸:۱۹-۲۰ میں، جہاں یسوع نے فرمایا "پھر مَیں تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر تُم میں سے دو شخص زمین پر کسی بات کے لئے جسے وہ چاہتے ہوں اتفاق کریں تو وہ میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے اُن کے لئے ہو جائے گی۔ کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں وہاں مَیں اُن کے بیچ میں ہُوں۔"

وہ معاملات جن میں ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی دعاؤں میں خُدا کی مرضی پر زیادہ اعتماد کر سکتے ہیں وہ ہیں جو خُدا کے جلال اور عظمت کو ظاہر کرنے اور اُس کی بادشاہی کو فروغ دینے پر براہ راست اثر ڈالتے ہیں۔ یہ خُدا کا ایک بڑا مقصد ہے۔ موسیٰ (گنتی ۱۴:۱۱-۱۹)، دانی ایل (دانی ایل ۹:۱-۱۹)، اور دیگر وفادار مقدسین دعا کے اِس پہلو کو سمجھتے تھے۔ ہم بھی اِس کو اپنی دعاؤں کی بنیادی سمت بنا کر اچھا کریں گے۔

دعامیں یہ ایک اہم خیال ہے۔ خُدااپنے مقاصد کے مطابق کام کرے گا۔ یوحنااِس کو ۱-یوحنا ۵: ۱۴-۱۵ میں واضح کرتا ہے جیسے اُوپر حوالہ دِیا گیا ہے : اگر ہم اُس کی مرضی کے مطابق دعا کریں ہم جو مانگ رہے ہیں اُس کے متعلق اعتماد رکھ سکتے ہیں۔ ہم خُداوند کی مرضی، کردار اور راہوں کو جتنا سمجھیں گے اُتنا ہی اعتماد اور طاقت کے ساتھ ہم دعا کر سکتے ہیں۔

دعا

اَے خُداوند مجھے معاف کر دے۔ میری دعا کی کمی میرے ایمان کی کمی کہ وجہ سے ہے۔ مَیں زیادہ دعا نہیں کرتا کیونکہ درحقیقت مَیں یقین نہیں رکھتا کہ مَیں تیرے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔ دراصل مجھے یقین ہی ہیں کہ تُو سنتا اور فکر کرتا اور جواب دیتا ہے۔ مجھے معاف کر دے۔ مجھے سکھا کہ مَیں بلاناغہ دعا کرتے ہُوئے زندگی گزاروں۔ مجھے سکھا کہ مَیں مسلسل تیری آواز کو سُنوں اور جو کچھ میرے آس پاس ہو رہا ہے اُس پر تیر انقطہ نظر تلاش کروں۔ میری مدد کر کہ مَیں خلفشار سے لڑوں اور تو کو تکتا رہُوں۔ مجھے دعا کرنا سکھا۔

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھِر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا ماضی کے کوئی وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہو تو، جائزہ لی گئی تکمیل کی تاریخوں کو ترتیب دے لیں۔

۱۔ کیا مجھے دعائیہ سیر کرنے، دعائیہ پہلے پر عمل کرے اور اپنے دشمنوں کے لئے دعا کرنے سے کچھ فائدہ ہو گا ؟ مَیں اُن سرگرمیوں کو اپنے معمولات میں کیسے شامل کروں گا ؟

۲۔ اِس باب کے جواب میں خُدا مجھ سے کون سے خاص اعمال کروانا چاہتا ہے؟ (اپنے روزنامچہ میں اُن کو درج کریں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دیں)۔

۳۔ مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اشتراک کروں؟ (کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اُن وعدوں پر عمل کرنے کے قابل بنائے، اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کرے جن کے ساتھ آپ بصیرت کا اشتراک کرنا چاہتے ہیں۔

۱۷ شاگردوں کو تربیت دیں تاکہ آگے شاگرد بنائیں

ہمیں تربیت کے چکر کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے
تاکہ جان بوجھ کر شاگرد بنانے کے لئے کام کِیا جاسکے۔

اور جو باتیں تُو نے بہت سے گواہوں کے سامنے مجھ سے سُنی ہیں اُن کو ایسے دیانت دار آدمیوں کے سپرد کر جو اوروں کو بھی سکھانے کے قابل ہوں۔

—۲- تیمتھیس ۲:۲

مسیح کے پیروکار ہونے کا مطلب ہے کہ اُس کے پیروکار بنائے جائیں۔ متی کی انجیل یسوع کی اپنی شاگردوں کو آخری ہدایات کے ساتھ ختم ہوتی جس کو ہم ارشادِ اعظم کے نام سے جانتے ہیں (متی ۱۸:۲۸-۲۰)۔ اُس نے اُن سے کہا "آسمان اور زمین کا کُل اختیار مجھے دِیا گیا ہے"۔ پس تُم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا مَیں نے تُم کو حکم دِیا اور دیکھو مَیں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہُوں"۔

ایک لحاظ سے ارشادِ اعظم یسوع کا خلاصہ حکم ہے۔ بنیادی فعل، لازمی فعل ہے "شاگرد بناؤ"۔ دوسرے فعل (جاؤ، بپتسمہ دو، تعلیم دو) دراصل یونانی میں شامل ہونے کے لئے ہیں، اور بیان کرے ہی کہ ہمیں کیسے شاگرد بنانا ہے۔ اُن میں سے ایک بیان ہے "تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا مَیں نے تُم کو حکم دِیا ہے"۔ لہٰذا ہم اُن کو یسوع کے حکموں پر عمل کرنے کی تعلیم دے کر شاگرد بناتے ہیں۔ شاگرد بنانے کے عمل کے نتیجے میں ایسے شاگرد ہونے چاہئیں جو یسوع کے حکموں پر عمل کریں۔ اور بلاشبہ یسوع

کے حکموں میں سے ایک ہے کہ شاگرد بناؤ۔ لٰہذا فرمانبردار شاگرد کی تعریف یہ کہ وہ شاگرد بنانے والا شاگرد ہو۔

ہم موثر طریقے سے یہ کیسے کرسکتے ہیں؟ ہم ایسے شاگرد کیسے بناسکتے ہیں جو یسوع کے حکموں پر عمل کریں جن میں اُس کا شاگرد بنانے کا حکم شامل ہے۔ ہم یہ کیسے یقینی بناسکتے ہیں کہ ہم یسوع کے تمام حکموں پر عمل کرنا سیکھ رہے ہیں اور وہی دوسرے شاگردوں کو سکھا رہے ہیں جو بدلے میں آگے اوروں کو شاگرد بنائیں گے؟ ہم یہ کیسے کرسکتے ہیں کہ ایک روحانی نسل سے اگلی روحانی نسل تک سلسلہ جاری رہے؟

اِس کو پورا کرنے کے لئے ایم اے ڈبلیو ایل ایک مددگار نمونہ ہے۔ ایم اے ڈبلیو ایل ایک توسیع مخفف ہے جو تربیتی چکر کے چار مراحل کو بیان کرتا ہے: ایم اماڈل (Model)، اے اسِسٹ (assist)، ڈبلیو ۲ واچ (watch)، ایل (leave) جاؤ۔

آیئے ایک مثال دیکھتے ہیں: کسی کو سائیکل چلانے کی تربیت دینا۔ نمونہ پیش کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا لیکن یہ لازمی ہے۔ نمونہ پیش کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا لیکن یہ لازمی ہے۔ سائیکل چلانا سیکھنے سے پہلے لوگوں کو کسی اور کو سائیکل چلاتے دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نمونہ کا کام اُس کا تصور پیدا کرنا ہے جو سکھایا جارہاہے۔ نمونہ پیش کرنے میں تربیت دینے والا ہنر کا مظاہرہ کرتا ہے اور سیکھنے والا دیکھتا ہے۔ نمونہ پیش کرنے میں تربیت دینے والا ہنر کا مظاہرہ کرتا ہے اور سیکھنے والا دیکھتا ہے۔

"مدد (assist)" کا مرحلہ تھوڑا طویل ہوتا ہے۔ یہاں سیکھنے والا سائیکل پر سوار ہے لیکن سکھانے والا مدد کے لئے —شاید ایک ہاتھ سے ہینڈل کو پکڑ کر ساتھ ساتھ چل رہا ہے اور دوسرا گدی پر بیٹھا ہے۔ یہ مرحلہ نسبتاً مختصر ہو سکتا ہے، سیکھنے والے کو بنیادی سمجھ دیتے ہُوئے کہ سوار ہونا کیسا لگتا ہے۔ ہم زیادہ دیر تک مدد کرنا نہیں چاہتے، ایسا نہ ہو کہ ہم انحصار کا نمونہ بنا ڈالیں۔

"واچ (دیکھنے)" کا مرحلہ کالمبا ہوتا ہے۔ سیکھنے والا اب خود مختاری پیدا کر رہا ہے جب سکھانے والا سواری کی کچھ اضافی مہارتیں اور نکات متعارف کرواتا ہے: سائیکل پر سوار کیسے ہونا ہے، سائیکل کو حرکت میں کیسے لانا ہے، رکاوٹوں اور موڑوں پر کیسے چلنا ہے، رُکنا کیسے ہے، چڑھائی اور اُترائی پر کیسے جانا ہے، کہاں اور کب سواری کرنا محفوظ ہے، ٹریفک کے قوانین کا احترام کیسے کرنا ہے اور ٹریفک کے نمونے پر کیسے چلنا ہے۔ وغیرہ۔

جب سیکھنے والا بنیادی باتوں میں مہارت حاصل کر لیتا ہے تو سکھانے والا جا سکتا ہے۔ نیا تربیت یافتہ سائیکل سوار آزادانہ طور پر سائیکل کی سواری کر سکتا ہے اور دوسروں کو بھی سائیکل چلانے کی تربیت شروع کر سکتا ہے۔

ہم تربیتی چکر کے چار مراحل کو ترقی کی سطح کے طور پر بیان کر سکتے ہیں۔ پہلے مرحلے میں لوگوں کو ماڈل کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے مرحلے میں اُن کو معاونت اور راہنمائی کرنے والے ہاتھوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ تیسرے مرحلے میں سیکھنے والے کو اپنے اطلاق یا سمجھ میں مزید صفائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ چوتھے مرحلے کا مطلب ہے کہ وہ بنیادی باتیں سیکھ چکے ہیں اور دوسروں کو سکھانے کے قابل ہیں۔

بے شک، لوگ اپنے ہر کام میں ترقی کی ایک جیسی سطح پر نہیں ہوتے — مہارت کے لحاظ سے اُن کی سطح مختلف ہوتی ہے۔ مَیں جین کی سپلائی میں لیول ۱، یاڈیلنگ میں لیول ۲، یارمونیم بجانے میں لیول ۳ اور سکوبا ڈائیور میں لیول ۴ پر ہُوں، کیونکہ مَیں دوسروں کو تربیت دینے کے لئے پیشہ ورانہ طور پر سند یافتہ ہُوں۔

عام طور پر لوگ اُس شخص کو سکھا سکتے ہیں جو اُس کام میں اُن سے کم از کم ایک درجہ نیچے ہو۔ کیونکہ ہنر سکھانا اُس ہنر کو بہتر طور پر سیکھنے کا ایک بہترین طریقہ ہے، ہم لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ جُونہی وہ لیول ۲ پر پہنچتے ہیں تو فوراً سکھانے کی مشق شروع کر دیں۔

تربیتی چکر کے ذریعے کسی کو سکھانے میں سکھانے والے کی طرف سے لچک کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیول ۱ پر، لوگوں کو واضح ہدایت کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیول ۲ پر اُن کو واضح ہدایت جمع حوصلہ افزائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیول ۳ پر اُن کو حوصلہ افزائی کی لیکن ہدایت کی بہت کم ضرورت ہوتی ہے۔ خصوصاً اُن کی حوصلہ افزائی کی جانے چاہئے کہ وہ اپنی مزید ترقی کے موضوعات اور رفتار کے حوالے سے پہل کریں۔ لیول ۴ پر لوگوں کو دوسرے ساتھیوں کی رفاقت سے زیادہ اور چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

تربیت دینے والے کرداروں کی مُدت مختلف ہوتی ہے: نمونہ پیش کرنا بہت مختصر، مدد کرنا نسبتاً مختصر، اور غور سے دیکھنے کو کافی طویل ہونا چاہئے۔ پہلے دو مرحلے آمنے سامنے ہوتے ہیں اور زیادہ معاملات میں شدید ہوتے ہیں۔ دیکھنے کے مرحلے کو اکثر دُور سے منظم کیا جا سکتا ہے خصوصاً آج کے برقیمو اصلاتی ذرائع کے ساتھ اور یہ فطرت میں زیادہ وقتی ہوتا ہے۔

بالآخر، اگر مَیں متعلقہ تصورات اور مہارتوں میں ایک حد تک راہنمائی کر رہا ہُوں تو پھر مَیں ایک کوچنگ چیک لسٹ استعمال کرتا ہُوں۔ ایک بار مجھے یقین ہو جائے کہ سیکھنے والا تمام مہارتوں میں لیول ۳ تک پہنچ گیا ہے تو مَیں چیک لسٹ سیکھنے والے کو دے دیتا ہُوں تب وہ ہر لیول پر خُود اپنی درجہ بندی کرتا ہے۔ اِس سے

مجھے یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے کہ سیکھنے والا تربیت کرنے کے باقی عمل کی ذمہ داری سنبھالنے کے لئے تیار ہے اور اِس سے تصدیق ہوتی ہے کہ ہم اِس بات پر متفق ہیں ک کتنی پیش رفت ہُوئی ہے۔

تربیتی چیک لسٹ کے لئے درج ذیل چارٹ دیکھیں جو مَیں اپنے شاگردوں میں استعمال کرتا ہُوں۔ بائیں کالم میں مخصوص عنوانات سے پریشان نہ ہوں۔ وہ محض مثالی ہیں اور آپ کے ذاتی نقطہ نظر کے مطابق ڈھالے جاسکتے ہیں۔

تربیتچیک لسٹ

	نمونہ	**مدد**	**دیکھنا**	**جانے دین**
	بے خبر نئی معلومات کے ساتھ تربیت کریں اور سمجھ کو یقینی بنائیں۔	غیر ہُنر مند رُکیں اور اُن کے ساتھ رہیں جب تک اُن کو بنیادی معلومات حاصل نہ ہو جائے۔	قابل مسلسل قابلیت پر نگاہ رکھیں۔	ہُنر مند اِن کو چھوڑیں اور آگے بڑھیں ترقی کے لئے دوسروں کو تلاش کریں۔
	سرپرست کا کردار			
	سرپرست ہدایات اور معلومات فراہم کرتا ہے	سرپرست ہدایات اور مدد فراہم کرتا ہے	سرپرست مدد اور حوصلہ افزائی کرتا ہے	سرپرست خبر گیری کرتا ہے
	منصوبے کیسے بنائے جاتے ہیں			
تربیتی آلات	سرپرست فیصلہ کرتا ہے	سیکھنے والا سرپرست کے فیصلے پر تبادلہ خیال کرتا ہے	سرپرست سیکھنے والے فیصلے پر تبادلہ خیال کرتا ہے	سیکھنے والا فیصلہ کرتا ہے
بطخ کے چوزی کی شاگردیت				
اپنی کہانی بیان کریں (گواہی)				
تعلقات کی خدمت گزاری—فہرست ۱۰۰ کی				
رفتار				
بلاترتیب خدمت				
۳/۳ جماعت کی تشکیل				
سادہ کلیسیاء—خُدا سے / دوسروں سے محبت رکھو، شاگرد بناؤ				
دو کلیسیاؤں کا حصہ ہونا				
تربیتی چکر				
احتسابی جماعتیں				
خود کفیل: - ہر روز کلام پڑھنا (حکم مانیں) - دعا—بولیں اور سُنیں (دعائیہ چکر) -بدن کی زندگی—رفاقت (ایک دوسرے کی) - ایذا رسانی اور مصیبت				
یہ دیکھنے کی آنکھیں کہ بادشاہی کہاں نہیں ہے۔				
سلامتی کے فرزند کو تلاش کرنا (متی ۱۰ لوقا ۱۰)				
دعائیہ سیر				
ایک کلیسیاء بننا: - رفاقت (مل کر کھانا) - حمد و ثنا - بائبل (حکم مانو، تربیت دو) - لوگوں کے یسوع کے متعلق بتانا (بیان کرنا) - بپتسمہ				

ایسے حالات میں جہاں مہارتوں اور تصورات کا جھرمٹ پیچیدہ ہو، اِس طرح کی ایک ورک شیٹ یقینی بنانے میں مدد دیتی ہے کہ صلاحیتوں کے پورے سیٹ کو منتقل کیا جاتا ہے اور یہ کہ آنے والی نسلوں کی مہارتیں اور صلاحتیں برابر رہیں گی۔ اگر آپ کئی لوگوں کی راہنمائی کر رہے ہیں تب بھی یہ آپ کو یاد رکھنے میں مدد دیتا ہے کہ آپ کے پاس کیا ہے اور ہر ایک ساتھ کیا نہیں کیا۔

ایک بار ایک شخص تمام متعلقہ مہارتوں میں لیول ۴ حاصل کر لیتا ہے تو پھر سرپرستی کا رشتہ ختم ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ ہم مرتبہ رشتہ شروع ہو جاتا ہے۔ تربیتی چکر میں مہارت حاصل کرنا ہمیشہ آخری چیز ہوتی ہے جس پر ایک شخص ترقی کا لیول ۴ حاصل کرتا ہے۔ "گریجویٹ" ہونے کے لئے لوگوں کے پیداواری کی چوتھی نسل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اُنہوں نے تب ہی سکھانے والے ہونے کے اپنے کردار کی صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔ اُنہیں ضرورت ہے کہ پشت ۱ کو تب چھوڑیں جب پشت ۱، پشت ۲ کو دیکھ رہی ہو۔ جب کہ پشت ۲ پشت ۳ کی معاونت کر رہی ہو اور پشت ۳ پشت ۴ کے لئے نمونہ پیش کر رہی ہو۔ اِس میں کچھ وقت لگتا ہے، خاص مہارتوں اور تصورات کے پیچیدہ جھرمٹ کے ساتھ۔ زیادہ تر لوگ پہلی بار اچھی طرح سے نہیں کرتے اور تربیت کو چاروں نسلوں کے ذریعے موثر طریقے سے سرانجام دِیا جانا چاہئے۔

تربیتی چکر کو نافذ کرنا نہ صرف شاگرد بنانے میں ایک اہم ہنر ہے بلکہ کسی بھی تربیت یا لیس کرنے میں بھی جو ہم اُمید کرتے ہیں کہ متعدد نسلوں میں پیداواری کرے گا۔ اِس اچھی طرح کرنے کے لئے نظم وضبط کی ضرورت ہے۔ اگر آپ کسی شخص کی تربیت کر رہے ہیں اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ قائل نہیں اور عمل کے ساتھ وفادار نہیں ہے تو آپ کو اُس شخص پر زیادہ وقت خرچ نہیں کرنا چاہئے۔ اِس کی بجائے اُن لوگوں پر خرچ کریں جو آپ کی دی تعلیم کو لاگو کرنے اور دوسروں تک منتقل کرنے میں وفادار ہیں۔ چند لوگوں میں ایسی گہرائی سے سرمایہ کریں کہ وہ بھی دوسروں کے ساتھ ایسا کریں۔ اِس طریقے سے حاصل ہونے والا پھل چند نسلوں میں کثرت سے حاصل ہو گا۔

میری پُرزور تجویز ہے کہ آپ آن لائی زُوم ٹرینگ کریں تاکہ آپ کو میرے متعارف کرائے گئے تربیتی چکر اور دیگر آلات میں تجربہ حاصل ہو۔ Zúme یونانی میں۔ کا مطلب ہے خمیر۔ متی ۱۳:۳۳ میں یسوع نے کہا، "آسمان کی بادشاہی اُس خمیر کی مانند ہے جسے کسی عورت نے لے کر تین پیمانہ آٹے میں ملا دِیا اور وہ وہوتے ہوتے سب خمیر ہو گیا"۔ یہ واضح کرتا ہے کہ کس طرح عام لوگ، عام وسائل کا استعمال کرتے ہُوئے خُدا کی بادشاہی پر غیر معمولی اثر ڈال سکتے ہیں۔

فری آن لائن تعارفت تربیت ہے کہ شاگردوں اور کلیسیاؤں کو کس طرح فروغ دِیا جائے۔ Zúme پر مل سکتی ہے۔ zumeproject.com یہ اِس کا چالیس زبانوں میں ترجمہ ہو رہا ہے تاکہ اِس کو دنیا کے زیادہ تر

حصوں میں استعمال کِیا جا سکے۔ Zúme میں شرکت کرنے سے، آپ کو ایک ایسے کوچ تک رسائی حاصل ہو گی جو آپ کی سیکھی ہوئی چیزوں کو لاگو کرنے کے عمل میں آپ کی رہنمائی کر سکتا ہے اور آپ کے کسی بھی سوال کا جواب دے سکتا ہے۔

ایک بار آپ نے اِن نمونوں کی مشق شروع کر لی تو آپ ۱۴:۲۴ (2414now.net) کا حصہ بننا چاہیں گے۔ یہ ایک اتحاد ہے جس کا نام متی ۱۴:۲۴ سے لِیا گیا ہے: "اور بادشاہی کی اِس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہو گی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو تب خاتمہ ہو گا۔" ۱۴:۲۴ پر کام کرنے والے ایک ساتھ بندھے ہُوئے ہیں اور باہمی تعاون سے کام کر رہے ہیں اِس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ ۲۰۲۵ کے آخر تک عالمی سطح پر ہر جگہ اور ہر گروپ کے درمیان شاگرد سازی کے متعدد طریقوں کو نافذ کِیا جائے۔ جب آپ اپنے شاگرد سازی کے سفر میں آگے بڑھتے ہیں تو ۱۴:۲۴ نیٹ ورک جدید تربیت اور رہنمائی حاصل کرنے کے لئے اچھی جگہ ہے۔

آخر میں، کیونکہ یہ شاگرد بنانے کا ایک لازمی حصہ ہے، اِس بات پر تفصیلی غور کرنا مفید ہے کہ مسیح نے جو احکامات دیئے وہ سب کیا ہیں۔ مَیں آپ کو تجویز دُوں گا کہ "مسیح کے احکام" بلاگ سیریز کو پڑھیں جو مفت ڈاؤن لوڈ کے لئے پر دستیاب ہے obeygc2.com۔ یہ زندگی کے بہت سے مخصوص عملی شعبوں کا احاطہ کرتا ہے۔ اُن مخصوص احکام کی روشنی میں اپنی زندگیوں کا جائزہ لینا ایک مددگار عمل ہے۔

دعا

اَے آسمانی باپ! تُو نے مجھے شاگرد بنانے کا کام بخشا ہے جو تیرے حکموں پر عمل کریں اور آگے اوروں کو بھی شاگرد بنائیں۔ اِس کام کو اچھی طرح کرنے میں میری مدد کر مجھے وفادار لوگوں کے پاس لے جا۔ اُن کو تربیت دینے میں میری مدد کر جیسے یسوع نے بارہ کو تربیت دی۔ مجھے صبر عطا کر لیکن بہت زیادہ صبر نہیں کیونکہ مَیں تحمل کے ساتھ مقدس عدم تحمل کو برقرار رکھنا چاہتا ہُوں۔ مجھے وفاداری، قربانی اور نظم وضبط عطا فرما۔ مجھے سکھا کہ اُن کو سکھاؤں کہ وہ دوسروں کو سکھائیں۔ تیری بادشاہی کی وسعت کے لئے اور تیرے جلال کی حمد کے لئے!

سوالات

مندرجہ ذیل سوالات کو پڑھیں، پھر دُعا کریں اور خُدا سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتا ہے کہ آپ سیکھیں اور کریں۔ خاموشی سے سُنیں۔

اپنے روزنامچہ کا جائزہ لیں۔ کیا ماضی کے کوئی وعدے ہیں جو آپ نے پورے نہیں کئے؟ اگر ضرورت ہو تو، جائزہ لی گئی تکمیل کی تاریخوں کو ترتیب دے لیں۔

۱۔ کیا مَیں دانستہ طور پر شاگرد بنا رہا ہُوں؟ اگر نہیں تو، مجھے یہ کام کس سے شروع کرنا چاہئے؟ اگر بنا رہا ہُوں تو تربیتی چکر کے کِن پہلوؤں میں مَیں زیادہ کمی کا شکار ہُوں؟ مَیں اِس مرحلے میں کس طرح بہتری لا سکتا ہُوں؟

۲۔ اِس باب کے جواب میں خُدا مجھ سے کون سے خاص اعمال کروانا چاہتا ہے؟ (اپنے روزنامچہ میں اُن کو درج کریں اور اپنے کیلنڈر میں ترتیب دیں)۔

۳۔ مَیں نے جو کچھ سیکھا ہے خُدا کس کے ساتھ چاہتا ہے کہ مَیں اشتراک کروں؟ (کم از کم ایک نام لکھیں)۔

خُداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اُن وعدوں پر عمل کرنے کے قابل بنائے، اُن لوگوں کے دلوں کو تیار کرے جن کے ساتھ آپ بصیرت کا اشتراک کرنا چاہتے ہیں۔

اضافی وسائل

ویب سائٹ

zumeproject.com—زُوم ایک مفت تعارفی آن لائن تربیت ہے جو شاگردوں اور سادہ کلیسیاؤں کو بڑھانے کے لئے ہے۔ چھوٹی جماعت کا نمونہ ویڈیو منی کوچنگ فراہم کی گئی۔ اور zume.training متعدد زبانوں میں دستیاب ہے۔ ویب سائٹس جلد آنے والی ہیں: zume.vision۔

metacamp.org—ڈیویل الاباما میں ہمارے مشنز اور شاگرد سازی کے تربیتی مرکز کے لئے ویب سائٹ۔ میرا بلاگ اِس ویب سائٹ پر ہے۔ مناسب موقع کے لئے تربیتی کیلنڈر چیک کریں یا اپنے علاقے میں تربیتی پروگرام کے لئے درخواست دیں۔

2414now.net—مشق کرنے والے لوگ جو دنیا کے ہر حصے میں شاگرد سازی کے متعدد طریقوں کو استعمال کرتے ہیں اور ۲۰۲۵ سے لوگوں کی ہر جماعت کے ساتھ اتحاد۔

multiplyingdisciples.learnnn.com—شاگرد بنانے کی تربیت کے کچھ اضافی موضوعات۔ ویڈیوز میں ڈیزائن اعلیٰ معیار کا نہیں لیکن مواد مددگار ہے۔

obeygc2.com—میری ذاتی ویب سائٹ۔ اِس کتاب اور دیگر ڈاؤن لوڈز کے لئے معلومات یہاں دستیاب ہیں۔ آپ اِس ویب سائٹ پر ای بُک اور آڈیو بُک کے مفت ورژن کے لئے مفت کوپن حاصل کر سکتے ہیں۔

ڈاؤن لوڈز

مسیح میں مخلوق سے نئی مخلوق تک

(https://www.youtube.com/watch?v=dvIvArV_Zf0) کو ایک آؤٹ ریچ طریقے کے طور پر فروغ دیتا ہے۔ Zúme بنی نوع انسان کی تاریخ بتاتا ہے اور۔

مصنفین گواہی (https://zume.life/testimony-1/) اِس کتاب کے کچھ مسائل کے بارے میں۔

برکت والا کتابچہ---(https://zume.life/wp-content/uploads/2019/02/Blessing-booklet.pdf) یہ وہ سلسلہ ہے جسے ہم نے اپنے بچوں کے ساتھ خُدا پرست زندگی گزارنے میں اُن کی مدد کے لئے استعمال کِیا ہے۔(MB 31.9)

قدرتی زبور(https://zume.life/wp-content/uploads/2019/02/Scenic-Psalms-2-page-view.pdf---یہ زبور کی کچھ آیات کی تصویری نمائندگی ہے۔ اُسے صحیح طریقے سے دیکھنے کے لئے ایڈاب ریڈر (Adobe Reader) میں منتخبکریں (24.3 MB) "ویو" "پھر" پیج ڈسپلے"، پھر "ٹُواَپ"۔ یہ خالصتاً لطف اور حوصلہ افزائی کے لئے ہے۔

مزید شاگرد (ایمازون پر پایا) اِس فہرست میں واحد وسیلہ ہے جو مفت نیں ہے۔ ڈاؤگ لوقس کی لکھی یہ کتاب، کتاب کے تیسرے حصے میں مذکور آلات کی مزید تفصیل میں جاتا ہے۔ بھی ہے (moredisciples.com ایک متعلقہ ویب سائٹ)۔ پراجیکیٹ میں جاتی ہے۔ Zúme تمام فروخت کی آمدنی۔

مصنف کے بارے میں

ڈاکٹر کرٹس ساجنٹ نے نے چین میں غیر رسائی یافتہ لوگوں کی جماعتوں کے درمیان کلیسیاء قائم کرنے والے بنیادی مشنری کے طور پر انٹرنیشنل مشن بورڈ (آئی بی ایم) کے ساتھ خدمات سرانجام دی ہیں۔ جب تیزی سے بڑھنے والی کلیسیاؤں کا کام شروع ہُوا تو اب وہاں اُس کی ضرورت تھی، کرٹس نے دوسروں کو اِس قسم کی خدمت کرنے کی تربیت دینے والی خدمت میں منتقل کِیا۔ اِس کردار میں اُس نے بڑی تعداد میں قوموں، فرقوں اور ایجنسیوں کے سینکڑوں لوگوں کو تربیت دی جنہوں نے اجتماعی طور پر تحریکوں کو متحرک کیا اور اُنہوں نے لاکھوں گھریلو کلیسیائیں قائم کِیں۔

چند سال بعد، کرٹس نے بطور اُستاد اور مشیر، چین کی بڑی گھریلو کلیسیائی نیٹ ورک کے ساتھ مل کر کام کرنا شروع کِیا۔ بعد میں اُس نے عالمی حکمت عملی کے لئے آئی بی ایم کے نائب صدر کے طور پر خدمت کی جہاں اُس نے تحقیقی شعبہ کی نگرانی کرتے ہُوئے تربیتی کردار کو پورا کِیا۔

وہاں سے کرٹس ڈائریکٹر آف چرچ پلانٹنگ کی حیثیت سے سیکڈل بیک چرچ چلا گیا۔ سیڈل بیک میں ہوتے ہُوئے اُس نے مشنوں کے لئے ایک آن لائن تربیتی نظام تیار کرنے میں مدد کی اور خاص کر انڈیا میں بڑے پیمانے پر کلیسیا تعمیر کرنے والے کچھ منصوبوں کی قیادت کی۔ اُس دور میں، اُس نے تقریباً ایک سو جماعتوں میں ابتدائی کلیسیائی تعمیر کی خدمت کا آغاز بھی کیا جو پہلے غیر منسلک تھیں۔ پارٹنرز نائب صدر کے طور پر تِین سال خدمت کی۔ e۳ پھر کرٹس نے۔

فی الحال کرٹس میٹا کیمپ چلا رہا ہے، یہ شاگرد سازی اور مشن ٹریننگ کا مرکز ہے جو ڈیڈویل الاباما میں واقع ہے۔ اور ۲۴:۱۴ کے ساتھ قیادت میں بھی کام کرتا ہے۔ Zúme وہ۔ کرٹس اور اُن کی اہلیہ ڈَیبی کے دو بچے ہیں ناتن اور میگن، دونوں جوان اور شادی شُدہ ہیں۔

ضمیمہ ا:
بادشاہی کی دعائیں

کتاب کا یہ حصہ اُن دعاؤں پر مشتمل ہے جو مَیں نے اپنے عبادتی اوقات کے دوران لکھیں، یہ دیندار زندگی گزارنے سے متعلق روحانی خدشات کی ایک وسعت کا احاطہ کرتی ہیں۔ مَیں نے یہ روزانہ ایک پڑھنے کے حساب سے تیس کی ترتیب دی ہیں تاکہ آپ پورے مہینے میں ایک ترتیب کے ذریعے دعا کر سکیں۔

مَیں مجموعے کے عنوان کی مختصر وضاحت کرتا ہُوں۔ مَیں اُن کو بادشاہی کی دعائیں کا نام دیتا ہُوں کیونکہ وہ آسمان کی بادشاہی اور خُدا کا بطور ہمارے بادشاہ پر مرکوز ہیں۔ یقیناً یہ دعا کرنے کا موضوع نہیں ہے۔ تمام موضوعات جو ہماری زندگیوں کو متاثر کرتے ہیں، بظاہر اعلیٰ سے معمولی تک دعا کے لائق ہو سکتے ہیں۔ ہمارے خالق کو ہماری زندگی کے ہر حصے کی فکر ہے حتیٰ کہ ہارے سر کے بالوں کی بھی۔ تاہم، یہ دعائیں بادشاہت اور اُس میں بطور شہری اپنے مقام کو سمجھنے اور اپنے بادشاہ کی مکمل تعریف پر روشنی ڈالتی ہیں۔ کچھ لوگوں کے لئے یہ دعا کا نسبتاً نظر انداز پہلو ہے۔

لفظ دعائیں کا مطلب ہے "التماس۔" یہ یقینی طور پر قدیم ہے لیکن تشکیل کے لحاظ سے۔ یسوع مسیح میں ہمارے ساتھ خُدا کے عہد کے ذریعے، ہمیں سمجھ آتا ہے کہ ہم خُدا کے فرزند حتیٰ کہ خُدا کے دوست ہیں۔ اِس طرح دعا ایک قربت کا تجربہ بن جاتی ہے۔ ہم کائنات کے بادشاہ کے ساتھ گفتگو کر سکتے ہیں اور کرنی چاہئے! تاہم کچھ لوگ وقت کے ساتھ دعا کے بارے میں غیر معمولی بلکہ تیز ترین رویہ اختیار کر لیتے ہیں۔

مَیں نے لفظ التماس استعمال کیا، تاکہ اپنی ناواقفیت کی وجہ سے قارئین کی توجہ حاصل کروں۔ دعا خُود بھی کسی حد تک رسمی نوعیت کی ہوتی ہے — میری عام روزانہ کی دعاؤں سے زیادہ — کیونکہ مَیں حیرت اور تعظیم کے احساس کو فروغ دینا چاہتا ہُوں۔ حالانکہ خُدا واقعی ہمارے قریب ہے، وہ مکمل طور پر دوسرا اور ناقابل فہم بھی ہے۔ اِن دعاؤں کا مقصد ہمیں اُس کی ذات کا وہ پہلو یاد دلانا ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ میرے دِل کی یہ دعائیں آپ کے دل کو تروتازہ کر سکتی ہیں، آپ کو ہمارے ابدی بادشاہ اور اُس کی بادشاہی کے قریب لاتی ہیں اور اُس کو مکمل طور پر جاننے اور جلال دینے کے لئے اُس کے لئے اپنی محبت اور ہر لمحہ استعمال کرنے کی اپنی خواہش کو تیز کر سکتی ہیں۔ خُدا آپ کی زندگی کو استعمال کرے کہ آپ اپنے آس پاس لوگوں کو ترغیب دیں کہ وہ اپنے روحانی سفر کا اگلا قدم اُٹھائیں جو خُداوند کو جلال اور اُس کے دل کو خُوشی دے۔

مجھے کسی دوسرے سے اچھی دعا کرنے کا دعویٰ نہیں ہے لیکن یہ دعائیں یُوں استعمال ہو سکتی ہیں کہ آپ کے لئے مسیحی عبادت کے مختلف پہلوؤں کو ذہن میں لانے کے لئے مددگار ہو سکتی ہیں یا آپ کو اِس قابل بنا سکتی ہیں کہ آپ لوگوں کے واسطے یا اپنی زندگی کے حالات کے واسطے خصوصی دعائیں مرتب کرنے کے لئے نقطہ آغاز ثابت ہوں۔

پہلا دِن

اَے سارے فضل کے نجات دہندہ مجھ میں ایمان پیدا کر کہ مَیں تجھ میں رہُوں، کسی اور چیز کی خواہش نہ کروں — میری ساری اُمید، میرا سارا مقصد، میرا سارا جلال تیرے ساتھ ہو۔ تُو میری راہ بھی ہو اور رہبر بھی ہو، نقل کرنے کے لئے میرا نمونہ بھی ہو اور مجھے شکل دینے والا کمہار بھی ہو۔

تُو میری بنیاد اور پناہ گاہ ہے۔ تُو نبی ہے جو مجھے ہدایت دیتا ہے، کاہن ہے جو میری خاطر شفاعت کرتا ہے اور بادشاہ ہے جو مجھ پر حکمرانی کرتا ہے۔ مَیں تجھ پر مکمل بھروسا کر سکتا ہُوں اور مَیں اپنے سارے دل، ساری جان، ساری عقل اور ساری طاقت سے تجھ سے محبت رکھ سکُوں اور تیری خدمت کر سکوں۔

مَیں تیرے کلام سے کبھی نہ شرماؤں بلکہ خوشی سے ہر مخالفت یا قربانی کو برداشت کروں جو وفاداری سے تیرے پیچھے چلنے کے نتیجے میں آتی ہے اور مَیں تیرے ساتھ پہچانا جانے کو اعزاز اور جلال سمجھوں۔

مَیں کسی بھُول یا ذمہ داری کے ذریعے کسی ناکامی سے تیرے دل کو غمگین کرنے سے اجتناب کروں۔ جب تُو مجھے آگے بڑھنے کو کہے تو مجھے کبھی پیچھے نہ ہٹنے دینا۔ مَیں تیری خواہشات اور ہدایات پر اِس قدر توجہ دُوں کہ تیری محض ایک نظر میں میرا پورا جواب آ جائے۔

مجھے اِس موجودہ بری دنیا اور اِس کے اثرات سے بچا۔ مجھے اِس کی رغبتوں ، خطروں، برائیوں اور خرابیوں سے محفوظ رکھ۔ میرے دل کو اپنی محبت سے اِس قدر معمور کر دے کہ آنکھوں کی خواہش، جسم کی خواہش اور زندگی کی شیخی سمیت کسی اور چیز کی محبت کے لئے جگہ نہ بچے۔

مجھے مسلسل یاد دلاتا رہ کہ مَیں تیری بادشاہی کا شہری ہُوں اور اِس دنیا میں محض ایک اجنبی ہُوں۔ مَیں اُس ملک اور تیری بادشاہی کی تلاش کروں، تیری مرضی اور تیری راہوں کو باتوں اور کاموں سے اور ایک وفادار ایلچی کے طور پر خدمت کرنے سے مسلسل ظاہر کروں، دوسروں کو بلاؤں کہ ساری حکمت کے منبع اور نیک بادشاہ کے طور پر تیری تابعداری میں آئیں۔

ایمان سے مَیں میری زندگی اور دنیا میں تیری آواز اور تیرے کام کو زیادہ واضح طور پر جان سکوں۔ ہر روز میں زمین پر تیری مرضی کو زیادہ واضح طور پر سمجھ سکوں تاکہ میں اس دن تک اس کی پیروی کر سکوں جب

تک کہ یہ آسمان کی طرح یہاں پر بھی پوری نہ ہو جائے۔ میری دعا ہے کہ تُو مُجھ میں اور میرے وسیلے سے جلال پائے۔

ابتدائی آبائے کلیسیاء سے متاثرہ دُعا

اَے آسمانی باپ! تُونے میرا جسم بنایا کہ تیری خدمت کروں اور میری رُوح بنائی کہ سختی سے تیرے پیچھے چلوں۔ دُکھ اور دل کی تسکین کے ساتھ مَیں تیرے سامنے اپنی خطاؤں اور ناکامیوں کو مانتا ہُوں۔

میرے اپنے تسلیم کردہ معیارات کے سچ ہونے میں میری ناکامی؛
آزمائش کے سامنے میری خُود فریبی؛
اچھائی کو جانتے ہُوئے برائی کا انتخاب کرنے کے لئے؛
اَے خُداوند مجھے معاف فرمادے!

میں خاموش رہا جب تونے مجھے بولنے کو کہا، میں نے مُنہ کھولا جب تو مُجھے خاموش رکھنا چاہتا تھا؛
میں چلتا رہا جب تو مجھے انتظار کے لئے کہتا ہے، اور تیرے حکم پر میرا ہچکچانا؛
غلطیوں کے بارے میں میری خوش فہمی کہ وہ مجھ پر اثر نہیں ہوتیں
اور جو لوگ کرتے ہیں اُن کی طرف سے غافل ہونا؛
اَے خُداوند مجھے معاف فرمادے!

کمزوروں اور کھوئے ہُوؤں پر رحم کی بابت مجھ میں تیرے ترس کی کمی؛
اپنے آرام اور سہولت کو دوسروں کی ضروریات سے بالاتر سمجھنے میں فخر کرنا؛
دوسروں کی تکلیف پر میرا اندھاپن اور خُود سیکھنے میں میری سُستی؛
اَے خُداوند ! مجھے معاف فرمادے!

اخلاق کا معیار جس کا مَیں دوسروں سے تقاضا کرتا ہُوں اُس کو اپنے اوپر لاگو کرنے میں میری ناکامی؛
دوسروں کے اندر اچھائی اور اپنے اندر برائی کو دیکھنے میں میری سُست رفتاری۔
اپنے پڑوسیوں کی غلطیوں کے بارے میری سخت دلی اور اپنے آپ کو فائدہ پہنچانے میں میری تیزی؛
اَے خُداوند مجھے معاف فرمادے!

اِس بات کو تسلیم کرنے میں میرا تیار نہ ہونا کہ تُونے مجھے چھوٹے کام
اور میرے بھائی کو بڑے کام کے لئے بلایا ہے؛
جب تُو میرے سامنے ایک موقع رکھتا ہے کہ مَیں تیرے

فضل کا مظاہرہ کروں تب میرا ناشکری کرنا اور بڑبڑانا؛
مجھے چھُونے والی تمام چیزوں میں تیرے پیار کرنے والے ہاتھ کو پہچاننے میں میری ناکامی؛
اَے خُداوند مجھے معاف فرمادے!

دوسرا دِن

اَے قدُوس خُداوند مجھے معاف کردے۔ مَیں نے پایا ہے کہ میری پوری زندگی غرور اور بے اعتقادی سے داغدار ہے۔ مَیں تجھے اُس طرح دیکھنے میں ناکام ہُوں جس طرح تیری قدوسیت، قدرت، محبت اور بھلائی میں تجھے دیکھنا چاہئے یا اُس فہم کی روشنی میں جینے میں ناکام ہُوں۔ نتیجے کے طور پر مَیں خُود کو غلط سمجھتا ہُوں۔ مَیں اپنا موازنہ تجھ سے، خوبصورتی اور کاملیت جس کا تُو مستحق اور تقاضا کرتا ہے اُس کی بجائے دوسری بدحواس مخلوقات سے کرتا ہُوں۔ نتیجے کے طور پر مَیں اپنی خواہشات اپنے اہداف، اپنے معیارات، اپنے فہم اور اپنی روزمرہ زندگی میں غلطیاں کرتا ہُوں۔

براہ کرم جو نیک کام تُونے مجھ میں شروع کِیا ہے اُسے مکمل کر۔ میرے ذہن کو تبدیل کر اور نیا بنا تاکہ مَیں تجھے تیرے پورے جلال میں دیکھ سکوں اور پھر اپنے اور دوسروں کے بارے میں صحیح سوچوں۔ مَیں تیری راست بازی پر بھروسا کروں اور تابع ہو جاؤں تاکہ مَیں مسیح کا ہم شکل بن جاؤں۔ میرے دماغ، میرے جسم، میری جان اور میری روح پر مکمل حکمرانی کر اور مجھ سے دوسری چیزوں کی کشش ختم کردے جو مجھے تیرے سِوا کسی اور چیز کے لئے جینے پر آمادہ کرتی ہیں۔

میرے اندر تیرے محبت بھرے کام کے لئے تیرا شکر ہے، چاہے وہ دعا کے ذریعے، کلام مقدس اور تیرے بدن کے ذریعے تیرے ساتھ رفاقت کی خوشی ہو یا مصائب کی آگ کے ذریعے ہو جو تُو مجھے برکت دینے اور اپنی حضوری میں مکمل خوشی کے لئے تیار کرنے کی واسطے بھیجتا ہے۔ مجھے کسی بھی امتحان سے باز نہ رکھ جو مجھے تیرے لئے زیادہ خوشی دے گا یا تجھے بڑا اجلال دے گا۔ مجھ سے ہر وہ چیز نکال دے جو تیرے فضل کی چمک کو کم کرتی ہے یا مجھے تجھ میں خوشی کرنے سے روکتی ہے۔

سات مہلک گُناہوں کی "روحانی" اقسام سے تحفظ کی دعا

اَے خُداوند مَیں سمجھتا ہُوں کہ اگرچہ مَیں تیرے فضل کے وسیلے سے اُن آزمائشوں سے بچ گیا ہُوں جو مجھے مشکل میں ڈالتی تھیں، مَیں اب بھی اُنہیں "روحانی" قسم کی آزمائشوں کے ماتحت۔ مَیں جانتا ہُوں کہ یہ نئی

اقسام بے ضرر نہیں ہیں، لیکن اگر مجھے اِن علاقوں میں گُناہ سے بچناہے تو ضرورت ہے کہ مَیں مسلسل چوکس رہُوں۔

فخر: اَے خُداوند! مَیں سمجھتاہُوں کہ روحانی فخر اگر کوئی چیز ہے تو جسمانی فخر سے زیادہ سنگین ہے کیونکہ یہ آپ کو جلال سے زیادہ چھین لیتا ہے۔ میرے دل کو اِس سوچ کی آزمائش سے بچا کہ تیرے کام کے علاوہ کوئی بھی اچھی چیز مجھ سے آتی ہے۔ مَیں جانتاہُوں کہ کوئی بھی نیکی یا راستبازی تجھ ہی سے آتی ہے۔ مَیں جانتا ہُوں کہ میرے پاس جو بھی روحانی نعمت ہے تیری طرف سے ہے۔ مَیں جانتاہُوں کہ خدمت میں کوئی پھل تجھ ہی سے آتا ہے۔ مَیں جانتاہُوں کہ مجھ سے دوسروں کو جیسے بھی برکت ملتی ہے وہ تیری طرف سے ہے۔ مَیں اپنے لئے نہ سوچوں بلکہ تیرے اور دوسروں کے لئے سوچوں۔ مَیں اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر نہ سمجھوں، تُو حقیقی انگور کا درخت ہے۔ مَیں صرف ایک ڈالی ہُوں۔ مَیں تجھ سے جُدا ہو کر کچھ نہیں کر سکتا۔

لالچ: اَے خداوند مجھے روحانی لالچ سے بچا۔ جس طرح دنیاوی چیزوں کا لالچ انسان کی ضرورت سے زیادہ چیزوں کے حصول کا سبب بنتا ہے اُسی طرح روحانی لالچ مجھے تیری بخشی ہُوئی روحانی چیزوں سے زیادہ حاصل کرنے کی زمائش میں ڈال سکتا ہے۔ مَیں خدمت کے لئے اور تعریف ، جتنی روحانی نعمتیں مجھے بخشی گئی ہیں اُن سے زیادہ کا لالچ کر سکتاہوں اور دوسری کی بھلائی اور تیرے جلال کے لئے استعمال ہونے والی حکمت سے زیادہ تاثیر کا لالچ کر سکتاہُوں۔ مجھے اِس لائق بنا کہ مَیں تیری دی ہوئی نعمتوں کو عقل مندی کے ساتھ استعمال میں لاسکوں۔ میری مدد کر کہ مَیں اپنی خدمت کی گہرائی کے ساتھ تعلق رکھوں اور اِس کے سانس کے لئے تجھے فکر مند ہونے دُوں۔

ہوس: اَے خُداوند! مجھے روحانی ہوس سے بچا، اُس چیز کی خواہش کرنے سے بچا جو مجھے نہیں لینی چاہئے۔ مجھے نفع اور شان وشوکت کی ہوس میں مبتلانہ ہونے دے۔ مجھے اپنی بادشاہی کے معاملات میں دوسروں پر اقتدار اور اختیار جتانے کی ہوس میں مبتلانہ ہونے دے۔ مجھے اپنی بادشاہی کے معاملات میں دوسروں پر اقتدار اور اختیار جتانے کی ہوس میں مبتلانہ ہونے دے۔

حسد: اَے خُداوند! مجھے روحانی حسد سے بچا۔ مجھے اپنا موازنہ دوسروں کے ساتھ کرنے سے بچا۔ مجھے اپنی نعمتوں کے متعلق عدم اطمینان سے بچا۔ مجھے دوسروں کی چیزوں کی خواہش کرنے سے بچا چاہے وہ شہرت ہو، اُس کی خدمت کا اثر، اُن کا تیرے سات تعلق، یا دوسری اچھی چیزیں ہوں جو تُونے اُن کی بخشی ہیں۔ مَیں اُسی سے مطمئن رہُوں جو تُونے مجھے بنایا ہے اور جتنی محبت اور عقیدت سے کر سکتاہُوں تیری خدمت کے لئے پُرعزم رہُوں، جو چیز میرے پاس نہیں اُس کی خواہش کی بجائے اپنی سب سے اچھی چیز تجھے دُوں۔

پیٹ کالالچ: اَے خُداوند! مجھے روحانی طور پر پیٹ کے لالچ سے بچا۔ مجھے ضرورت سے زیادہ کھانے کے لالچ سے اور دوسروں کو ضرورت کی چیزیں حاصل کرنے کی فکر میں ناکام ہونے سے بچا۔ مجھے روحانی خودغرضی سے بچا—حصہ ڈالنے کی بجائے استعمال کرنے کے لالچ سے بچا، خدمت کرنے کی بجائے خدمت لینے سے بچا، دوسروں کو برکت دینے کی بجائے برکت لینے سے بچا۔

غصہ: اَے خُداوند! مجھے روحانی غصہ سے بچا۔ میری مایوسی، یاچڑچڑاپن یابے صبری مجھے دوسروں کے ساتھ محبت سے پیش آنے سے نہ روکیں۔ مجھے اپنی بخشش، میرے ساتھ اپنا تحمل، اور میرے نادان مقاصد کے لئے اپنی درگزر یاد دلا۔ مجھے یاد دلا کہ تُو نے مجھے کتنے فوائد اور مراعات اور مواقع عطا کئے ہیں اور مجھے یاد دلا کہ مَیں پھر بھی اپنی بابت تیری ارادوں سے بہت کم ہُوں۔ میری مدد کر کہ مَیں دوسروں سے اپنی مانند محبت رکھوں اور اُس کی بہتری چاہُوں۔

کاہلی: اَے خُداوند! مجھے روحانی کاہلی سے بچا۔ میری مدد کر کہ مَیں مواقع، روحانی نعمتوں، اثر ورسوخ، تعلقات، وسائل، حکمت اور تمام دیگر برکات جو تُو نے فیاضی کے ساتھ مجھے عطا کی اُن کا اچھا منتظم بنُوں۔ مَیں جانتا ہُوں کہ مَیں اُن میں سے کسی کا حقدار نہیں ہُوں۔ میری مدد کر کہ مَیں اُن سب کو تیری جلال اور تیری بادشاہی کے فروغ کے لئے تیری خدمت پر لگاؤں۔ مَیں اپنے آرام، اپنی آسانی، اپنی سہولت اور اپنی خوشی کے لئے نہیں بلکہ اِس بات کے لئے فکر مند ہُوں کہ تجھے اور دوسروں کو کیسے خوش کروں۔

مَیں جانتا ہُوں کہ یہ سارے "روحانی" گُناہ تجھ سے اور دوسروں سے ناکافی اور غلط محبت رکھنے کا اظہار ہیں۔ مجھے سکھا کہ مَیں تجھ سے اپنے سارے دل، ساری جان، ساری عقل اور ساری طاقت سے محبت رکھوں اور دوسروں سے اپنی مانند محبت رکھوں۔

تیسرا دن:

اَے باپ راست بازی کے لئے تیرا شکر ہے جو مَیں نے مسیحیت میں پائی ہے۔ مَیں آج اور ہر روز دعا کرتا ہُوں کہ مجھے مسیح کا ہم شکل بنانے کے لئے اپنے کام کو آگے بڑھا۔ میری راہنمائی کر اور مجھے اُس طرح زندگی گزارنے کے قابل بنا جس طرح وہ رہتا تھا، ویسے دیکھوں جیسے وہ دیکھتا تھا، ویسے محسوس کروں جیسے وہ محسوس کرتا تھا اور ایسے خدمت کروں جیسے وہ اپنی زمینی زندگی میں خدمت کرتا تھا۔ یہ یاد رکھنے میں مدد کر کہ مَیں گُناہ کے اعتبار سے مرچکا ہُوں تاکہ مَیں اُس کے انتشار کے لئے اندھا اور اُس کی آواز کے لئے بہرا ہو جاؤں۔ مَیں ہمیشہ صرف تیرے ہی لئے جیوں۔

مجھے تقویت دے کہ مَیں اپنے اندر کے انسان میں ایمان، اُمید اور محبت میں جیوں - پاکیزگی کی زندگی۔ مَیں ہر روز تیری محبت اور شکر گزاری میں سُستی اور غرور کی خود غرض خواہشات کے اعتبار سے مر جاؤں۔ میری آنکھوں کو اُٹھا تا کہ مَیں تیری بادشاہی کے ابدی حقائق کو دیکھوں اور چھوٹی چھوٹی چیزوں کو دُور کروں کو جو مجھے تیری مرضی اور تیری راہوں پر چلنے سے روکتی ہیں۔ تیری کامل محبت میرے تمام خوف کو دُور کر دے۔

مَیں اپنی زندگی — خاندان، دوستوں، دولت اور عزت میں تیری بے شمار نعمتوں کے لئے بے حد مشکور ہُوں۔ میرے دل پر پہرہ بٹھا تا کہ مَیں کبھی بھی اُن نعمتوں کو اپنا بُت نہ بناؤں یا اُن کو اجازت نہ دُوں کہ کبھی بھی میری محبتوں یا توجہ یا عقیدت میں تیرے جائز مقام سے سبقت نہ لے جائیں۔ مَیں صرف تیرے ہی لئے جیوں۔ مَیں تجھ سے اپنے سارے دل ، ساری جان، ساری عقل اور ساری طاقت سے محبت رکھو اور دوسروں سے اپنی مانند محبت رکھوں۔ مجھے وقف کر دے کہ مَیں ہمیشہ بچوں کی طرح تجھ پر بھروسا کروں۔

مَیں اپنی تمام راہوں میں تیری مرضی کا زندہ اظہار بنُوں۔ مَیں جس بھی شخص سے ملتا ہُوں، اُس کے لئے مَیں برکت بن جاؤں، خواہ مسیح میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کے لئے حوصلہ افزائی کے طور پر یا اُن لوگوں کے لئے تیری تمجید اور جلال کی گواہی کے طور پر جو تجھے نہیں جانتے۔ مجھے لمحہ بہ لمحہ اور رُوح اور فضل سے بھر دے تا کہ مَیں میٹھے پانی کا چشمہ بن جاؤں جس میں سے کبھی کڑوا پانی نہ بہے، چاہئے مجھے اچانک کتنا ہی پریشان ہونا پڑے۔

کشتی رانی

اَے خُداوند! جب مَیں اپنی زندگی کا سفر کروں، تُو میرا کپتان بن، مجھے بے راہ گہرائیوں کے اُس پار لے جا۔ اگرچہ مَیں اُفق سے آگے نہیں دیکھ سکتا مجھے تیری سمت پر بھروسا ہے۔ اگرچہ سخت اور شدید طوفان مجھے گھیر لیں، مَیں جانتا ہُوں کہ تُو نے اُن کو اِس لئے مقرر کیا ہے کہ میرا تجھ پر توکل بڑھے اور تُو ہر ایک لہر اور ہر ایک ہوا کو قابو میں رکھے۔ مجھے آخر تک برداشت کرنے کی توفیق عطا فرما اور سفر میں تجھے جلال ملے چاہے وہ راحت کے چشموں کا سفر ہو یا تیز رُو پانیوں کا۔ تیری محبت ہوا ہے، ایمان میرا بادبان ہے اور اُمید میرا لنگر ہے۔ مجھے صرف تیری ضرورت ہے۔

چوتھا دِن

اَے خُداوند تجھ سے جُدا ہو کر مَیں کچھ نہیں ہُوں— نیستی سے بھی کم: مُردہ۔ مَیں اندھا ہُوں؛ میری روشنی اور میری رویا بن۔ مَیں لاعلم ہُوں؛ تُو میری حکمت اور میرا علم بن۔ مَیں کھویا ہُوا اور بھٹک رہا ہُوں؛ میرا راستہ اور میرا رہبر بن۔ مَیں مُردہ ہُوں؛ میری زندگی بن۔ مَیں گُناہ، برائی اور اپنے لئے مر جاؤں لیکن

ہر طرح سے تیرے لئے زندہ رہُوں۔ میری زندگی تیری مرضی کا اظہار اور میرے کام تیری راہوں کا اظہار بن جائیں۔

مجھے اپنی طرف متوجہ اور ثابت قدم رکھ، کوئی بات نہیں کہ میرے اردگرد طوفان کتنے ہی شدید اور تباہ کرنے والے ہوں۔ مَیں تیری آواز کو سُنوں، کوئی بات نہیں میرے حالات کیسے اور اردگرد افراتفری کتنی ہی شدید کیوں نہ ہو۔ مَیں اپنے اردگرد اور پوری دنیا میں چھوٹے بڑے طریقوں سے تیرے کاموں کو سمجھوں، تاکہ مَیں تیرے کردار اور ارادوں کو سمجھ سکوں۔ مَیں فوری طور پر تیری انتہائی لطیف نظروں سے ہدایت پاؤں۔

مَیں تیرے دل کی خوشی بن جاؤں۔ مَیں اِس طرح پیار اور خدمت کروں اور جیوں جس سے تجھے خوشی اور جلال ملے۔ مَیں اپنے آس پاس لوگوں پر تیری خوبصورتی کو ٹھیک ٹھیک ظاہر کروں۔ میری مدد کر کہ مَیں ہمیشہ لوگوں کو بڑی محبت اور نیک کاموں کی ترغیب دُوں۔ مجھ پر ظاہر کر کہ تُو مجھے زمین پر جو وقت دیتا ہے اُسے کیسے گزاروں۔ مجھے استعمال کر کہ مَیں تجھے لوگوں پر ظاہر کروں اُن کی حوصلہ افزائی کروں اور تجھ سے بھرپور محبت رکھوں تاکہ تجھے وہ عزت ملے جس کے تُو لائق ہے۔

سفر

اَے خُداوند! تُو میرے سفر کا راستہ بھی ہے اور منزل بھی۔ تُو رہبر ہے۔ تُو نے حالات کو پیدا کیا اور تُو رُکاوٹوں کو مقرر کرتا ہے۔ تُو نے ہر چیز اپنے جلال اور میری بھلائی کے لئے بنائی۔ مجھے مقصد اور سمجھ کے ساتھ چلنے کے قابل بنا۔ میری مدد کر کہ مَیں سفر میں دوسروں کی مدد کروں بھٹکے ہُوؤں کو راستے کی واپس بلاؤں۔ مجھے دوسروں کے لئے ایک راہنما کے طور پر آخر تک امتیاز کے ساتھ فتح بخش۔

پانچواں

اَے خُداوند میری قوت بن۔ جب مَیں تھک جاؤں، یا بوجھ سے دب جاؤں یا غموں سے نڈھال ہو جاؤں، مجھے صبر کرنے کی توفیق عطا فرما — سخت قطع تعلقی میں نہیں بلکہ اُن راہوں میں شکر گزاری اور خوشی کے ساتھ جن کو تُو میری بہتری اور اپنے جلال کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ مجھے خوشگوار اور آسان چیزوں کا مقابلہ کرنے کی توفیق بھی عطا فرما جو میرے لئے مرضی کے مطابق نہیں ہیں۔ جو کچھ تُو میرے لئے چاہتا ہے مجھے اُس کے علاوہ کسی چیز کی تلاش میں مشغول نہ ہونے دے نہ اُن کی طرف راغب ہونے دے۔

میرے خیالات اور ارادوں کی راہنمائی فرما تاکہ مَیں اچھے اور برے میں امتیاز کرنے سے مطمئن نہ ہو جاؤں بلکہ اچھے اور بہت اچھے میں امتیاز کرنے میں اطمینان پاؤں۔ مَیں اپنی تکمیل کو سکون اور آسانی اور لذت

میں تلاش نہ کروں بلکہ تیرے مقصد اور ارادے کے علاوہ کچھ اور نہ بننے اور کہنے اور کرنے سے تجھے خُوش کرو۔ مَیں اپنی ذات کی بجائے تیری رضا اور شہرت کے لئے جیوں۔ تیری زندگی مجھ میں اور میرے ذریعے ظاہر ہو۔

جب مَیں تیری مرضی اور تیری راہ سے بھٹک جاؤں، جب مَیں باتوں، کاموں اور خیالات کے ذریعے اپنی خواہشات کو تیری خواہشات سے زیادہ ترجیح دُوں تو مُجھے معاف کر دینا۔ مجھے ہمت دے کہ مَیں خودی کا انکار کروں اور اپنے لئے مر جاؤں۔

میرے دل کو تعلیم دے کہ مَیں اُس عمل کی وجہ سے تیرا شکر ادا کروں جو مَیں اپنے لئے تیری محبت کی وجہ سے تجھ پر ایمان رکھتا ہُوں جو محبت میری محبت سے عظیم ہے، اِس دنیا کی ہر چیز سے بہتر نعمت کی امید کی وجہ سے؛ اور تجھ سے محبت کی وجہ سے، کہ تُو کون ہے اور تیرے مقام کے لئے۔

مجھے بچا کہ مَیں تیرے سِوا کوئی اور خوشی یا شادمانی تلاش نہ کروں۔ مجھ کسی بھی اطمینان یا تکمیل سے بچا جو میری اپنی ساکھ یا طاقت کو آگے بڑھانے سے آ گی ہیں۔ مَیں اُس کے پیچھے چلوں جس نے دوسروں کی خدمت کے لئے اپنا آپ دے دِیا اور جس نے دوسروں کی اور تیری خاطر اپنا آپ قربان کر دِیا۔ مجھے عاجزی اور کامل فرمانبرداری عطا فرما جو تیرے لئے خاص محبت سے پیدا ہوتی ہے اور جس کے نتیجے میں دوسروں سے محبت کے لئے اپنا آپ دینے والی زندگی ملتی ہے۔

تیرا شکر ہے کہ اگرچہ مَیں تیرا دشمن تھا تُو نے مجھے برکت دی۔ تُو نے مجھ سے محبت رکھی۔ تُو مجھے غلام نہیں سمجھتا حالانکہ مَیں ہُوں، اور فی الحقیقت نا اہل ہُوں۔ تُو میرے ساتھ ایک دوست اور اپنے فرزند جیسا سلوک کرتا ہے۔ مجھے پروان چڑھا اور ڈھال جب تک مَیں تجھ پر فخر کرنے والا بچہ، یسوع کا ہمشکل نہ بن جاؤں۔ مجھے اپنی بادشاہی کی خوشی میں محفوظ طریقے سے لے جا۔ مَیں اِس بات کی فکر نہ کروں کہ راستہ خراب یا ہموار ہے، بلکہ اُس دِن تک تیرے چہرے کو صاف طور پر دیکھنے کی فکر ہے جب تجھے رُوبرُو دیکھوں۔

خوشبو

اَے ساری چیزوں کے خالق، تُو نے مخلوقات کو ہر موڑ پر خوشگوار عجائبات سے مالامال کیا۔ خوشبو تیری خوبصورتی کا ایک غیر متوقع مظاہرہ ہے۔ شاید تیری ناقابل بیان کاملیت، میٹھی خوشبو والے پھول دار درختوں اور جھاڑیوں کی ہنگامہ خیز مہک جو موسم بہار میں ہمیں گھیر لیتی ہے سب سے زیادہ نازک سمجھی جاتی ہے۔ ایملیڈکنسن (Emily Dickinson) نے اِس احساس کا اظہار اُس وقت کِیا جب اُس نے کہا "مجھے ہوا کا نشہ ہے۔" تیری رُوح ہمارے وجود کو یہ تجربہ عطا کرتی ہے۔ جب تُو انسان کی صورت میں زمین پر تھا،

تیری زندگی نے یہ ظاہر کیا۔ مَیں تیری محبت سے اِس قدر متاثر ہو جاؤں کہ مَیں اُس ناقابل فہم شان کا مظاہرہ کروں۔

چھٹا دِن

اَے لامحدود خُدائے ثالوث! مَیں تیری عظمت کو نہیں سمجھ سکتا۔ میری درخواست ہے کہ روز بروز میری عقل اور میری تصور کو بڑھاتا جاتا کہ مَیں تیرے جلال اور تیری تعریف کی مزید تعریف کروں۔

مَیں تصور نہیں کر سکتا کہ تُو شروع سے آخر تک کی صلاحیت رکھتے ہُوئے وقت سے باہر ہے۔ مَیں تصور نہیں کر سکتا کہ تیرے نزدیک ایک ہزار سال ایک دن کے اور ایک دِن ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

مجھے یہ سوچ کر حیرت ہے کہ سب کہکشاؤں، سلطنتوں، افراد، اور یک خلیہ جانداروں کا عروج وزوال سب مکمل طور پر تیرے اختیار، آگاہی اور فکر میں ہے۔ ایسی لامحدود طاقت، علم اور موجودگی میرے لئے ناقابل فہم ہے۔

مَیں اُس وسیع محبت کو نہیں سمجھ سکتا جس کا اظہار تُو نے مسیح کو بھیج کر کیا تاکہ باغی انسان ایک بار پھر تجھے جان لے اور پھر تیری صورت اختیار کرے اور تخلیق میں ایک نیا مخلوق بن جائے۔ ایسی قربانی اور اپنا آپ دینا عقل یا جذبات میں میری سمجھ سے باہر ہے۔

ایسے تلخ حقائق میرے دل ودماغ کو چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف سے پھیر دیں۔ مجھے یاد دلا کہ تیری دی ہُوئی نعمتوں کا جواب دینے کے مواقع اِس دنیا میں کم ہیں تاکہ مَیں ہر موقع سے فائدہ اُٹھا سکوں جس سے تجھے عزت ملے۔

مجھے سکھا کہ مَیں دوسروں کی خدمت کے لئے وقت نکالوں تاکہ وہ تیری حمد اور عبادت کریں۔ مجھے سکھا کہ تجھے کس طرح زیادہ سے زیادہ جلال دُوں۔ مَیں ایسی زندگی جیوں جو تجھ پر مکمل توکل کرتے ہُوئے تیری مرضی اور تیرے راستے کو ظاہر کرے۔

موسیقی

اَے سارے بھیدوں کے رب! مَیں اُن غیر متوقع طریقوں کو نہیں سمجھ سکتا جن میں موسیقی ہمیں ہلا اور چھُو سکتی ہے۔ میوزک ہماری روح کا جُنبش دے سکتا ہے؛ ہم آہنگی ہمیں اُوپر اُٹھانے یا ہمارے ماتم کا سبب بن سکتی ہے۔ میرے دل کو اُن طریقوں سے عبادت کرنا سکھا جو صرف موسیقی کے ذریعے ہی دریافت ہو سکتے

ہیں۔ مجھے اجازت دے کہ مَیں آسمانی اشاروں کے ذریعے تیری بڑائی اور حمد کروں۔ مجھے سکھا کہ مَیں نئے گیتوں میں تیرے ساتھ بات چیت کروں جو تُو میرے دل میں رکھتا ہے۔

تُو راہنما ہے۔ مجھے وہ موسیقی بجانے کے قابل بنا جو تُو مجھے ایسی زندگی کے ذریعے سکھاتا ہے جو تیرے اندر موجود موسیقی کو زندہ کرتی ہے۔ یہ ایسی آواز ہو جو تیری کانوں کو اچھی لگتی ہے اور دلوگوں کو بطورِ میر مغنی اور کائنات کے سردار سازندہ تیری طرف کھینچ سکتی ہے۔

ساتواں دِن

اَے خُداوند مجھے میری زندگی میں یک جہتی، سوچ، خواہش جذبات، کلام اور عمل عطا فرما۔ وہ یک جہتی پوری طرح سے تیری خدمت اور خوشنودی پر مرکوز ہو جائے۔ مجھے اُن اوقات کے لئے معاف کر دے جب میرے باطن کا اختلاف مجھے وہ بننے سے روکتا ہے جو تُو مجھے بنانا چاہتا ہے۔ مجھ میں مسیح کی زندگی ایسے پوری طرح ہم آہنگی کے ساتھ ظاہر ہو کہ مَیں تیرے ارادوں کے مطابق ہو جاؤں۔

مجھے وہ روح عطا فرما جو تیری مرضی کے موافق ہو۔ مجھے صرف یہ خوف ہو کہ تجھے مایوس نہ کروں۔ میری واحد اُمید تیری ابدی حضوری میں چیزوں کی بحالی کی ہو۔ میری سوچ صرف تیری مرضی پوری کرنے کی ہو۔ میری محبت صرف تیرے لئے اور تجھ سے اوروں کے لئے ہو۔ میری خواہش صرف یہ ہو کہ مَیں تجھے پوری طرح جانُوں تا کہ مَیں تیری پہچان مزید واضح طور پر کر اسکوں اور تجھ سے اور زیادہ محبت رکھ سکوں۔

میری حکمت تجھ سے ہو، میری دولت تجھ میں ہو، میری طاقت تجھ سے ہو۔ مَیں دنیا کی طرف سے پیش کردہ جھوٹی حکمت، دولت اور طاقت کا خالی پن دیکھ سکُوں۔ میری تمام خوشی تیرے تصور، تیری حضوری، تیری خدمت اور عنایت سے ہو۔ تُو میری حکمت، میرا خزانہ اور میری قوت ہے۔

زراعت

اَے خُداوند جب تُو نے آدم کو بنایا، تو تُو نے اُسے ایک باغ میں رکھا تا کہ اُس کی دیکھ بھال کرے۔ کھیتوں میں اُس بلند بلاہٹ کے نشان کو محفوظ رکھنے کے لئے تیرا شکر ہے۔ کھیتی کے اسباق مجھے دنیا میں تیری راہیں سکھائیں۔ مَیں تیری ترتیب، تیری خوبصورتی اور غیر مخلوط زندگی کے نظم وضبط کو پہچان جاؤں۔ جب مَیں تیرے کھیتوں، تاکستانوں اور درختوں کی کاشت کاری کو دیکھوں تو مَیں دوسروں برکت اور تجھے جلال دیتے ہُوئے تیری خدمت میں مسلسل ترقی کرتا جاؤ۔ مجھے سدھائے ہُوئے جانوروں کے عجوبے میں طاقت اور مقصد کی تکمیل دکھا جو اپنے مالکوں کے تابع ہوتے ہیں۔ جب مَیں کسان کی محنت اور ثابت قدمی کو دیکھوں

تو مجھے دوسروں کو برکت دینے اور عام بھلائی کی خدمت کرنے کی عظمت سکھا۔ جب مَیں تیرے مقاصد کے حصول کے لئے تیری طرف سے فصل کاٹوں اور تجھے جلال دینے کے لئے بہت سا پھل لاؤں تو مَیں اِن خصلتوں کے ساتھ تیری خدمت کروں۔

آٹھواں دِن

اَے پیارے باپ! میرے ایام بے کار اور خالی ہیں جب تک تیری حضوری میں نہ گزریں، تیری خدمت میں صرف نہ ہوں اور تیرے جلال کے لئے استعمال نہ ہوں۔ تیرے فضل، قوت، حکمت اور قابل بنانے سے مَیں اگلا سانس لینے سمیت کچھ بھی کر سکتا ہُوں۔ بخش دے کہ مَیں پوری طرح تجھ پر بھروسا کروں اور تیری برکات کو ضائع نہ کروں۔ مجھے ہدایت کر اور نرمی سے میری راہنمائی کر کہ مَیں ہر لمحہ، ہر لفظ، ہر قدم، ہر سوچ میں تجھ پر توکل کروں۔

مجھے خواہش عطا فرما مَیں مسلسل تجھے جانُوں اور تجھے متعارف کراؤں، تیری تعریف کروں، تیری محبت کو ظاہر کروں اور تیری بادشاہی کو فروغ دُوں۔ مَیں تیرے کام میں زندگی گزاروں تاکہ جن سے میری ملاقات ہو اُن کے لئے برکت کا سامان بنُوں۔ تُو مجھے تخلیق کے جس بھی کونے میں لے جائے مَیں تیرے ہاتھ اور تیرے پاؤں بنُوں اِس طرح استعمال میں آؤں جس سے تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔

حکومت

اَے بادشاہوں کے بادشاہ! مجھے تیری کامل حکمرانی کی آرزُو ہے۔ تُو نے ہمیں نامکمل حکمران دیئے ہیں۔ وہ اُس کا عکس ہیں جو تُو کامل حکومت بنانا چاہتا ہے۔ جب ہم فرمانبردار لوگ بننے میں تیرے مقاصد کی اجتماعی کامیابی کی جستجو کرتے ہیں اور جیسے تُو نے ہمیں برکت دی اُسی طرح دوسروں کو برکت دینے کی خواہش کرتے ہیں ہم اُن سے سیکھیں اور اُن کے تابع ہوں۔ جب ہم بہتر چیزوں، بہتر قوانین اور بہتر لوگوں کی خواہش کرتے ہیں تو اُن کی خامیاں ہمارے لئے تیرین عظمت کی یاددہانی بن جائیں۔

ہم تیری مرضی کے خالص اظہار کے لئے محنت کریں اور تیری مرضی کی رُوح کو ظاہر کرنے کے لئے انسانی قانون کے خط سے اُوپر اور آگے کی زندگی گزاریں۔ ہم تیرے لوگ ہوتے ہُوئے اپنے اندر اور تیرے خاندان سے باہر کے لوگوں میں محبت کا اظہار کریں تاکہ ساری دنیا ہمارے بادشاہی کی کاملیت دیکھ سکے اور تیرے قانون کے تابع ہوں۔ ہم تیری بادشاہی کے قوانین کے مطابق زندگی گزاریں جو تُو نے وہ اپنے حکموں میں واضح طور پر بتائے ہیں۔ ہم محبت میں زندگی گزارنے اور تیرے خاندان سے باہر والوں کی نجات کے طالب ہو کر تیری بادشاہی کے مقصد کی خدمت کریں۔ ہم اپنے وسائل کو تیری ترجیحات کے مطابق استعمال

کریں۔ ہم اپنے وقت اور توانائی کو تیرے مقاصد کے لئے ترجیح دیں۔ ہم اپنی زندگی تیری حضوری کے احساس کے ساتھ گزاریں تاکہ ہم ہر وقت تیری ارادے کے ذرا سے اشارے کی طرف متوجہ رہیں۔ تُو ہمارا بادشاہ ہے

نواں دِن

اَے مہربان باپ! تُو جو تمام اچھائی منبع ہے، مَیں تُجھ میں مکمل تسلی پاؤں، تیرے سِوا کسی بھی چیز کا طالب نہ ہوں یا کسی اور چیز سے مطمئن نہ ہُوں۔ عطا فرما کہ مَیں تیری ذات کے علاوہ کسی سے مطمئن نہ ہُوں۔ مجھے کبھی اُن برکات سے جو تُو نے مجھے عطا کی یا جو نعمتیں تُو نے مجھے بخشی ہیں، یا بڑی چیزوں کے لئے میری چھوٹی خواہشات جو میری منتظر ہیں اُن کے ساتھ اُلجھنے نہ دے۔ مجھے ہر روز یسوع کی زندگی اور کردار کا ہم شکل بناتا جا اور کوئی بھی چیز جو اُس کی صورت کے برعکس ہے اُس کے ختم کر دے۔

تیری مرضی میری خوشنودی ہو۔ مَیں خُود کو یا دوسروں کو خُوش کرنے کی بجائے تجھے خوش کرنے کے لئے جیوں۔ مَیں تیری خاطر دُکھ اُٹھانے کے لائق ہونے پر خُوش ہُوں، جب دوسرے لوگ میرے ایمان کو بیوقوفی سمجھیں، میری حلیمی کو کمزوری سمجھیں، میری جوش کو پاگل پن سمجھیں، میری اُمید کو فریب اور تیرے لئے میری محبت کو دیوانگی سمجھیں۔ جب مَیں ابدی دولت کی جستجو کروں تو اُمید اور آسمان کی قوت سے میری مدد کر۔ مَیں ایک شخص کے طور پر جانا جاؤں جو ہمیشہ صرف تیرے لئے جیتا ہے۔

کُمہار

تُو کُمہار ہے؛ ساری مخلوق مٹی ہے۔ تُو اپنی مرضی سے کام کر رہا ہے۔ لیکن مَیں صرف ایک چھوٹی سی گانٹھ ہُوں۔ میرے ساتھ پریشان ہونے کے لئے تیرا شکر ہو۔ میری عرض ہے کہ تُو مجھ سے کوئی شاندار خوبصورتی بنا جو تیری عظمت اور جلال کو ظاہر کرے۔ مَیں جانتا ہُوں کہ تجھے مجھ سے بہت سی نجاستیں دُور کرنا ہوں گی جو صرف مٹی کی باریک تہہ کی صورت میں باقی ہیں۔ مَیں جانتا ہُوں کہ مجھے شکل دینے کے لئے مجھ پر دباؤ ڈالا جانا چاہئے۔ مَیں جانتا ہُوں کہ مجھے شدید شعلوں کا سامنا کرنا پڑے گا تاکہ تیرا ارادہ قائم رہے۔ تیری خُوشی اِن سب کے لائق ہے۔ وہ کر جو تجھے کرنا چاہئے۔ مجھے اپنے لئے کار آمد اور دوسروں کے لئے برکت کا برتن بنا۔

دسواں دِن

اَے خُداوند! تیری مہربانی اور تیرا افضل جو مجھے زندگی اور روحانی برکات دیتے ہیں، ویسی ہی مہربانی اور فضل ہیں جس سے تُو میری ایمان کو جانچتا، پاک کرتا اور استعمال کرتا ہے۔ میری مدد کر کہ مَیں تیرے ساتھ

سارے معاملات کو بلا تفریق شکر گزاری سے حاصل کروں چاہے وہ اِس لمحے میں خوش گوار ہوں یا ناخوش گوار۔ مَیں جانتا ہُوں کہ جو مشکلات تُو نے دی ہیں وہ میری بھلائی اور تیرے جلال کے لئے ہیں جب تُو مجھے تعلیم دیتا ہے، مجھے کامل بناتا ہے اور مجھے مسیح کے ساتھ پہچانا جانے کی اجازت دیتا ہے۔

میری خواہشات کو بڑھا اور میری توقعات میں اضافہ کر۔ ایمان میری اُمید کو تشکیل دے تاکہ مَیں ہمیشہ تیرا ابدی نقطہ نظر سمجھ سکوں جو تُو مجھے تشکیل دینے کے لئے رکھتا ہے۔ مجھے اپنے ساتھ ابدی خدمت اور رفاقت کے لئے تیار کر۔ مجھے نہ صرف اِس خوشحالی اور مصیبت کے لئے تیار کر جس کا مجھے زمین پر تجربہ ہو گا بلکہ اُس سے بڑھ کر میرے اندر اور میرے ذریعے اپنے مقصد کے لئے تیار کر۔ مجھے صرف تیری ہی ضرورت ہے۔ مَیں تجھ سے محبت اور تجھ پر بھروسا کرتا ہُوں۔

بات چیت کرنے والا / انکشاف کرنے والا

اَے خُداوند! تیرا شکر ہے کہ تُو بولتا ہے اور ہر طرح کا رشتہ رکھتا ہے۔ تیری تخلیقی صلاحیت مختلف حیرت انگیز طریقوں سے ظاہر ہوتی ہے جن میں تُو بولتا ہے۔ تیری تخلیق، تیرے کام، تیرے لوگ، تیرا کلام (دونوں زندہ اور تحریری) اور ہمارے اندر تیری رُوح — سب تیرے کردار اور تیری ذات، مرضی اور مقصد اور ہم سب کے لئے تیرے خاص ارادوں کا بھی مسلسل ثبوت پیش کرتے ہیں۔

ہمارے دلوں کو اپنے پیغامات کی تعداد کے مطابق بنا۔ ہمیں حساس بنا کہ تیری آواز کو پہچانیں، جو سُنیں اُس پر عمل کرنے کا ایمان عطا کر اور اُس کے ذریعے تبدیل ہونے کی حکمت بخش۔ ہمیں اپنے تصور اور مرضی کے مطابق بنا۔ تیرا شکر ہے کہ تیرا کلام طاقتور اور موثر ہے، نہ تخلیق کرنے میں بلکہ تخلیق در تخلیق کرنے میں۔

مجھے اِس لائق بنا کہ مَیں تجھ سے پیغامات سُنتا ہُوں دوسروں تک پہنچاؤں تاکہ مَیں تیری برکتوں کا وسیلہ بنُوں۔ مجھے استعمال کر کہ مَیں تیری جلالی شان کے قاصد اور سفیر کے طور پر تیری بادشاہی کو آگے بڑھاؤں۔

گیارھواں دِن

اَے خُداوند! مَیں دوسری صلیب سے پیچھے نہ ہٹُوں جو مَیں اُٹھانے والا ہُوں۔ میرے ساتھ تحمل کر جیسا کہ تُو بارہ شاگردوں کے ساتھ تھا، جتنی بار یاد کرنا ضروری ہو یاد کرتے ہُوئے زندگی کا راستہ موت سے گزرتا ہے۔ مجھے اِس عمل میں انکسار، منحصر، شکر گزار اور خوش مزاج بنا۔ مَیں اُس بچے کی طرح پختہ یقین رکھنا چاہتا ہُوں جو اپنی ماں کے ساتھ ہو، تیری حضوری سے مطمئن ہُوں۔ مَیں تیرا ہُوں۔ جیسے تُو چاہتا ہے مجھے ویسے ہی شکل دے اور از سرِ نو تعمیر کر۔

سچائی

تُو حق ہے۔ تُو سیدھا کرنے والا۔ تُو معیار ہے۔ تُو نمونہ ہے۔ تُو حتمی حقیقت ہے۔ مجھے سچائی کی طرف کھینچ اور مجھے اُس کے مطابق ڈھال۔ مَیں اپنی زندگی ایسے جیوں کی تیری سچائی کو ظاہر کروں، آگے بڑھوں اور گواہی دُوں۔ مجھے سچائی کی اتنی اچھی طرح پہچان اور سمجھ عطا فرما کہ مجھے کسی بھی تبدیلی کا فوری پتا چل جائے۔ اگر میرے اندر وہ فرق ہو تو مجھے اپنی روح کے وسیلے سے اُس کو درست کرنے کے قابل بنا۔ اگر یہ میرے ارد گرد کے لوگوں میں ہے تو مَیں اُن کے ساتھ عاجزی اور محبت سے پیش آؤں جیسے تُو ہدایت کرتا ہے۔ اگر یہ دنیا میں ہے تو مجھے دکھا کہ اُس کا جواب کیسے دُوں تاکہ مَیں زمین پر تیری مرضی کو آگے بڑھانے کے لئے تیرا آلہ بن جاؤں۔

بارہواں دِن

اَے لافانی اور لامحدود خُدا! مجھے نرمی سے سکھا کہ مَیں عاجزی اور خوف کے ساتھ تیری خدمت کروں۔ مجھے اپنے دل میں گُناہ چھپانے یا دنیاوی رویوں یا خواہشات میں مبتلا ہونے کی اجازت نہ دے۔ مجھے پاک اور صاف کرتا کہ مَیں تیری حضوری سے لطف اندوز ہو سکُوں۔ میری دل پر حکومت کرتا کہ مَیں دنیاوی حصول کی خواہش نہ کروں۔ مَیں زمینی املاک عہدوں یا حصول سے لاتعلق رہُوں۔ اِس کے برعکس مجھے اپنی راستبازی اور حضوری کی خالص اور مقدس خواہش عطا فرما۔

مجھ میں ایسا مزاج پیدا کر جو تیری خدمت کو کام آزادی سمجھے۔ مجھ سے سارا غرور، خوف اور شرمندگی دُور کردے تاکہ مَیں جرات کے ساتھ ہر کسی کو تیری عظمت بیان کروں اور تیرے دل کے بارے میں گہرا علم حاصل کرنے کا مشتاق بنُوں۔ مجھے اپنی حکمت اور محبت سے بھر دے۔ مَیں تجھ سے اپنی محبت کے اظہار کے طور پر دوسروں کی خدمت کروں۔ مجھے اپنے کلام اور اطمینان سے بھر دے کہ مَیں دوسروں کے لئے روشنی اور جرات کا ذریعہ بن جاؤں۔

طاقت

ساری طاقت اور اختیار تیرا ہے۔ تُو طاقتور اور مضبوط بلکہ قادرِ مطلق ہے۔ تُو سارے کام اپنی مرضی کے مشورے کے بعد کرتا ہے۔ مَیں یہ نہیں سمجھ سکتا لیکن مَیں اِس کے لئے تیری تعریف کرتا ہُوں۔ مَیں بے حد شکر گزار ہُوں کہ تیری قدرت، رحمت، فضل، انصاف، مہربانی، بھلائی اور محبت میں ظاہر ہوتی ہے۔

جب مَیں کمزور اور تھکا ہُوا محسوس کروں اور جب مجھ پر اُمید اور دل چھوڑنے کی آزمائش آئے، مجھے اپنی قوت یاد فرما اور مجھے وہ سب کچھ عطا کر جو تیری مرضی پوری کرنے کے لئے درکار ہے۔ میرا باطنی اعتماد اپنی

مشکلات کی فکر کئے بغیر تیری راہوں پر چلُوں، یہ جانتے ہُوئے کہ تُو مجھے اپنے مقاصد تک لے جائے گا۔ مَیں تیری زبردست قدرت یاد دلا کر دوسروں کو مضبوط بناؤں

تیرھواں دن

اَے باپ! مجھے میرے بڑے بھائی یسوع جیسا بنا۔ تیرا نُور مجھ میں اور میرے ذریعے چمکے۔ مجھے وہ راستہ دکھا جو تُو نے میرے لئے تیار کیا ہے، جس راستے پر تُو مجھے چلانا چاہتا ہے۔ میرے دل کو دشمنوں اور دنیا کے فریب سے محفوظ رکھ۔ میرا دل اگر تجھ پر نہ ٹھہرے تو مَیں اپنے دل کی کمزوری اور فریب کو جان جاؤں۔

میرے ہونٹ اور میری زندگی لوگوں کو ایمان اور محبت میں جینے کی عظیم بلندیوں کی طرف کھینچیں۔ میری مثال سے کاہل زیادہ مستعدی کی طرف راغب ہوں۔ جو لوگ اِس دنیا کی لذتوں اور یا طاقت سے مشغول ہیں، میری پختہ توجہ کو دیکھ کر ابدی چیزوں پر توجہ مرکوز کریں۔ بزدل میری حوصلہ افزائی سے جرات پائیں۔

خدمت کی خوشی کو ظاہر کرنے کے لئے مجھے اپنے فضل کا آئینہ بنا۔ تجھ میں میری روشنی مایوس لوگوں کے دلوں کو روشن کرے۔ میری ذریعے ظاہر کر کہ کوئی انسان ابدی نقطہ نظر کے ساتھ زمینی ذمہ داریاں کیسے نبھا سکتا ہے۔ مجھے اُن لوگوں کے لئے اپنا ہمدرد دل عطا فرما جو تجھ سے ناواقف ہیں یا مصیبت میں ہیں، تاکہ وہ سچی محبت کا تجربہ کر سکیں۔

مجھے سکھا کہ ایسے چلوں جیسے یسوع چلتا تھا ایسے دیکھوں جیسے وہ دیکھتا تھا، ایسے سُنوں جیسے وہ سُنتا تھا، ویسے سوچوں جیسے وہ سوچتا تھا، اور دنیا میں اپنے ارد گرد چھوٹے بڑے دونوں طریقوں سے تیرے کام کو جانُوں۔ مجھے ہر روز حلیمی کا لباس پہنا تاکہ مَیں دوسروں کو اپنے آپ سے افضل سمجھوں اور تیرے حضور مُحبت کی قربانی کے طور پر "اُن چھوٹوں" کی خدمت میں زندگی گزاروں۔

اِختیار

اَے خُداوند! تُو تمام مخلوقات پر حاکم ہے۔ تُو اپنے جلال کے لئے ہر چیز کا نگران ہے۔ تُو ہر کام ایسے کر کہ ہمارے دلوں کو جانچ، مسیح کے ہمشکل بننے میں ہماری مدد کر اور ہمیں ایمان میں چلنا سکھا۔ اور ہماری مدد کر کہ تُو جو باتیں ہمیں سکھاتا ہے اُس کو جلدی سیکھیں اور ہماری سمجھ اور محبت میں اضافہ ہو۔

لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے، درد غم، تکلیف اور خالی پن کے ذریعے عدم اطمینان پیدا کرنے یا اپنی محبت مہربانی اور عظمت کا مظاہرہ کرتے ہُوئے چھوٹی بڑی واقعات فراہم کر۔ جو لوگ ابھی تک تجھ سے

ناواقف ہیں اُن کو ایمان بخش کہ تیری نجات کا مثبت جواب دیں، اور اپنے فرزندوں کو بھیج کے راستہ صاف کریں۔

میری مدد کر کہ تیرے سارے کاموں کے لئے تیرا شکر کروں، چاہے وہ خوشگوار ہوں یا نہ خوشگوار۔ میری راہنمائی کر کہ مَیں تمام حالات کا اچھا جواب دُوں، خواہ اُن کے لئے تیری وجوہات کو سمجھتا ہُوں یا نہیں۔ مجھ پر اپنی خواہشات ظاہر کر تا کہ جو کچھ تُو تبدیل کرنا چاہتا ہے مَیں اُس کے لئے جرت مندانہ استقامت کے ساتھ درخواست کروں، طالب ہُوں اور دستک دُوں اور اِس لئے بھی کہ جو تُو قائم رکھنا چاہتا ہے مَیں صبر اور خوشی کے ساتھ برداشت کروں۔ تُو جو سبق سکھاتا ہے اُسے فوری سیکھنے میں میری مدد کر۔

قومیں تیرے تابع ہو جائیں، چاہے رضامندی اور حلیمی سے یا سرگرمی کے استعمال سے۔ تاریکی کی روحانی فوجیں تیرے مقاصد کے آگے جُھکیں چاہے نادانستہ طور پر ہی کیوں نہیں۔ تیری بادشاہی آئے اور تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔ تیرا اِختیار جلد پہچانا جائے۔ جلد آ، اَے خُداوند!

چودھواں دِن

اَے خُداوند! مجھے قوت بخش کہ مَیں تیری جستجو کروں اور تجھے مکمل طور پر جانُوں جب تک تُو مُجھ میں اعلیٰ حکمرانی نہ کرے۔ ہر خیال، بات اور عمل تیرے کردار کا اظہار ایمان اور محبت سے بھرے دل سے ہو۔ مَیں اُن کاموں کے ذریعے دنیا میں برائی پر غالب آؤں جو اُس ایمان اور محبت سے پیدا ہوتے ہیں۔ مجھے رُوح، دل دماغ اور طاقت سے اپنے قریب کر لے۔

جب مَیں کمزور ہُوں اور جب مَیں گروں تو مجھ پر اپنا فضل اور رحم کر۔ میری مدد کر کہ جب دوسروں کو ضرورت پڑے تو مَیں وہی فضل ظاہر کروں۔ دشمن کے حملوں میں اپنے فراہم کردہ ہتھیار کے ذریعے میری حفاظت کر۔ مجھے لڑنے کے لئے مضبوط کر اور اُس دوڑ کے لئے مجھے صبر عطا کر جو تُو نے میرے سامنے رکھی ہے۔ مَیں تیری قدرت کے وسیلے فتح پاؤں۔

تیری نعمتوں کی فراہمی پر قبضہ کرنے میں میری سُستی میری سمجھ اور میرے ایمان کی کمی کا اظہار ہے۔ میرے ایمان کو بڑھا۔ میرے اندر مقدس جوش پیدا کر، تاکہ مَیں آگے بڑھنے کے لئے تیری واضح دعوت سے نہ ہچکچاؤں اور نہ پیچھے رُکُوں۔ چاہے مَیں آگے بڑھوں یا ٹھوکر کھاؤں، مَیں انکساری سے چلتا رہُوں، کہ جو کچھ کِیا جانا چاہئے اُس میں اپنی ناکامیوں کو جو تُو کرنا چاہتا ہے وہ کرنے کو تسلیم کروں۔

مجھ پر گہرا اثر ڈال کہ وقت کم ہے، کام بڑا ہے، ذمہ داری سنجیدہ ہے اور ابدیت نزدیک ہے۔ مَیں یہ ہرگز نہ بھُولوں کہ تُو اپنی حاکمیت میں سب کچھ دیکھتا اور سُنتا ہے تاکہ مَیں اُس طریقے سے زندگی گزاروں جو تجھے پسند ہے اور تیری مرضی کے موافق ہے۔ مجھ میں کام جاری رکھ جب تک تُو میری دل کی دھڑکن، میری سوچوں کا مرکز، میرے ہونٹوں کا حاکم اور میرے قدموں کے لئے راستہ نہ بن جائے۔

وفاداری

اَے خُداوند تیرا شکر ہے کہ تُو جو عظیم "مَیں ہُوں" ہے تُو کل تھا اور ہمیشہ کے لئے رہے گا۔ تُو واحد ہستی ہے جو پوری طرح قابل اعتبار ہے۔ ہم کسی چیز اور دوسرے شخص پر توکل نہیں کرتے۔ تُو ہر چیز کی بنیاد، اور عروج اور منبع اور انتہا ہے۔

مَیں اپنا بھروسہ، ایمان یا اپنی اُمید ایک لمحے کو بھی تیرے سِوا کسی اور چیز پر نہ رکھوں، کہ مَیں مایوس نہ ہُوں اور کسی اور چیز میں سرمایہ کاری کر کے اپنی زندگی برباد نہ کر لُوں۔ میری مدد کر کہ مَیں دوسروں کو تیری مکمل بھروسہ مندی کا پتا دُوں۔ مَیں تیری تعریف کرتا ہُوں کیونکہ تُو ہی لائق ہے، اَے میری چٹان۔

پندرھواں دِن

اَے خُداوند! مَیں تیرے فضل اور رحم کو ضائع نہ کرنے پاؤں۔ مَیں جو کچھ کرتا ہُوں یا جو کرنے میں ناکام ہوتا ہُوں اُس میں مَیں تیرے لئے شرمندگی کا باعث نہ بنُوں۔ مَیں محبت میں دوسروں کے فائدے اور تیرے جلال کے لئے اُن کی خدمت کروں۔ میری زندگی تجھے خوش کرے اور تیری بادشاہی اور تیری حمد کے لئے کار آمد اور خوبصورت بھی ہو۔

میری زندگی کو میرے قول و فعل دونوں میں اپنی طرزِ زندگی کا نمونہ بنا لے۔ جب مَیں اُس سڑک پر سفر کرتا ہُوں جس پر تُو نے مجھے بلایا ہے تو مَیں دوسروں کو اپنے ساتھ شامل ہونے کے لئے بلانے میں موثر ٹھہروں۔ میری مثال میرے آس پاس والوں کے لئے نمک اور نُور کی مانند ہو جائے۔ مَیں تجھ سے محبت رکھنے کا حوصلہ بن جاؤں۔

مجھے اِلٰہی نُور عطا فرما تاکہ مَیں ہر حال میں حکمت اور فہم حاصل کروں۔ میرے دل کو پاک کر، تاکہ مَیں زندگی کے بقیہ فرائض کے لئے مسلسل تیار رہُوں، چاہے دُکھ ہوں یا سُکھ میں۔ مجھے تیار کر کہ مَیں نہ صرف اِس زندگی میں بلکہ ابدیت میں بھی امتیاز کے ساتھ خدمت کروں، کہ مَیں ہمیشہ کے لئے تیرے دل کو خوشی دُوں۔

مقدس پھر بھی یقینی؛ دُور پھر بھی قریب

اَے میرے عظیم اور قدُوس خُداوند! تُو پوری طرح دوسرا ہے—اپنی تخلیق سے مکمل طور پر الگ ہے —تَو بھی تُو نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دستیاب کر دِیا۔ تُو بالکل ناقابلِ فہم اور ناقابل رسائی ہے تَو بھی تُو نے اپنے آپ کو ہماری پہچان کے قریب ترین کر دِیا ہے۔ مسیح میں تُو نے خلا کو پُر کیا اور نزدیک آگیا ہے۔ رُوح القدس میں تُو ہم میں اِس قدر موجود ہے کہ ہم میں سکونت کرتا ہے اور ہمیں تبدیل کرتا ہے۔

الفاظ اِس ناقابل بیان نعمت کی حیرت کو بیان نہیں کرسکتے۔ مَیں اِسے نہیں سمجھ سکتا۔ مَیں حیران اور پریشان ہُوں۔ مَیں حیران ہُوں۔ میری مدد کر کہ مَیں اِس حیرت سے کبھی محروم نہ ہُوں۔ میری توجہ پر مستقبل قابو پالے تاکہ مَیں تجھے جاننے کے حیران کُن اسرار کی تلاش میں لگا رہُوں۔ مَیں زندگی کے بارے اپنے فطری تصور سے بالاتر ہو جاؤں، اور تیرےمافوق الفطرت تشکیل اور سرگرمی کو سمجھُوں جس سے تُو ہر چیز کو اپنے مقصد کے مطابق بناتا ہے اور اپنے کردار اور اپنی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔

دوسروں کی بیداری اور اپنی لامحدود قابلیت کی تعریف کو بڑھانے کے لئے مجھے اپنے آلہ کار کے طور پر استعمال کر۔ میرے ذریعے ایسی زندگی کو ظاہر کر جو نجات یافتہ مخلوق کے لئے موزوں ہو، تیرے مقصد کی گہری گرفت جو میرے روزمرہ کے مشاغل کو تشکیل دے۔ اپنے ساتھ گہری سیر کے ذریعے مجھے نئی تخلیق میں زندگی، تیرے طریقوں سے زیادہ مطابقت، اپنے مقاصد کے عظیم تصور، اور اپنی بادشاہی میں تیزی سے تجدید شُدہ زندگی کے لئے تیار کر۔

سولھواں دِن

اَے خُداوند اپنی رُوح سے مجھ میں اور میرے ذریعے زندہ رہ۔ تیری سانسیں میری دعا بن جائیں۔ میری ستائشوں کو آباد کر۔ میرے الفاظ میں بول۔ میری سوچوں کو متاثر کر۔ میرے ہاتھ تیرا کام کریں اور میرے پاؤں تیری راہوں پر لے چلیں۔ تیری خواہشات اور جذبے میرے دل کی دھڑکن بن جائیں۔ مجھے مکمل طور پر اپنا ہم شکل بنا تاکہ مَیں زمین پر آسمان کا اظہار بنُوں۔

انصاف کے ساتھ رحمت

اَے قدُوس خُدا! تیری راست بازی مطلق ہے۔ تیرا شکر ہے کہ تُو اِتنا پاک ہے کہ تیری حضوری میں کوئی خطا یا ناکامی درگزر نہیں ہو سکتی۔ تیری کاملیت مطلق ہے۔ لیکن اَے پیار کرنے والے باپ! مَیں تیری رحمت کا

اِس سے زیادہ شکر گزار نہیں ہو سکتا۔ تُونے اپنی حکمت اور محبت میں اُن لوگوں کو اپنے ساتھ قریبی تعلق پیش کیا ہے جو یسوع میں تیری نعمت کا جواب دیں گے۔

ہم اُس کے مستحق نہیں ہیں۔ ہم کبھی نہیں ہو سکتے۔ تُونے ہمیں اپنی پاکیزگی اور کاملیت عطا کرنے کو ممکن بنانے کے لئے اپنے آپ کو قربان کرنے کا چناؤ کیا۔ مجھے اِس طرح جینا سکھا کہ جو کام تُونے مجھ میں شروع کیا اُسے ظاہر کروں۔ مجھے دکھا کہ مَیں اپنے روزمرہ خیالوں، باتوں اور کاموں میں تیرے دل کو کیسے خوش کروں۔ مجھے یسوع کا ہم شکل بنانے کے عمل کو مکمل کر۔ مجھے استعمال کر کہ مَیں دوسروں کو بھی اِس بے مثال مہم کی طرف بلاؤں۔

مجھے سکھا کہ تیرے ایک کردار کے ساتھ دوسروں سے کیسے تعلق رکھوں۔ مَیں انصاف اور رحم دونوں کرنے والا بنجاؤں۔ مجھے اجازت دے کہ قربانی کے ساتھ دوسروں سے پیار کروں اور اِس طرح تیری لازمی فطرت کا نمونہ بنُوں۔ میرے اندر اور میرے ذریعے ظاہر کر کہ تُو کیسے چاہتا ہے کہ تیری بادشاہی میں زندگی بسر کروں۔ بطور زندگی اور محبت کا بانی بہت سے لوگ محبت کی اِس حیران کُن مثال کی طرف آجائیں۔ مجھے توفیق عطا فرما کہ مَیں دشمن کی تمام تر مخالفتوں کے باوجود محبت میں ثابت قدم رہوں۔

ستارواں دِن

اَے خُداوند! میرے خیالات کو تشکیل دے اور مجھے ہر جگہ پر اپنی سرگرمی دکھلا۔ مجھے اپنی محبت دکھلا نہ صرف صلیب پر یا تیری کلیسیا میں بلکہ میرے اردگرد دنیا میں بھی خواہ وہ خوشگوار چیزوں میں ہو یا تکلیف دہ اور غم موسم میں ہو۔ میری مدد کر کہ جب تُو اپنے لوگوں کو ابدیت کے لئے تیار کرتا ہے تو مَیں تیرے نظم و ضبط اور تربیت کو پہچانُوں۔

سورج مجھے آفتاب صداقت کی یاد دلائے جس کی چمک اِس سے زیادہ ہے۔ بارش مجھے اُن برساتوں کی یاد دلائے جن سے تُو میری رُوح کو سیراب کرتا ہے۔ ندیاں مجھے ابدی شہر کا دریا یاد دلائیں۔ اِس تخلیق میں خوبصورت کی عارضی پرچھائیاں میری روح کو ابدی ٹھوس اور ناقابل بیان حد تک مکمل کرنے والی تخلیق کا مشتاق بنادیں جو تُو تیار کر رہا ہے۔

مجھے اِس قابل بنا کہ مَیں مکمل طور پر تجھے پہچانُوں تاکہ دوسروں کو آپ سے واقف کر سکوں۔ مَیں پوری طرح تیرا ہم شکل بننے کے لئے تجھے نہایت گہرائی سے سمجھُوں۔ میرے لئے وجہ پیدا کر کہ مَیں تیری بات چیت اور تحریکوں کو سمجھ سکُوں تاکہ مَیں زیادہ توجہ سے جواب دے سکُوں۔

پاک تثلیث

اَے باپ، بیٹے اور رُوح القدس! آپ کی ابدی وحدت اور فطرت ایک مکاشفہ ہے۔ اتنی مضبوط شناخت کے ساتھ مکمل بے لوثی کیسے مل سکتی ہے؟ اتحاد بننے کے لئے کاملیت اتنی مکمل کیسے ہو سکتی ہے؟ شناخت اتنی واضح اور کثیر پہلو کیسے ہو سکتی ہے؟ تُو مکمل ہے تو بھی اپنے فرزندوں کو اپنے ساتھ شامل ہونے، ہمیں اپنے ایک خاندان میں شریک ہونے کی دعوت دیتا ہے۔

اَے باپ! تُو منبع منزل اور بانی کے طور پر ہر چیز پر راج کرتا ہے۔ اَے باپ کے بیٹے! تُو باپ کو ظاہر کرتا ہے تاکہ ہم اُسے سمجھ سکیں۔ تُو تخلیق اور نجات کا نمائندہ ہے۔ تُو ہر چیز کو باپ کی تابعداری میں لانے کے لئے باپ کی خدمت کرتا ہے تاکہ وہ بدلے میں یہ سب تیرے اختیار میں کر سکے۔ اَے رُوح القدس! تُو ہم میں بسا ہُوا ہے اور ہمیں مسیح کے ہم شکل بناتا ہے۔ تُو ہماری آہوں کو الفاظ دیتا ہے اور ہمیں بدن میں مِلا دیتا ہے۔

اَے زبردست تثلیث! ہماری راہنمائی کر، ہمیں شکل دے اور ہمیں اپنے ساتھ شامل کر لے۔ اپنے بدن کے طور پر ہمارے اندر اور ہمارے ذریعے اپنی محبت کو کام کرنے دے، بغیر کسی رُکاوٹ کے اپنے آپ کو ہمارے اندر اور ہمارے ذریعے اپنی لازمی فطرت کے ظاہری کام کے طور پر ایک دوسرے پر اور اُن پر ظاہر کر جو تیرے بدن سے باہر ہیں دنیا میں اپنے فعال اتحاد کی گواہی کے طور پر ظاہر کر۔ ہمارا اتحاد تیری عظمت کا ایک طاقتور اظہار بن جائے۔ تیری بالادستی ہر طرح کی تعریف اور عزت کے لائق ہے۔

اٹھارہواں دِن

اَے باپ! مَیں جتنا زیادہ تجھے جانتا ہُوں اُتنا ہی میری کوتاہیاں اور ناکامیاں نظر آتی جاتی ہیں۔ مَیں دیکھتا ہُوں کہ میری عظیم کوششیں بھی خودغرض مقاصد سے داغ دار ہیں۔ مَیں جتنا زیادہ تیری قدرت کو پہچانتا ہُوں اُتنا ہی اپنی کمزوریوں کو تسلیم کرتا جاتا ہُوں۔ مَیں جتنا تیری حکمت کو سمجھتا جاتا ہُوں اُتنا ہی مجھے اپنی کمزوری اور نااہلی نظر آتی جاتی ہے۔

اِس لئے مجھے جسم میں رہتے ہُوئے ایک بھی مزید لمحہ ضائع نہ کرنے دے بلکہ مجھے رُوح میں جینے دے۔ مجھے لبریز کر دے۔ مجھے استعمال کر تاکہ مَیں صرف تیری بادشاہی پر توجہ نہ کروں بلکہ رُوح القدس کی قوت میں ایسا کروں۔ مَیں اپنے بارے میں یا خدمت کی لطف سے حوصلہ افزائی کا نہ سوچوں بلکہ تیری قابلیت اور تیری حضوری میں خوش رہُوں۔

میری حکمت، قوت، برداشت، ایمان، اُمید اور ہر چیز بن جس کی مجھے وہ زندگی جینے میں ضرورت ہے جو تیرے دل کو خوش کرتی ہے۔ تجھ سے جُدا ہو کر مَیں کچھ نہیں کر سکتا۔ تجھ میں میرے پاس بہت کچھ ہے، حتیٰ کہ اگر میرے دوست، مادی چیزیں، یا انسان کی بنائی تنظیمیں مجھے ناکام کر دیں، یا اگر تخلیق خُود میرے ارد گرد جل رہی ہو۔ دراصل، دنیاوی چیزوں کے نقصان میں مَیں تیری اہلیت اور قابلیت کو زیادہ صحیح معنوں میں سمجھتا ہُوں۔

نئے آسمان اور نئی زمین میں رہنے اور خدمت کرنے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہے اُس کا میرے ذہن میں ذرا بھی تصور نہیں ہے۔ مجھے تجھ پر بھروسہ ہے کہ تُو مجھے شاندار استحقاق کا اہل بنائے گا، چاہے دنیا میں اُس کی قیمت کچھ بھی ہو۔ مجھے استعمال کر کہ مَیں اِس مقصد کے لئے دوسروں کو بھی زیادہ سے زیادہ تیار ہونے میں مدد کروں۔ تیرے تمام لوگ تیری راہوں اور مقاصد کو جان جائیں تاکہ ہم مل کر ہمارے اندر تیرے کام میں تعاون کر سکیں۔

ہر جگہ موجود

اَے خُداوند! مَیں صحیح معنوں میں نہیں سمجھ سکتا کہ ہر جگہ پر تیری موجودگی ایک ہی وقت میں کیسے ہوتی ہے۔ تُو ساری کائنات میں بستا ہے اور تیری بالادستی چھوٹے سے چھوٹے ذرے کے اسرار سے لے کر اربوں کہکشاؤں کی ہم آہنگی میں واضح ہے۔ تیری موجودگی کی آفاقیت کے باوجود تُو تمام مخلوق کے ساتھ اپنے تعلق اور شمولیت میں شدید ذاتی ہے۔

مَیں اِس ناقابل تسخیر لامحدویت کے لئے تیری بڑائی کرتا ہُوں۔ مجھے دکھا کہ سب کچھ ترک کر کے تیری خود مختار حاکمیت اور بے مثال نیکی کے یقین میں کیسے تیرنا ہے۔ مَیں تیرے کاموں کے ساتھ مکمل ہم آہنگی میں رہُوں اور کسی بھی طرح تیری مخالفت یا تجھ پر شک نہ کروں۔ میرے جوابات ہمیشہ خالص محبت اور بھروسے کے ہوں۔ مجھے اجازت دے کہ تیری عظمت دوسروں کو بتاؤں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ تیری عبادت کریں۔

اُنیسواں دِن

اَے باپ! مَیں بے تابی سے اُس دِن کا منتظر ہُوں جب نہ کوئی غم ہو گا، نہ درد نہ نقصان؛ جب کوئی تھکن غالب نہیں آتی، جوش کے جھنڈے نہیں ہیں، نہ گُناہ روکتا ہے؛ جب نہ بے اعتقادی ہے نہ خوف، یا میرا یا دوسروں کا تکبر تیرے لئے غم کا سبب نہیں بنتا ہے اور ہمارے درمیان ایک رُکاوٹ پیدا نہیں کرتا ہے؛ جب کوئی خلفشار مجھے اُس راستے نہیں ہٹاتا جو تُو نے تیار کیا ہے۔

اب مجھے دنیاوی چیلنجوں سے بالاتر زندگی جینے کی توفیق عطا فرما۔ مَیں اپنی نگاہیں تجھ پر لگا کر مقدس زندگی گزاروں۔ تیری محبت میری تسلی ہو، تیرا جلال میری خُوشی ہو، تیرا مقصد میرا راستہ ہو اور تیری مرضی میری آرام گاہ ہو۔ ہر ایک مشکل یاد دِہانی کا صرف تجھے مکمل طور پر جاننے اور میری اُمید کو بڑھانے کی بھوک کے طور پر کام کرے تاکہ مَیں زیادہ وفاداری سے برداشت کروں۔

عالم کُل

اَے خُداوند! تُو کائنات کی دیکھی اَندیکھی تمام تفصیلات کو جانتا ہے۔ تیری معلومات مستقل اور مکمل ہے۔ تُو ہر وجہ، ہر تاثیر، ہر عمل اور ہر تعلق کو پہچانتا ہے۔ تُو ہر ردِ عمل، ہر ممکنہ مستقبل کی پیشین گوئی کرتا ہے۔ تُو ہر واقع اور ہر فیصلے کو ترتیب دیتا ہے، چاہے وہ تیری مرضی کے تابع ہو، تیری مرضی کے مخالف ہو یا مکمل آگاہی میں ہو۔ تیری حکمت میں تیرے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے سب چیزیں مل کر کام کرتی ہیں۔

مجھے ہدایت کر تاکہ مَیں ہمیشہ دانستہ طور پر کر تیری خواہشات کے ساتھ چلوں اور اپنے طریقے تلاش کرنے میں اپنی زندگی ضائع نہ کروں۔ میرے خیالات تیرے پیچھے چلے آئیں۔ مجھے حکمت عطا کر کہ مَیں تیری سرگرمی اور ارادوں کو سمجھُوں تاکہ مَیں ہر روز جستجو کر سکُوں۔ مجھے اجازت دے کہ مَیں تیرا گہرا فہم اور تیرے ناقابل تسخیر فیصلے لوگوں کو بتا سکُوں۔

بِیسواں دِن

خُدا جو دل پر نظر کرتا ہے، میرے دل کو چین نہ لینے دے جب تک میرا دل تیرے سامنے بے عیب نہ ہو جائے۔۔۔نہ صرف قانونی لحاظ سے بلکہ میری زندگی کے روزمرہ اظہار کے طور پر۔ مجھے روح سے پیدا ہونے پر نہ رہنے دے؛ میری مدد کر کہ مَیں اُس سے معمور ہو جاؤں، اِس کے جھکاؤ پر توجہ دُوں اور اُس کے ساتھ چلُوں۔

اگر مَیں اچھے کاموں اور خدمت میں ایمان کی فرمانبردار زندگی سے اِس ایمان کا مظاہرہ نہیں کرتا تو مَیں عقیدہ پیش کرنے پر اکتفا نہ کروں۔ تیرے ناراض ہونے کے خیال کے خوف سے میرا خلوص ظاہر ہو، تیری مرضی کو جاننے اور تیری خاطر اپنی خودی کا انکار کرنے کے تعلق سے۔

میرے اندر یا باہر کوئی چیز تجھے غمگین کرنے، تیرے جلال کے لئے نابینا ہونے، تیرے فرزندوں کو غصہ دلانے، مجھے تیری ہدایات سے ہٹانے، یا تیرے وعدوں کو بھلانے نہ پائے۔ میری دنیاوی سرگرمیوں کو اجاز

ت نہ دے کہ میری روحانی زندگی کو نقصان پہنچائیں یا میری دنیاوی فکریں میری روحانی فکروں کو گرہن نہ لگائیں۔

کسی چیز کو ایک چیز پر چھاجانے کی اجازت نہ دے، مجھے تیری حضوری میں ہونا ہے۔ بلکہ مجھے وہ دل عطا فرما جو تیری طرف متوجہ ہو، تیری راہنمائی کے لئے حساس ہو، تیری اصلاح کا جواب دے، اور تیری ہدایت کو فوری جواب دینے والا ہو۔ مجھے تجھ میں قائم رہنے کا فن سکھا، تاکہ مَیں دنیا میں دُنیا کا نہیں تیرا آلہ بن کر رہُوں۔

میرے دل کو پاک کر دے تاکہ ہر خیال اور مقصد میں تیرا راج ہو۔ میری واحد خواہش بن کر مجھ میں اور میرے ذریعے جلال پا۔ اجازت دے کہ تجھے جاننے کی میری کوشش دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی ترغیب دے۔ نتیجہ یہ ہو کہ جب گناہ گار تیری پیروی کی طرف متوجہ ہوں تو تجھے جلال ملے اور مقدسین تیری طرف کھنچے چلے آئیں۔

قادرِ مطلق

اَے خُداوند! تیری قدرت لامحدود ہے، تیری قدرت کی وسعت بے بیان ہے۔ تیری بے پایاں عظمت بیان کی نفی کرتی ہے اور تیرا جلال فہم سے بالاتر ہے۔ تیارا اختیار ناقابل فہم اور تیرا حکم غیر واضح ہے۔ اَے قادر مطلق خُدا! ہر چیز جو موجود ہے اور جو کچھ واقع ہوتا ہے سب تیرے اختیار میں ہے، تاکہ تُو سارا کام اپنی مرضی کے مشورے سے کرے۔

مَیں مکمل طور پر اِس علم میں آرام پا سکتا ہُوں کہ تُو رحمت اور محبت کرنے والا نیک اور کامل قابل اعتماد ہے۔ جب مجھے کوئی اُمید نظر نہ آئے کہ جھکی ہُوئی چیز سیدھی ہو سکتی ہے مُڑی ہُوئی چیز بحال ہو سکتی ہے، تو مَیں جانتا ہُوں کہ تُو ہر چیز نئی بنا سکتا ہے۔

مَیں سمجھ نہیں پاتا کہ تُو کمزور لوگوں کے ذریعے کام کر کے خُود کو محدود کیوں کرتا ہے، بلکہ تُو اپنی حکمت میں تحمل کا اظہار کرتا ہے اور اِس کمزوری کے باوجود حیرت انگیز صلاحیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ کمزوری کے ذریعے اپنی قدرت دکھانے کے طریقے سے مجھ میں اعتماد پیدا کر۔ مجھے نرم ہونا سکھا جیسا کہ تُو ہے، اُن لوگوں کے ساتھ تحمل کر جو جدوجہد کر رہے ہیں۔ مجھے کمزوروں کے ساتھ عاجزی اور انکساری اور ضرورت مندوں کے ساتھ ہمدردی ظاہر کرنے کی ہدایت فرما۔ تیرا شکر ہے کہ تُو میرے ساتھ فضل اور رحمت میں برتاؤ کرتا ہے۔ میری مدد کر کہ مَیں دوسروں کی مدد کروں جیسے تُو نے میرے ساتھ سلوک کیا۔

اِکیسواں دِن

اَے خُداوند! تُو اپنے دُکھوں کا اجر حاصل کر۔ بہت سے لوگ خوشی اور رضامندی سے تیری بادشاہی کے تابع ہوں۔ سب لوگ تیری حکمرانی کو قبول کریں اور تیری مرضی پوری دنیا میں پھیل جائے۔ مجھے اُس طرح استعمال کر جیسے تُو چاہتا ہے۔ چاہے میری کامیابی یا میری تکلیف کے ذریعے، میری تندرستی یا میری بیماری اور تکلیف کے ذریعے، خواہ میری زندگی یا موت کے ذریعے، تُو جلال پا۔ مجھے دکھا کہ اِس مقصد کے لئے کیسے محنت کروں اور مجھے ایسا کرنے کے لئے تقویت دے۔ مجھے اجازت دے جو تُو چاہتا ہے کہ مَیں تمام چیزوں کو تیرے پیار بھرے اختیار اور قدرت میں لانے کے لئے کردار ادا کروں۔

چونکہ مَیں مکمل طور پر تیرا ہُوں، تیری طرف سے آنے والے حالات کو خُوشی سے قبول کروں، یہ جانتے ہُوئے کہ تُو قربانی میں بھی ویسا ہی جلال پا سکتا ہے جتنا فتح میں۔ مجھے یہ سمجھنے کی حکمت عطا فرما کہ تیرے ہاتھ سے کیا ہے اور دشمن کے حملے کیا ہیں، تاکہ مَیں کوئی بوجھ یا رُکاوٹ قبول نہ کروں جس کے ذریعے وہ مجھے روکنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ میری رُوح کو مایوسی، تلخی سے یا اپنی خواہش کو صرف تجھی پر لگانے کے خوف سے پاک کر۔ مجھے اپنی نعمتوں سے مطمئن فرما دے۔

مجھ پر ظاہر کر کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا تاکہ مَیں اپنی تمام صلاحیتوں کو اُس پر لگا سکُوں جو تُو مجھے دے سکتا ہے۔ مجھے اپنی بلاہٹ اور حضوری میں تکمیل عطا کر۔ تیری خدمت کی سعادت کے لئے تیرا شکر ہے لیکن اُس سے بھی زیادہ تیرا فرزند ہونے اور اِس دنیا میں تیرے ساتھ کام کرنے کے لئے تیرا شکر ہے۔ مجھے تیار کر کہ تیری اچھی خدمت کروں نہ اِس دنیا میں بلکہ اگلے جہاں میں بھی، جہاں تیری مرضی کا اظہار تمام مخلوق کی بحال شُدہ کاملیت میں ہوتا ہے۔ اب مجھ میں اپنے فضل کی گواہی یا نشانی کے طور پر اُس حالت کا کوئی سایہ یا پہلو پیدا کر۔

ابدیت

اَے ابدی خُدا! مَیں اِس حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا کہ تُو وقت سے باہر ابتدا سے انتہا تک دیکھ سکتا ہے۔ تُو عظیم "مَیں ہُوں" ہے اور اب ابدیت میں رہتا ہے۔ تیری جیت پہلے سے وقوع میں آ چکی ہے۔ تیرا مقصد پہلے ہی پورا ہو چکا ہے۔ تُو نے نہ صرف "کتاب کا اختتام پڑھا ہے" بلکہ اِسے لکھا ہے۔

مجھے ہمیشہ کی روشنی میں ایمان سے چلنا سکھا۔ میری مدد کر کہ میری نگاہیں ابدی چیزوں پر لگی رہیں اور اُن پر میری اُمید قائم رہے۔ مجھے توفیق دے کہ مَیں تیری بلاناغہ حمد میں لگا رہُوں۔ میری راہنمائی کر کہ تیرے وعدوں کی حقیقت میں چلُوں جو بھی میری زمینی آنکھوں کو دکھائی نہیں دے رہے۔ مجھے صلاحیت بخش کہ ابدی سچائی اُن لوگوں کو بتاؤں جو محض وقتی حقائق کو دیکھ رہے ہیں۔ مجھے زمانہ حال میں پھنسے ہُوئے لوگوں کے لئے اُمید اور ایمان کے ساتھ استعمال کر۔

بائیسواں دِن

اَے رحیم خُداوند! مجھے رحم کرنے والا بنا۔ مَیں نااُمید اور پسماندہ لوگوں کی خدمت کو ترجیح دُوں جیسے تُو کرتا تھا۔ مَیں بے گھروں، نااُمید، ذہنی بیماروں، گُناہ کے زیرِ اختیار، نااُمید، غمگین اور بے چارے لوگوں کو برکت دُوں۔

میری خیالوں کو اُن طریقوں سے معمور کر کہ مَیں تیری محبت ظاہر کروں، تیری مہربانی دکھاؤں اور خدمت لینے کی بجائے خدمت کروں۔ بہت سے لوگ تیری طرف متوجہ ہوں اور نتیجے میں تیرے نام کو جلال مِلے۔

بھلائی

اَے پیارے آسمانی باپ! مَیں مکمل طور پر تیری نیکی، مہربانی، رحمت، ترس اور شفقت کا مقروض ہُوں۔ مَیں اُن نعمتوں کے لائق نہیں ہُوں اور ہمیشہ رہُوں گا۔ میری واحد خُوبی یہ ہے کہ تُونے مجھ سے محبت رکھی۔ مَیں اُس حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا لیکن مَیں ہمیشہ اُس کے لئے شکرگزار رہُوں گا۔

مجھے دِکھا کہ تیری نقل کیسے کروں جیسے ایک پیارا بچہ اپنے والدین کی کرتا ہے۔ مجھے سِکھا کہ تیرے کردار کو ظاہر کرنے میں تیری مثال کی پیروی کیسے کروں۔ مجھے مسیح کا ہم شکل بنا۔ میرے دل کو بدل دے کہ ہمیشہ تیرے موافق رہے۔ مَیں دوسروں کو برکت دُوں جیسے تُونے مجھے برکت دی، جن لوگوں سے مَیں پیار اور خدمت کرتا ہُوں اُن کی اہلیت سے کوتاہ نظر۔ کیونکہ مَیں محدود ہُوں، تُو مجھ پر ظاہر کر کہ مَیں تیری محبت دکھانے کے لئے کس پر توجہ دُوں۔ مَیں اُن میں سے کسی کام کو نہ چھوڑوں جو تُونے میرے لئے تیار کئے ہیں۔

تئیسواں دِن

اَے خُداوند! مَیں تیری رُوح میں دعا کرتا ہُوں کہ تُو میرے کردار کو مسلسل پاک رکھ۔ مجھے حلیمی کا لباس پہنا۔ میرے راستے کو لمحہ بہ لمحہ واضح کرتا جا۔ اپنے لئے میرے جوش اور عقیدت میں اضافہ کر۔ مجھے

احساس دلا کہ میرا دنیاوی قیام مختصر ہے اور مجھے اپنے قدموں کو اُس کے مطابق ترتیب دینا ہے۔ مجھے تاخیر کرنے اور فیصلہ نہ کرنے کی حماقت سے شفا دے۔ میرے ذریعے اپنے آپ کو جلال دے۔

ماخذ، خالق، بانی

اَے خُداوند، تُو پہلا سبب ہے۔ تُو نے اپنے کلام سے ہر چیز کو بنایا۔ تُو زندگی اور نجات کا بانی ہے۔ تُو نے تمام چیزوں کو شکل بخشی۔ گُناہ کے ذریعے ہم نے تیری کامل تخلیق کو مسخ کِیا، توڑا اور بگاڑ دِیا ہے۔ تیرا شکر ہے کہ تُو تمام چیزوں کو ایک نئی مخلوق میں بحال کر دے گا۔ ہم بے تابی سے اُس دِن کے منتظر ہیں جب تیری کامل بناوٹ کی تجدید کی جائے گی۔

اَے خُداوند! براہ کرم، تُو نے ہمیں خدمت کے لئے تیار کرنے اور نئی مخلوق میں رہنے اور پرستش کرنے کے لئے جو کام شروع کِیا تھا اُس کو جاری رکھ اور مکمل کر۔ ہم تیری حضوری میں اُس متحرک زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتے، جب ہم بالآخر تجھے تیرے پورے جلال میں صاف طور پر دیکھیں گے اور تیری ناقابل فہم شان کو محسوس کریں گے۔

ہم تیری پرستش کرتے ہیں۔ یہ حیران کُن اور تعجب کی بات ہے کہ تُو ہمیں تیار کرنے، پاک کرنے، تربیت دینے، لیس کرنے اور آزمانے کے لئے گُناہ سے پیدا ہونے والے بگاڑ، ٹوٹ پھوٹ، اور بدعنوانی کو بھی استعمال کرتا ہے۔ تیری حکمت ناقابل فہم ہے۔ تُو موت سے زندگی، شکست سے فتح، کمزوری سے زور اور حلیمی سے جلال پیدا کرتا ہے۔

ہمیں تجھ پر بھروسا ہے۔ ہم تیرے ہاتھوں میں مٹی ہیں۔ ہمیں ڈھال۔ ہمیں استعمال کر۔ تیرا شکر ہے

چوبیسواں دِن

اَے خُداوند! مجھے بری طرح میری ناکافی عبادت کے لئے معاف کر دے۔ میرے دل کو اُس پرستش سے ہم آہنگ کر جو فرشتے کرتے ہیں، جو تجھے رُوبرُو دیکھتے ہیں۔ میرے حقدار ہونے کے مکمل طور پر نامناسب احساس کو معاف کر دے۔ مَیں حیرت انگیز فوائد کو پہچانیں جن کے ہم مستحق نہیں جو تُو نے پہلے سے مہیا کئے ہیں اور اُس خوشی کو جانیں جو تو میرے واسطے تیار کر رہا ہے تاکہ مَیں تیری عطا کا شکر کر کے خُوش ہو سکوں۔

میرے دل کو دنیاوی مشاغل یا پریشانیوں سے بچا لے۔ میرے پورے وجود کو بھر دے کہ مَیں تجھ پر اور تیری بادشاہی پر دھیان دُوں تاکہ میری زندگی، عبادت، اور روح تیرے جوہر سے معمور ہو جائے۔ تیرا کلام

اور تیری آواز میرا کھانا اور پینا بن جائے۔ میرا ایمان میرا سکون بن جائے کیونکہ میری رُوح مکمل طور پر تیری حضوری سے جُڑی ہُوئی ہے۔

کُھلا دل، ہاتھ، گھر، آسمان

اَے خُداوند تیرے کھولے کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔ مہربانی فرما کے اپنے لوگوں کے دلوں کو کھول تاکہ اس سے محبت رکھیں جس سے تُو محبت رکھتا ہے، اُس سے نفرت کریں جس سے تجھے نفرت ہے اور اُس چیز کی خواہش کریں جس کی تُو خواہش کرتا ہے۔ جو لوگ تجھ سے محبت نہیں رکھتے اُن کے دلوں کو کھول کہ تجھ سے محبت رکھیں۔ اُن کو ایمان بخش کہ وہ اپنی تابعداری، شکرگزاری اور عقیدت کے ساتھ تیری شائستگی کا جواب دے سکیں۔

اپنے لوگوں کے ہاتھوں کو کھول کہ وہ تیری برکت، فضل، رحمت اور محبت کے اظہار کے طور پر خدمت کریں۔ جیسے ہمیں برکت ملی، ہم دوسروں کے لئے برکت بنیں۔ ایک دوسرے کے لئے ہماری سخاوت اور ہمدردی اتحاد کی گواہی بن جائے جس سے تیرے نام کو جلال ملتا ہے۔ مصیبت زدوں اور ضرورت مندوں کے لئے ہماری فکر اور دیکھ بھال تیرے فضل کا مظہر بن جائے جس کی وجہ سے لوگ تیرے نام کو جلال دیں۔ ہماری خدمت کی قربانیاں تیری قربانی کا آئینہ بن جائیں اور اِس طرح لوگوں کو تیری طرف کھینچیں۔

ہمارے گھر مستقل عبادت اور تیرے فضل کی نشانیوں کے طور پر کھلے رہیں۔ ہمیں سکھا کہ مسافر پروری کی زندگی کیسے گزاریں کہ ہم وقتی رفاقت رکھ سکیں اور داخل ہونے والوں کی روحوں کو سہارا دے سکیں۔ جب وہ ہمارے اندر تیری زندگی سے ممکن کئے ہُوئے تعلقات اور رفاقت کا تجربہ کریں اور اندر داخل ہوں تو اُن کی روحیں تازہ ہو جائیں اور زیادہ سے زیادہ تیری خواہش رکھیں۔

زمین پر موجود اپنے خاندان کی کثرت کی زندگی کے لئے فوائد کو جاری کرنے کے لئے آسمان کو کھول دے۔ ہم تیری برکتوں کا وسیلہ بن جائیں۔ زمین پر بطور مسافر، تیری بادشاہی کی ثقافت اِس ٹوٹی ہُوئی دنیا میں ایک عجیب اور حیرت انگیز تجسس کے طور پر تیرے لوگوں میں ایک نمونہ بن جائے۔ ہماری مدد کر کہ ہم اپنی آنکھیں کھلے آسمان پر لگا رکھیں تاکہ ہم ہمیشہ تیری مرضی اور طریقوں کے لئے جواب دہ رہیں۔ ہمیں اپنی سمت اور نیت کے لئے حساس بنا۔

پچیسواں دِن

اَے جلالی نجات دہندہ! تُو میری زندگی، میری اُمید، خُوشی، اطمینان، خزانہ، جلال اور انتہا ہے۔ مجھے اپنے کردار، مرضی اور راہوں کا ہم شکل بنا تاکہ مَیں اپنے آس پاس والوں کو برکت دینے کے لئے تیرے ہاتھ

میں آلہ بن جاؤں۔ مجھے بھیج جہاں تیری مرضی ہے، راہنمائی کر کہ میرے قدم اور اعمال دوسروں کو برکت دینے کا ذریعہ بن جائیں۔ میری محبت میں خُوش ہو۔

مجھ میں سے آسمان چمک اِس طرح نکلے کہ مَیں تیری حضوری سے جل اُٹھوں اور اندھیرے میں نُور برساؤں۔ مَیں تیرے فرزندوں میں لگن پیدا کروں اُن لوگوں میں تجھے جاننے کی بھوک پیدا کروں جو ابھی تیرے پیچھے نہیں چلتے۔ مَیں ایک ایسی مثال بن جاؤں جس سے تیرے نام کو عزت ملے۔ مجھے اپنا ہم شکل بنانے میں پیش رفت کر۔

مقدس حواس

اَے خُداوند! مجھے بادشاہی کے حقائق کو سمجھنے کے لئے نئے حواس عطا فرما۔ تُو نے مجھے نئی زندگی بخشی ہے۔ مَیں یہ زندگی ہر روز پوری مصروفیت کے ساتھ گزاروں۔ مَیں کثرت کی زندگی کا تجربہ کرنے کے لئے نئے آسمان اور نئی زمین کے ظاہر ہونے تک کا انتظار نہ کروں۔

مجھے کان عطا فرما کہ تیری آواز کو سُنوں جو میری راہوں کی راہنمائی کرے اور ہر روز میرے دل سے بات کِیا کرے۔ مجھے آنکھیں عطا فرما کہ مَیں چاروں طرف تیرے کام کو دیکھوں ، اُن ضروریات کو دیکھوں جن کو تُو پورا کرنا چاہتا ہے اور اُن رخنوں کو دیکھوں جن کو تُو بھرنا چاہتا ہے تاکہ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔ مجھے ایسی ناک عطا فرما جو تیرے کام کی خُوشبو اور دنیا کی رُوح کی بدبُو کو پہچان سکے تاکہ مَیں ہمیشہ تیری خُوشبو کے ساتھ چپکا رہُوں جہاں بھی وہ میٹھی خوشبو ساتھ لے کر جاؤں۔ مجھے ایسی زبان عطا فرما جو تیری ہر بات سے خوراک لینے کی خواہش مند ہو اور دشمن کی فریب کاری سے بچ جائے۔ مجھے ایسا جسم عطا فرما جو تیری جستجو کے جذبے کو محسوس کرے اور جب تُو باقی مخلوق کو متاثر کرنے کے لئے اپنی کلیسیا سے رابطہ کرتا ہے تو تیرے چھُونے کو پہچانے۔

یہ تمام ذرائع تیری مرضی کو واضح طور پر پہچاننے میں میری مدد کریں۔ یہ مسلسل میری جان اور میری روح کو تیری صورت اور خواہش کے مطابق مسلسل تشکیل دے۔ بخش دے کہ اِس طرح مَیں اپنے جسمانی حواس کی بجائے زیادہ سے زیادہ ایمان کے ساتھ زندگی گزاروں۔ اُس کے ساتھ ہی، ہماری آخری نجات کے لئے میری اُمید کو مضبوط کرنے کے لئے میرے روحانی حواس کو استعمال کر۔ مَیں عارضی مسائل کے لئے کم تشوش کی بجائے مَیں تیری محبت اور کردار سے بھری زندگی کے مکمل تابع ہو جاؤں۔ میرے دل، جان، عقل اور طاقت کی فرمانبرداری، پوری طرح تیرے تابع ہو چکی زندگی سے ظاہر ہو۔

بخش دے کہ میرا وجود تیرے جلال اور تیری خوشنودی کا باعث بنے۔

چھبیسواں دِن

اَے خُداوند! تیرے ساتھ میرا چلنا اِس قدر مکمل ہو کہ باقی تمام دلچسپیاں صرف دھندلے سائے کی مانند دکھائی دیں۔ میری توجہ تیری فکر پر مبزول اور برقرار رہے۔ مجھے خُود فریبی سے بچا۔ مجھے مذہبی لیکن غیر متغیر نہ ہونے دے۔ مجھے محض نالائق بے وقوف نہ بننے دے بلکہ اپنے مقصد میں آگے بڑھنے میں مصروف رکھ۔

مجھے ہمیشہ نیا ہونے والا دل عطا فرما جو تیرے جذبات کو سمجھنا سیکھے۔ تجھ پر میرا توکل اٹل رہے اور میری محبت کامل رہے۔ میری باطنی طاقت ہمیشہ بڑھتی رہے، جب میرا جسم نہایت کمزور ہو جائے۔ ہر دھچکا، درد، غم اور مایوسی صرف تڑپ کو بڑھانے کے لئے کام کرے کہ مَیں تیری معموری کو زیادہ جامع طریقے سے سمجھ سکُوں۔

چار رشتوں کا فدیہ: خُدا، دوسرے لوگ، خُود، مخلوق

اَے پیارے خُداوند! تیرا شکر ہے کہ تیری نجات ماضی، حال اور مستقبل ہے۔ تُو نے ہمیں نجات دی ہے، تُو ہمیں نجات دے رہا ہے اور بالآخر تُو مکمل طور پر ہمیں مخلصی دے گا۔ تیرا شکر ہے کہ تُو ساری مخلوق کو چھڑا رہا ہے، اپنے جلال اور اپنی عظمت کے اظہار کے طور پر بحال اور قائم کر رہا ہے۔

تیرا شکر ہے کہ تُو نجات کے حصے کے طور پر ہمارے تعلقات کے تمام پہلوؤں کو بحال کر رہا ہے؛ تیرے ساتھ، دوسرے لوگوں کے ساتھ، اپنے آپ کے ساتھ اور تمام مخلوق کے ساتھ۔

- تُو نے ہمیں اپنے ساتھ درست بنا لیا ہے۔ تُو نے ہمارے گُناہوں کو ہمارے خلاف شمار نہیں کیا بلکہ ہمیں مسیح کی راست بازی کا فائدہ بخشا ہے، ہمیں اپنے پیارے فرزند بنایا ہے۔
- تُو نے ہمارے اور دوسرے لوگوں کے درمیان تقسیم کی دیواروں کو گرا دِیا ہے۔
- تُو نے ہمیں مسیح میں ایک نئی شناخت دی ہے تاکہ ہم خُود سے اور دوسروں سے بھی محبت رکھ سکیں۔
- تُو نے تمام مخلوق کا انتظام کرنے کے لئے ہمیں ایک نیا حکم دِیا ہے۔

میری دعا ہے کہ ہم ہر روز اپنی پہچان میں آگے بڑھتے جائیں اور تیرے بنائے ہُوئے اِن شاندار انتظامات سے عملی زندگی گزاریں۔

- ہم دلیری کے ساتھ تیرے سامنے حاضر ہُوں اور ہمیشہ تیری حضوری اور تیری راہنمائی میں جیتے رہیں۔

- ہم ایک دوسرے کی خدمت کریں اور ایک دوسرے کے لئے قربانی دیں جیسے تُو نے ہماری خاطر قربانی دی۔
- ہم تیرے دل میں اپنی جگہ کے اطمینان بخش یقین سے آرام پائیں۔
- ہم ساری مخلوقات میں تیری قدرت اور حکمت کی گواہی دینے کے متعلق تیرے ارادے کو مسلسل ذہن میں رکھیں اور اُس کے مطابق کام کریں۔

ہم اُس دِن کے لئے ترستے ہیں جب آخر کار سب کچھ کامل طور پر تیری حضوری میں مکمل ہو جائے گا۔ اُس دِن کی اُمید ہمیں عبوری طور پر مضبوط کرے اور اِن دنوں میں ہماری راہنمائی کرے جو تُو اِس زمین پر ہمیں دیتا ہے۔

ستائیسواں دِن

معاشرے کے درجات

اَے پاک تثلیث، ہماری درخواست ہے کہ جس طرح آپ اپنے اندر تمام اتحاد اور باہمی لگن اور محبت سے پیوست ہیں ہمارے ساتھ بھی ایسا ہی انفرادی اور اجتماعی تعلق پیدا کر دیں۔

- ہمارے خاندان آپ کی محبت کا نمونہ بن جائیں اور زندگی کے ہر پہلو میں آپ کی پرورش کی گواہی دیں۔
- ہماری برادریاں آپ کے ایک دوسرے پر انحصار اور تعلق اور تعاون کی مثال بن جائیں۔
- خدا کرے کہ ہمارے شہر اور قصبے نئی تخلیق میں خدا کے شہر کی پیشین گوئی فراہم کریں، جو آپ میں مرکوز ہیں اور آپ کی روشنی میں ہیں۔
- ہماری قومیں تمام اتحاد کے ساتھ جلال کی روشنی کو ظاہر کریں کیونکہ ہماری زندگیاں آپ کے دل کی دھڑکن پر چلتی ہیں۔
- ہمارا عالمی معاشرہ آپ کے علم کو پھیلانے کے لئے ایک میدانِ عمل بن جائے جیسے ہم مشترکہ طور پر آپ کی تخلیق کے ساتھ تعامل میں آپ کی حکمت کی تعریف کرتے ہیں۔

معاشرے میں بیعانہ کے پانچ نکات

اَے خُداوند! تُو انسانوں کے معاملات کو کئی طرح سے تشکیل دیتا ہے۔ تُو نے مخصوص کِیا کہ ہر جگہ معاشرے مشترکہ طرزِ عمل سے متاثر ہوتے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ تُو انسانوں کے معاملات پر اپنا اثر رسوخ ڈال، مندرجہ ذیل نظاموں مشترکہ اقدار اور ڈیزائن کے مختلف پہلوؤں میں بادشاہی کے اصولوں کو شامل کرکے۔

حکومت: اُن لوگوں کو جگہ دیں جنہیں تُو نے قیادت کے عہدوں کے لئے تیار کیا ہے۔ اُنہیں خُدا کی حکمت عطا کر۔ اُن کو اُنہیں درپیش ذمہ داریوں کے لئے اُن کی نااہلی کا گہرا شعور عطا فرما اور پھر اُنہیں ہدایت کے لئے اپنی طرف متوجہ کر۔ اُنہیں مظلوموں کے فاتح بنادے۔ اُن کے خیالات، احساسات اور ترجیحات کو اپنی مرضی کے مطابق شکل دے۔

تجارت: ہم تجارت کریں، کاروباری اور مالیاتی شعبہ سے تیری تشکیل ظاہر ہو تاکہ دینے کو لینے سے زیادہ برکت کے طور پر دیکھا جائے۔ مالیاتی نظام اور نمونے ایماندار ہو جائیں اور ہر ایک کو عملی ضروریات کی تقسیم کے لئے ایک نعمت کے طور پر استعمال کریں۔ خوشحالی لوگوں کو اُکسائے کہ وہ فخر کرنے کی بجائے تیری مہربانی اور رزق کے لئے تعظیم اور شکر ادا کریں۔

تعلیم: قائم خاندان اور گھر نوجوانوں کو تعلیم دینے کے لئے بڑے پیمانے پر بنیادی مرکز بن جائیں۔ وہ بہت پیار اور دیکھ بھال اور قدر کے ساتھ ایسا کریں جو کام کی کشش ثقل اور اثر و رسوخ کو پہچانے۔ سکولوں میں یا دیگر اداروں میں بطور معلم خدمت کرنے والے جب اُن لوگوں کی راہنمائی میں سرمایہ کاری کرتے ہیں جن کو آپ کی نگرانی میں رکھنا ہے تو آپ سے راہنمائی اور قوت پائیں۔ ساری تعلیم لوگوں کو بطور عظیم اُستاد آپ کا پتا دے۔

مواصلات: خیالات اور نظریات کے تبادلے کو اِس طرح ڈھالیں کہ لوگ اُس وقت موجود معاملات کے درمیان فرق پر سوال اُٹھانا شروع کردیں۔ مختلف مواصلاتی ذرائع ابلاغ پر اختیار رکھنے والے لوگوں کو معاشرے پر اثر انداز ہونے کی ذمہ داری کا احساس دلا اور اُنہیں ایسے مسائل پر توجہ دینے کی طرف راغب کر جو لوگوں کو تیرے راستے پر چلنے میں راہنمائی کریں۔ جو لوگ تجھے جانتے ہیں اُن کو اثر و رسوخ بخش اور اُن کو فہم عطا کر کہ تجھے جلال کیسے دینا ہے اور لوگوں کی تیری طرف کیسے کھینچنا ہے۔

مذہب: جو لوگ تیرے نام کا دعویٰ کرتے اور جو دیگر وفاداریوں کا دعویٰ کرتے ہیں اُن دونوں کو استعمال کر کہ وہ لوگوں کو تیری طرف کھینچیں۔ جو لوگ اپنے آپ کو تیرے فرزند کہتے ہیں اُن کو کوئی وجہ نہ دے کہ

وہ تیرے جلال یا کردار پر شک کریں۔ دوسرے مذہبی نظاموں کا جھوٹ، دکھاوا اور کج روی سب پر عیاں ہو جائے۔ دوسرے مذہبی نظاموں کا جھوٹ، دکھاوا اور کج روی سب پر عیاں ہا جائے۔ دشمن کو روک کہ وہ اُن نظاموں میں پھنسے لوگوں کو اندھا نہ کرے۔ اُنہیں اجازت دے کہ وہ اپنی حالت زار کو پہچانیں اور تیری طرف راغب ہوں۔ اپنے لوگوں کی راہنمائی کر تا کہ اُن کو بچائیں۔

انسانوں کے معاملات میں تیری مستقل فکر اور وابستگی کے لئے تیرا شکر ہو۔ تمام انسانوں کو اپنی طرف کھینچ تا کہ ساری زمین پر تیری تمجید ہو۔

اٹھائیسواں دِن

برکت دعا

اَے پیارے باپ! تیرا مقصد لوگوں کی بھلائی ہے، تا کہ وہ تیری تخلیق اور تشکیل کی تمام خوبیوں کا تجربہ کرتے ہُوئے پھل پھُول سکیں۔ ہم اُن کی زندگی کے ہر پہلو کے لئے دعا گو ہیں۔

جسم: اُن کے جسم مضبوط اور صحت مند ہوں تا کہ وہ تیری خدمت جوش وخروش سے کریں جس کے تُو لائق ہے۔ اُن کی خیریت تیری مہربانیوں کی تعریف اور شکر گزاری کا ذریعہ بن جائے۔

مزدُور: اُن کو وہ کام سونپ جن کے لئے تُو نے اُنہیں بنایا ہے۔ تُو نے اُس کے سامنے جو کام رکھے ہیں وہ اُن میں تکمیل، خُوشی اور تاثیر پائیں۔ ان کو دکھا کہ وہ اپنے کام کرنے کے انداز سے تجھے عزت کیسے دے سکتے ہیں۔

معاشیات: اُن کی ضروریات کو کثرت سے پورا کر جو اُنہیں ضرورت مندوں کو دل کھول کر دینے کے قابل بنا دے۔ وہ دینے کی خوشی کا تجربہ کریں۔ اُن کی زندگی پر تیری مالی برکتیں تیری نیکی کی تعریف اور شکر گزاری کا سبب بن جائیں۔

جذبات: اُنہیں وہ محسوس کرا جو تُو محسوس کرتا ہے۔ اُن کے دلوں کو اپنے ساتھ ہم آہنگ کر۔ سبب پیدا کر دے کہ وہ تجھ میں خوشی پائیں اور تیرے دل کو خوش کریں۔ اجازت دے کہ جب تیری مرضی منسوخ کی جائے تو اُن کو تکلیف ہو۔ اُنہیں روشن تجربہ فراہم کر کہ وہ ہر چیز کے بارے میں اپنا مزاج بیان کریں۔

سماجی: اُن کے رشتوں میں کسی بھی خرابی کو مرمت کر۔ دوسروں کے ساتھ اُن کے تعلقات غم کی بجائے زندگی لائیں۔ اُن کے سماجی باہمی عمل دوسروں کو اُن کی طرف متوجہ کریں اور اُن کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ تجھے مزید گہرائی سے جانیں اور پیار کریں۔

روحانی: اُن کو ایسی زندگیاں عطا کر جو تیری رُوح کے اختیار میں رہیں اور راہنمائی حاصل کریں۔ اُن کی روحانی زندگی کی طاقت اِس حد تک ہو جائے کہ وہ زندگی کے ہر پہلو میں غالب ہوں۔ اُن کی روحانی دولت تیری طرف اشارہ کرتے ہُوئے دوسروں تک پہنچ جائے۔ اُن کو اپنے ساتھ ابدیت کے لئے تیار کر۔

خُدا کو جاننا: فطرت، مقاصد، مرضی، راہیں، خیالات، دل، خواہشات

مَیں تجھے جاننا چاہتا ہُوں۔ تیرے بغیر زندگی خالی اور بے معنی ہے۔ تیری حضوری میں زندگی مکمل ہے اور بھرپور مکمل ہو رہی ہے۔

میری مدد کر کہ مَیں تیری فطرت کو سمجھ سکُوں۔ مَیں لامحدود کو نہیں سمجھ سکتا، لہٰذا اِس پر تعجب کرنے میں میری مدد کر۔ مَیں تیری کاملیت پر تعجب کروں۔ میری مدد کر کہ مَیں تجھے چیزوں کی پیمائش ، معیار کے طور پر دیکھوں جس کے ذریعے تمام چیزوں کو پرکھا جاتا ہے اور اُن کے معنی تلاش کئے جاتے ہیں۔

میری مدد کر کہ تیرے مقاصد کو سمجھ سکُوں۔ میں تیری قابلیت کا تصور بھی نہیں کر سکتا، اس لیے مجھے ان طریقوں کو سمجھنے کا موقع دے جن کے ذریعے تو اسے ظاہر کرتا ہے۔ جب تُو اپنے جلال کو ظاہر کرتا ہے تو مَیں تیرے راستے کی تصویر بناؤں ، تاکہ مَیں زیادہ موثر طریقے سے اُس کی عکاسی اور دعویٰ کر سکُوں۔

مجھے اِس قابل بنا کہ جن حالات کا مجھے سامنا ہے اور جن حالات میں تُو مجھے رکھتا ہے اُن میں اپنے لئے تیری مرضی کو پہچان سکُوں۔ میری خواہشات کو ایسی شکل دے کہ وہ تیری مرضی کے مطابق ہوں۔ مَیں اُن طریقوں سے جواب دُوں جو تیرے ارادے کے مطابق ہوں، ہمیشہ یہ دیکھتے ہوئے کہ تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی ہو۔

مجھے اپنی راہیں سکھا تاکہ مَیں مستقبل طور پر تیرے کردار کی عکاسی کروں اور مناسب طریقوں سے تیرے مقاصد کا تعاقب کروں۔ مَیں تجھ سے نظریں ہٹانے کی وجہ سے راستے کے کسی موڑ سے بھٹک نہ جاؤں۔ مَیں اپنے اردگرد تیرے کام کو محسوس کروں اُسوقت بھی جب یہ غیر متوقع طریقوں سے ہو۔

اپنے خیالات مجھ پر ظاہر کر۔ مَیں چاہتا ہُوں کہ نہ صرف تیرے کام کو دیکھوں بلکہ تیری سوچ سمجھوں تاکہ مَیں تیری مزید گہرائی سے تعریف کر سکُوں۔ اپنی سوچ کو مجھ پر ظاہر کر کے میری سوچ کو گہرا کر دے۔ جب مَیں تیرے ذہن کا پتا لگانا شروع کروں تو تیرے کام کا اندازہ لگانا شروع کر دُوں۔

ایسا سبب پیدا کر دے کہ مخلوق کے ذریعے ، خاص کر بنی نوع انسان کے ذریعے تیرا جلال محسوس کیا جائے، منعکس کیا جائے اور دعویٰ کیا جائے۔ میرا دل تیرے دل جیسا ہو جائے۔ میرے جذبات تیرے جذبات سے شکل پکڑیں تا کہ مَیں تیری طرح جواب دُوں۔

مجھے اِس قابل بنا کہ تیری خواہشات کو سمجھ سکُوں تا کہ مَیں اُس سے متاثر ہو جاؤں جس سے تُو خوش ہو۔ مَیں تیرے ارادے سے کم تر چیزوں کے پیچھے نہ جاؤں۔ مَیں چاہتا ہُوں کہ میری خواہشات تعین مکمل طور پر تیری خواہشات سے ہو کیونکہ بطور پیار کرنے والا خالق تُو جانتا ہے کہ کیا بہتر ہے۔

اُنتیسواں دِن

مصائب کے جوابات اور اُن کے فوائد

یہ دعا ۲۰۱۷ کے ایذا رسانی اور مصائب پوسٹ بلاگ سیریز کا خلاصہ ہے، جو obeygc2.com پر فری ڈاؤن لوڈ کے لئے دستیاب دستاویزات میں سے ایک ہے۔ آپ اِس دستاویز میں اُن درخواستوں کے لئے بائبل کے تمام حوالہ جات تلاش کر سکتے ہیں۔

اَے خُداوند ! مَیں اُن مشکلات کا اچھا جواب دینا چاہتا ہُوں جن کو تُو میری زندگی میں اجازت دیتا ہے۔ مہربانی فرما کے اپنی رُوح سے میری مدد کر تا کہ تجھے خُوش کروں اور جلال دُوں اور جب ناخوشگوار حالات کا سامنا ہو تو یہ کام کرنے سے اپنی وفاداری اور پختگی میں ترقی کروں:

اِس پر تیرے نقطہ نظر کے بارے میں سوچوں؛

اپنے لئے انتظار کروں اور راحت کے لئے تُجھ پر توکل کروں؛

تجھ پر اُمید رکھوں اور تیرا طالب ہُوں؛

خاموشی سے تیرے تابع ہو جاؤں؛

تجھے اور اِنسانی ایجنٹوں کو حلیمی سے جواب دُوں؛

بڑبڑا کر یا شکایت سے نہیں؛

میری زندگی کو پرکھ؛

تیری پرستش کروں؛

تجھے پکاروں؛

نہ خوف

نہ ماتم؛

اپنی زندگی کو مشکل میں بھی تیری خدمت کے لئے وقف کروں

بادشاہی کے مقاصد کے تحت خلفشار سے بچوں؛

اِس کے بیچ میں تیری خوشنودی کا طالب ہُوں؛

راست بازی سے کام کروں یہاں تک کہ جب اُس کا نتیجہ ایذا رسانی ہو؛

بہت خُوشی کروں؛

خُوش ہُوں؛

اپنے خلاف کام کرنے والوں کی مزاحمت نہ کروں؛

اپنے دشمنوں سے محبت رکھوں؛

اُن کے لئے دعا کروں جو مجھے ستاتے ہیں؛

اپنے خاندان کے افراد سمیت کسی سے بھی بڑھ کر تجھ سے پیار کروں۔

اپنی زندگی میں کسی بھی چیز سے تجھے بڑھ کر سمجھوں۔

تیرے لئے ہر چیز قربان کرنے کو تیار رہُوں؛

اپنی مرضی اور خواہشات کا انکار کروں اور ہر روز تیرے مقاصد کی خدمت کروں؛

خُودغرض یا مغرور نہ بنُوں؛

عاجزی کے ساتھ دوسروں کو اپنے سے زیادہ اہم سمجھوں اور اُن کے مفادات کو پورا کروں؛

اپنے عہدے کو اپنے فائدے کے لئے استعمال نہ کروں بلکہ دوسروں کی خدمت کروں؛

دوسروں کے فائدے کی خاطر خُود کو تکلیف اُٹھانے کے لئے تیار کرنے سے اپنے آپ کو حلیم بناؤں۔

حوصلہ مند بنُوں؛

عوامی اور نجی طور پر یسوع کی خوشخبری کا اعلان کرتا رہُوں؛

عوانی اور نجی طور پر بادشاہی کی زندگی کے متعلق دوسروں کو تعلیم دیتا رہوں؛

جہاں بھی جاؤں بادشاہی کو فروغ دُوں؛

بادشاہی کی ہدایت کو خوش آمدید کہوں خواہ وہ تکلیف کی طرف لے جائے؛

دوسرے ایمانداروں کے لئے مصیبت میں بھی خدمت کا نمونہ بنُوں؛

مسیح کے اُن پیروکاروں کی نقل کروں جو تیری خدمت کے لئے دُکھ سہتے ہیں؛

ثابت قدم رہُوں ، ایمان کا مظاہرہ کروں اور برداشت کروں؛

روح سے معمور ہو جاؤں؛

آزمائشوں کو تیرے ساتھ اور تیری خاطر شناخت کے طور پر دیکھوں؛

بادشاہی کی سچائیاں بیان کرتا رہُوں جن پر مَیں ایمان لایا ہُوں؛

ہمت نہ ہارُوں؛

اپنی آنکھیں موجودہ صورت حال کی بجائے اندیکھے ابدی حقائق پر لگا کر رکھوں؛

دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنُوں؛

ہر قسم کے ناخوشگوار حالات میں زبردست برداشت کا مظاہرا کروں؛

پاکیزگی، سمجھ، تحمل اور مہربانی میں زندگی گزاروں؛

مخلص محبت، سچی گفتگو اور خُدائی طاقت کی رُوح سے معمور زندگی کا مظاہرہ کروں؛

روحانی جنگ میں کسی بھی ردعمل کے پیش نظر راست باز زندگی کا مظاہرہ کروں؛

جھوٹا سمجھے جانے، مار کھانے، غریب ہونے ، غمگین ہونے اور مرنے پر راضی رہُوں؛

بادشاہی کے لئے محنت کروں؛

ہر قسم کی مشکل، خطرے، تکلیف اور غم کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہُوں۔

دوسروں کی بھلائی کے لئے فکرمند رہُوں؛

اپنی کمزوری پر فخر کرُوں؛

کمزوریوں، بے عزتی، سختیوں ، ایذارسانی اور مشکلات میں خُوش ہُوں؛

میرے دُکھوں میں جلال؛

تیرے دُکھوں میں شامل ہُوں؛

اپنے آپ کو ذبح اور قربان ہونے والے بھیڑ سمجھوں؛

اپنی آزادی کھونے کے لئے تیار رہُوں؛

مسیح کو جاننے کے مقابلہ میں زمین کی کسی بھی اور ہر ایک چیز کو نقصان سمجھوں؛

تیرے دُکھوں اور تیری موت میں خوشی سے شامل ہُوں:

خدمت کی قربانی کے طور پر اپنی اصلاح کے لئے جان بوجھ کر دُکھ اُٹھاؤں؛

تیری خوشنودی کا طالب رہُوں؛

اپنی خدمت اور قربانی جو تیرے لئے کر سکتا ہُوں اُسے بہت کم سمجھوں؛

تیرے ساتھ مر جاؤں؛

ثابت قدم رہُوں؛

تیرے حکموں پر عمل کروں؛

تیرا سفیر بن کر خدمت کروں اور دوسروں کو تیری خواہشات اور راستے پیش بتاؤں۔

تسلی کے لئے تجھ سے رونے اور آنسوؤں کے ساتھ دعا مانگوں؛

تعظیم کے ساتھ تیرے تابع رہُوں؛

گزشتہ مصائب میں تیری وفاداری کو یاد رکھوں؛

جو لوگ دُکھ اُٹھا رہے ہیں اُن کے ساتھ کھڑا اور شریک رہُوں؛

اپنی جائیداد کی ضبطگی کو خُوشی سے قبول کرُوں؛

ایمان کے ساتھ جیتا رہُوں؛

تیری خدمت کرنے یا تیری خاطر بولنے سے پیچھے نہ ہٹُوں؛

فرار ہونے کے لئے اپنی آسمانی شہریت چھپانے کی بجائے تیرے لوگوں کے ساتھ بدسلوکی سہنے کا انتخاب کرُوں؛

دنیا کے خزانوں سے زیادہ تیرے خزانوں کی قدر کرُوں؛

تُو جو بھی قربانی کرنے کو کہے اُسے قبول کرُوں۔

اپنے سارے دل، اپنی ساری جان، اپنی ساری عقل، طاقت سے خُدا کے محبّت رکھوں؛

تیرے حکموں پر چلُوں؛

تیری خاطر ہر مخالفت اور تکلیف اور بے آرامی کو خوش آمدید کہوں اور چُن لُوں؛

گُناہ کے خلاف مزاحمت اور جدوجہد کرتا رہُوں، جان دینے تک بھی؛

نظم وضبط کی روشنی نہ بناؤں؛

ہمت نہ ہارُوں؛

مشکل کو برداشت کرُوں، جانتے ہُوئے کہ یہ فائدہ مند ہے؛

تجھے عزت دُوں اور تیرے تابع ہو جاؤں؛

اِس کو خالص خوشی سمجھوں؛

برداشت کا اپنا پورا نتیجہ لانے دُوں؛

صابر اور ثابت قدم رہُوں؛

ناانصافی کی تکلیف کو برداش کرُوں؛

صبر کے ساتھ ناانصافی کی تکلیف کو برداشت کرُوں؛

گُناہ نہ کرُوں یا مشکل سے بچنے کے لئے دھوکا نہ دُوں؛

اپنے ستانے والوں کو کوڑے نہ مارُوں؛

نہ دھمکاؤں؛

اپنے آپ کو تیرے سپُرد کر دُوں جانتے ہُوئے کہ تُو راستی سے انصاف کرے گا؛

دھمکیوں سے نہ ڈروں؛

بطور خُداوند تیری تعظیم کرُوں؛

نرمی اور عزت کے ساتھ اپنی اُمید کی گواہی دینے کو تیار رہُوں؛

اپنے آپ کو تکلیف سہنے کے مقصد سے اور تیرے مزاج کے ساتھ آراستہ کرُوں جیسے تُو نے کِیا۔

آگ کے امتحان اور آزمائش سے حیران نہ ہُوں کیونکہ وہ متوقع اور عام ہیں؛

تیرے دُکھوں میں شریک ہونے کا موقع ملنے پر خُوشی کرُوں؛

ہوشیار اور چوکنا رہُوں؛

اِبلیس کا مقابلہ کرُوں، اپنے ایمان میں قائم رہُوں؛

آگاہ رہُوں کہ دنیا بھر میں ایماندار اپنے ایمان کی وجہ سے دُکھ اُٹھا رہے ہیں؛

آنے والی تکالیف سے خوف زدہ نہ ہُوں؛ اور

جان دینے تک وفادار رہُوں؛

جب مَیں اِس انداز میں جواب دُوں، تو تکلیف میں اور تکلیف کے ذریعے تیری مرضی معلوم کرُوں:

مجھے دوسروں کو برکت دینے کے قابل بنا؛

مجھے اور میری ایمان کو پرکھ، بہتر بنا اور ثابت کر؛

مجھے اُمید بخش؛

مجھے دکھا کہ تیری محبت رُک نہیں سکتی اور تُو بھلا ہے اور مجھے اِسی کی ضرورت ہے؛

مجھے دکھا کہ تُو سُن رہا ہے اور نزدیک ہے؛

مجھے برکت دے؛

مجھے تسلی دے؛

مجھے دوسروں کو تسلی دینے کے لئے لیس کر؛

مجھے آسمان کی بادشاہی کا وارث بننے کے لئے تیار کر؛

آسمان پر میرا اجر بڑھا؛

تجھ میں میری سچی اور حقیقی زندگی دریافت کر؛

میری مدد کر کہ تجھے اور قریب سے جان سکُوں؛

میری مدد کر کہ مزید تیرے جیسا ہو جاؤں اور پوری طرح تیرے ساتھ پہچانا جاؤں؛

میری مدد کر کہ مزید تیرا کردار حاصل کرُوں؛

میرے لئے اپنی محبت کے استقلال اور طاقت کا مظاہرہ فرما؛

میری زندگی کو خود میں محفوظ کر؛

سبب پیدا کر کہ مَیں زیادہ پھل پیدا کرُوں؛

مجھے امن کی تعلیم دے؛

مجھے اپنے مستقبل میں ابدی تسلی اور برکت کی اُمید رکھنا سِکھا؛

مجھ پر اپنے اعتماد اور میری عزت کو ظاہر فرما؛

مجھے خُوشی عطا فرما؛

اپنے پیغام کا اعلان وسیع پیمانے پر فرما؛

دوسروں کو اُن کے ایمان میں حوصلہ بخش؛

میرے ہم ایمان بھائیوں اور بہنوں سے اپنی محبت ظاہر فرما؛

بادشاہی کے لئے میری اہلیت کو ظاہر فرما؛

اپنے انصاف کے لئے جگہ بنا؛

مجھ میں اپنی قوت ظاہر فرما؛

مجھ میں اپنی زندگی کا اظہار فرما؛

میرے مستقبل کے جلال کو ظاہر فرما (جیسا کہ تیرے جی اُٹھنے میں)

سب پیدا فرما کہ دوسرے تیری طرف آئیں؛

میری قربانی کی خدمت کا نتیجہ دوسروں کی شکر گزاری ہو؛

اپنے ذریعے مجھے روز بروز نیا بناتا جا؛

ابدی انعامات عطا فرما؛

میری سچائی کو ثابت فرما؛

میری خدمت کو منظور فرما؛

میری باتوں کو منظور فرما؛

میری زندگی کی جان پہچان فرما؛

دوسروں کی زندگیوں کو مالا مال فرما؛

ظاہر فرمادے کہ جہاں میری دولت ہے،
وہاں میرا دِل ہے؛

مجھے حلیم رکھ؛

مجھے ثابت قدمی، دین دار چال چلن اور اُمید عطا فرما؛

مجھے عزت بخش؛

میری فتح مند زندگی کو اپنے آپ میں ظاہر فرما؛

میری فتح مند زندگی کو اپنے میں ظاہر فرما؛

خوشخبری کو آگے بڑھا؛

ساتھی ایمانداروں کا اعتماد بخش؛

تجھ پر میرے ایمان کو ظاہر فرما، جو میری راست بازی ہے؛

مجھے اپنے جی اُٹھنے کی طاقت دکھلا اور مجھے اُس میں شامل ہونے میں مدد فرما؛

اپنی حیات تک رسائی عطا فرما اور میری مدد کر کہ ابدیت میں تیرے ساتھ بادشاہی کروں؛

مجھے کھڑا ہونے کی طاقت عطا فرما؛

مجھے جلال اور عزت کا تاج عطا فرما؛

مجھے کامل بنا؛

مجھے فرمانبرداری سِکھا؛

میری دعاؤں پر خصوصی توجہ فرما؛

مجھے بہتر اور پائیدار مال کا تجربہ کرنے کے قابل بنا؛

راستہ فراہم کر کہ تیرے وعدوں کو حاصل کر سکوں؛

نجات کا راستہ بن جا؛

دِکھادے کہ دُنیا قابل نہیں،
بلکہ تُو ہے؛

حیرت انگیز فتوحات کا موقع عطا فرما جو تجھے جلال دیں؛

مجھے نظم وضبط سِکھا؛

میری پاکیزگی کو گہرا فرمادے؛

میری زندگی میں راست بازی اور امن کی فصل پیدا کر؛

برداشت پیدا کر، مجھے کامل بنا، اور اپنے میں مکمل کر؛

مجھے اِس قابل بنا کہ تیری شفقت اور رحمت کا اظہار کروں؛

میرے ایمان کی سچائی کو ثابت فرما؛

تیری تعریف، خوشی اور عزت کا نتیجہ لاؤں؛

میری مدد کر کہ تیرے ساتھ حمایت حاصل کروں؛

میری بلاہٹ کو پورا کر؛

بادشاہی کے دشمنوں کو شرمندہ کر؛

مجھے گُناہ کی رغبت سے بچا؛

سب پیدا کر کہ مَیں تیری مرضی اور خواہشات کے لئے جیوں؛

میرے مستقبل کی خوشی میں اضافہ فرما؛

میری زندگی میں اپنے جلال اور روح القدس کی معموری کو بڑھا؛

میری بحالی، قوت، مضبوطی اور ثابت قدمی کو پورا فرما؛ اپنی زندگی میں تیرے نیک مقاصد حاصل کروں۔
مجھے اِس قابل بنا کہ غالب آنے والے کا تاج حاصل کروں؛ اور یہ سب صرف تیری رحمت اور فضل سے ہو سکتا ہے۔
تیرے رحم اور فضل کے لئے تیرا شکر ہے!

تیسواں دِن

سُننا، سمجھنا، توجہ دینا

اَے خُداوند! مجھے اِلٰہی طور پر بااختیار صلاحیت عطا فرما کہ مَیں اپنی توجہ پوری طرح تجھ پر برقرار رکھ سکُوں کہ مَیں تیرے ارادے کی ذرا برابر بھی کمی محسوس نہ کرُوں۔ میری توجہ حساس اور غیر متزلزل ہو جائے۔ مجھے اجازت دے کہ تیری ہلکی سی نظر یا اشارہ سمجھ سکُوں۔ مجھے اجازت دے کہ مَیں ہلچل اور اُلجھن کے درمیان بھی تیری ہلکی سی سرگوشی کو پہچان سکُوں۔ میرے روحانی حواس کو ایسا ہم آہنگ کر کہ اپنے ارد گرد تیری سرگرمی کو سمجھ سکُوں اور مجھے حکمت عطا فرما کہ لمحہ بہ لمحہ اپنے جواب کے لئے تیری راہنمائی کو سمجھ سکُوں۔ زندگی کی ہر تفصیل کے ساتھ تیرے مستقل تعلق کے لئے تیرا شکر ہو۔

دیس لگن (مارانا تھا)

اَے باپ! مَیں تیری نجات کی تکمیل کی تڑپ میں تمام مخلوقات میں شامل ہُوں۔ مجھے نئی مخلوق کی تکمیل کے لئے تکلیف ہے۔ مَیں اپنے نئے جسم کی کاملیت چاہتا ہُوں۔ مجھے اُس دِن کی بھوک اور پیاس ہے جب مَیں تجھے پوری طرح، رُوبرُو جلال میں دیکھوں گا۔ مَیں تمام رشتوں کی تجدید کا خواہاں ہُوں۔ مَیں ابدی دِن کو روشن کرنے کے لئے تیری حضوری کی مستقبل اور قدیم بیداری کی خواہش کرتا ہُوں۔ مجھے تیری جلالی واپسی کی گہری خواہش ہے۔ جلد آ! مارانا تھا